لیگئے اور پانچ دن تک یہہ مرورے کا عذاب برابر رہا اور ۶ اگست ۱۸۴۴ء میں مرگیا (۵۴) برس کی عمر ہوئی اور سات برس بادشاہت کی (ف۳) دیکھو خونی آپ مارا گیا پر جسے وہ مارنا چاہتا تھا وہ زندہ رہا اور ایک بڑا واعظ ہوکے خدا کی کلیسیا کے لئے مفید ہوا (ف۴) وہ پہلے خلعت پہنکر سورج کی کرنوں کی چمک سے بہت اچھا معلوم ہوا پر خدا کی نظروں میں یعقوب رسول کے خون میں رنگا ہوا لباس اُسکا تھا وہ تخت پر بیٹھا تھا پر اُس کے دل کے تخت پر شیطان کا جلوس تھا (ف۵) اُسکا دادا بھی جو مسیح کی پیدایش کے وقت بیت اللحم کے بچوں کا خونی تھا ایسی ہی سخت بیماری سے مرا تھا اُس کے پیٹ میں بھی جوئیں پیدا ہوگئی تھیں اور اُس سے وہ مرا تھا (ف۶) اِسوقت سوچو کہ اس شخص نے خدا کا لفظ اپنی نسبت سُنا اور خوش ہوا اور فوراً کیا حال ہوا پر مسیح خداوند نے دعویٰ کیا کہ میں خدا ہوں (یوحنا ۱-۲۹ و ۲۰-۲۸ متی ۱۶-۱۶ یوحنا ۵-۱۸) تو بھی وہ سرفراز ہوتا گیا اِسکا سبب یہہ ہے کہ وہ حقیقت میں خدا تھا (ف۷) فرشتے نے مارا آدمیوں نے فرشتے کو نہیں دیکھا مگر اُن لوگوں نے جن میں خدا کی روح تھی اُسے پہچانا اسلئے یہاں لکھا ہے کہ فرشتے نے مارا لوگ جو بے ایمان ہیں یوسیفس کے اُلو کو مانتے ہیں پر لوقا کے بتلائے ہوئے فرشتے پر ہنستے ہیں کیونکہ لوقا پردہ اُٹھا کے صاف صاف فاعل کو بتلاتا ہے پر دنیا کہتی ہے کہ عجیب بیماری تھی کہ پیٹ میں فوراً کیڑے پڑ گئے حکیم کہتے ہیں کہ کسطرح پیٹ میں جواں پڑ گئی نوشتہ بتلاتا ہے کہ خدا کے فرشتے نے مارا (ف۸) بڑے بڑے ظالم بادشاہوں کے گھرانے کے لئے خدا کو سواروں کی فوج کشی کی ضرورت نہیں ہے اکثر کیڑے کام دیتے ہیں اگر خدا مارنا چاہے تو ایک ذرہ سی چیز اُٹھہ کے ہلاک کر سکتی ہے پر جب خدا بچاوے تو ملک کی ساری فوجیں نہیں مار سکتی (ف۹) ملک کا فایدہ بادشاہوں کی خوشامد کرنے سے نہیں ہوتا ہے مگر خدا کی مہربانی سے ہوتا ہے (ف۱۰) فرشتے نجات کے وارثوں کی خدمت کرتے ہیں اور خدا کے لوگوں کے چار طرف خیمہ زن ہیں پر کافر بادشاہ کو سزا دیتے ہیں پطرس فرشتے کے وسیلہ سے بچایا گیا ہیرودس اُسی فرشتے کے وسیلہ سے ہلاک کیا گیا (ف۱۱) فرشتے آدمیوں کے دوست ہیں یا دشمن ہیں اِس قاعدہ پر کہ آدمی خدا کے دوست ہیں یا دشمن ہیں (ف۱۲) اب پطرس پھر یروشلم میں آکر ہر کہیں پھر سکتا ہے کیونکہ جو اُس کی جان کے خواہاں تھے مر گئے (متی ۲-۲۰) ایک ہیرودس دوسرے ہیرودس کے بعد مرتا جاتا ہے تاکہ سب خاندان اُنکا فنا ہووے کہ اُنہوں نے خدا کی مخالفت پر کمر باندھی تھی (ف۱۳) مسیح کی زندگی اب اُسکے اعضا میں ہے جو کوئی اُس کے اعضا کو یعنے کلیسیا کو ستاتا ہے وہ مسیح کو ستاتا ہے (ف۱۴) فرعون پر بھی مصیبت آئی تھی جوؤں سے اور مکھیوں سے ہیرودس پر بھی مصیبت آئی کیڑوں سے جو فوراً اُس کے پیٹ میں پیدا ہوگئے تھے ایک اور موذی کلیسیا کا تھا قلادیوس جس کے بدن سے بہ کثرت جیتے کیڑے نکلے تھے اور اُس نے کہا تھا کہ میرے اِس مرض کا ذکر کسی سے نہ کرو کہ عیسائی لوگ خوشی نہ کریں یہہ بات ترتلین صاحب کہتے ہیں۔ پھر یوسیبوس کہتا ہے شہنشاہ مکسیمنین کے حق میں کہ یکایک پھوڑے اُس کے شکم میں پیدا ہوئے اور

بیشمار کیڑے پڑ گئے تھے کریزاستم صاحب کہتے ہیں کہ مرقد جو شہنشاہ جولین کا چچا تھا جس نے عیسائیوں کو بہت دکھہ دیا اور عشاء ربانی کے مقدس برتنوں پر لاتیں ماریں تھیں اُسکا پیٹ بگڑ گیا تھا اور کیڑے پڑ گئے تھے پھر ایاکریفا میں اپنی انطاکیس کے حق میں مذکور ہی کہ اُس کے پیٹ میں بھی کیڑے پڑ گئے تھے (ف۱۵) لوقا نہیں کہتا کہ ہیرودس اس سبب سے مرگیا کہ اُسنے کلیسیا کو ایذا دی تھی بلکہ وہ یوں کہتا ہی کہ اِسلئے موت اور مصیبت آئی کہ خدا بنا تھا پس خدا کا حریف کوئی نہیں رہ سکتا جو آج کے روز خدا مانے جاتے ہیں کل کے روز گور بر ہونگے (ف۱۶) ایسے لوگوں کو چھوٹے اور حقیر جانوروں سے سزا دیجاتی ہی اور وے کیڑوں سے کھائے جاتے ہیں تاکہ ساری مغروری اور شیخی نکلجاوے (ف۱۷) وہ لوگ کیڑوں سے سزا دیئے جاتے ہیں جو بھول جاتے ہیں کہ میں کیڑا ہوں (ف۱۸) یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آدمیوں کی خوشامد نہایت مکروہ بات ہی اِس سے خدا کا قہر نازل ہوتا ہی ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں آدمی کی خوشامد سے ایسا ڈرتا ہوں جیسے رعد سے دل ہل جاتے ہیں اور یہہ بھی سچ ہی کہ جو لوگ آدمیوں کی تعریف کو پسند کرتے ہیں وہ اکثر خدا کی تعریف نہیں کرتے ہیں (ف۱۹) کتاب اعمال میں دو سال ہیں جو اُن ممالک کی دنیاوی تواریخ میں بھی بہت مشہور ہیں پہلا ۴۴ سنہ جس میں یہہ ہیرودس کا عبرت افزا واقعہ گذرا اور دوسرا ۶۰ سنہ ع ہی جسمیں فیلکس نے یہودیہ کی حکومت کو چھوڑا اور چلا گیا

۲۴ (۲۴) پر خدا کا کلام بڑھا اور پھیلا

یہاں شادیانہ کا گیت ہی کہ جب موذی بادشاہ گرانا چاہتا تھا تب کلیسیا کی عمارت اور بھی زیادہ مضبوط اور پایدار ہوئی (ف۱) فرعون کے زمانہ میں جب اُسنے کلیسیا کو دکھہ دیا تب کلیسیا اتنی بڑھی کہ کبھی دوسرے زمانہ میں اتنی ترقی نہیں ہوئی جسوقت دیکھتے ہو کہ عیسائیوں کو تکلیف بہت دیجاتی ہی تب جانو کہ خدا کا دین اب بڑھیگا اور ہمیشہ ایسا ہوا ہی جب چپ چاپ ہیں تب کچھہ ترقی نہیں ہی (ف۲) دنیاداروں میں اتنی طاقت تو ہی کہ سچائی کو چند روز اپنے غوغے اور حکومت اور جسمانی زور اور ایذا سے دبا دیں مگر نیست نہیں کر سکتے اور نہ کم کر سکتے ہیں وہ ہمیشہ بڑھتی ہی (ف۳) دیکھو ہندوستان میں کسقدر مخالفت سچائی کے برخلاف ہوتی ہی مگر ہر سال میں خدا کی جماعت کا شمار کچھہ کا کچھہ ہوتا جاتا ہی اور مخالف اپنے اپنے وقت پر دور اور دفع ہوتے جاتے ہیں اور اُن کی تقریریں برباد ہوتی ہیں بلکہ جو مسیح کے سخت مخالف تھے ہم نے ہمیشہ برباد ہوتے دیکھا یہہ باتیں کچھہ سرسری نہیں ہیں مگر یقینی ہیں اور سچی ہیں

(۲۵) اور برنباس اور سولوس اُس خدمت کو تمام کر کے اور یوحنا کو بھی جو مرقس کہلاتا ہی ساتھ لیکے ۲۵
یروشلم سے پھرے

شاید اسی وقت میں پولوس نے ہیکل کے درمیان رویا دیکھا ہو کہ خدا نے کہا اُٹھ میں تجھے غیر اقوام میں بھیجونگا (اعمال ۱۳-۲و۲۲-۱۷سے۲۱) بعض کہتے ہیں کہ ان ہی دنوں میں ہوا کہ وہ تیسرے آسمان تک اُٹھایا گیا (۲قرنتی ۱۲-۲) (خدمت کو تمام کر کے) چندہ پہونچا کے جسکے لئے انطاکیہ سے یہاں آئے تھے (۱۱-۲۹و۳۰) (یوحنا کو بھی جو مرقس کہلاتا ہی ساتھ لیکے) اِسلئے کہ برنباس کا بھانجا تھا اُسنے اپنی بہن کے بیٹے کو ساتھ لیا ہوگا (کلسی ۱-۱۰) (ف) جوانوں کی مدد کرنا اور اُنہیں کلام کی خدمت کے لئے طیار کرنا اور ساتھ رکھنا جب تک کہ خدمت کے لایق ہوں بزرگوں پر واجب ہی نہایت مناسب ہی کہ پورانے خادم دین یہہ کام کریں (ف) یہاں پہلے برنباس کا نام لکھا ہی اور اُس کے بعد پولوس کا مگر جب پولوس نے اپنا کام غیر قوموں میں شروع کیا (۱۳-۹) تب اُس کا نام ہمیشہ پہلے آنے لگا کیونکہ سب کام مناسب طور سے ہوتے ہیں اور کسی کے مرتبہ اور درجہ کو بھی نہیں چھوڑتے ہیں سب کچھہ کی رعایت ہی کام اور کلام میں بھی

# تیرواں باب

(۱) اور انطاکیہ کی کلیسیا میں کئی نبی اور معلم تھے یعنے برنباس اور شمعون جو نیگر کہلاتا ہی اور لوکیوس قورینی اور مانائین جو چوتھائی کے حاکم ہیرودس کا دودھ بھائی تھا اور سولوس

(۱۳ باب کے شروع سے آخر کتاب تک) وہ بات پوری ہوتی ہی کہ تم میرے گواہ ہو گے دنیا کی حد تک (اعمال ۱-۸) (ف) ۱-باب سے ۷ باب تک یہودیہ کے درمیان کلیسیا بنتی ہی اور یہہ پہلا حصہ اس کتاب کا ہی- ۸ باب سے ۱۲ باب تک غیر قوم میں کلیسیائیں قایم ہوتی ہیں یہہ دوسرا حصہ ہی- ۱۳- باب سے ۲۸ باب تک دنیا کی حد تک انجیل چلنا شروع کرتی ہی (ف) اب یروشلم کی کلیسیا کا ذکر نہیں آتا ہی مگر انطاکیہ کی کلیسیا پر زور ہوتا ہی اب وہ مرکز ہوتا ہی (ف) آج تک کلیسیا نے خاص کام مشنری یا رسالت کا انتظام کے ساتھ نہیں کیا تھا ہاں بعض شاگردوں نے البتہ کیا تھا اور اُن کی محنت اور جفاکشی کے وسیلہ سے کلام الٰہی پھیل بھی گیا تھا مگر اب انطاکیہ سے معلم لوگ خاص انتظام کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں تاکہ کلیسیاؤں کے

انتظام ہوجاویں کلیسیا پہلے کوئی بات مشکل پکڑ لیتی ہی تب اُسکے لئے قانون تجویز ہوتے ہیں (کئی نبی اور معلم تھے) یعنے بڑے بڑے شخص جو کلام کے خادم تھے اول برنباس تھا اور سب سے پیچھے پولوس تھا شاید عمر میں سب سے چھوٹا تھا اِسلئے اُسکا نمبر آخر میں ہی (لوقیوس) وہ شخص ہی جسکو پولوس نے سلام بھیجا تھا (رومی ۱۶-۲۱) شاید یہہ وہی آدمی ہی جو قورین سے آیا اور جس کے وسیلہ سے انطاکیہ میں انجیل پھیل گئی (۱۱-۲۰) (شمعون نیگر) خوب معلوم ہی کہ یہہ حبشی آدمی تھا افریقہ کا باشندہ (ف۲) بدشکل لوگوں میں بھی خوبصورت روحیں رہ سکتی ہیں اور کلیسیا میں بہت بدشکل لوگ ہیں جن میں نہایت خوبصورت روح ہی (مناین) نام ہی ایک شخص کا اور یہہ وہی لفظ ہی جو (۲ سلاطین ۱۵-۱۴) میں مناحم لکھا ہی اس شخص نے ہیرودس متوفی کے ساتھہ طفلی میں ایک ہی عورت کا دودھہ پیا تھا اُسکا رضاعی بھائی تھا (ف۱) دیکھو ہیرودس مخالف کے محل کے لوگوں میں بھی کوئی کوئی ایماندار تھا بلکہ محل شاہی میں سے ایک آدمی مناد بھی تھا (ف۲) مناین اور ہیرودس دو بھائی تھے ایک لیا گیا ایک چھوڑا گیا (ف۳) اِس مناین کی عمر پینتالیس اور پچاس کے درمیان تھی شاید اپنے مسیح خداوند کو بھی دیکھا ہو (ف۴) اکثر شریروں کے گھر میں سے بھی نیک لوگ نکلتے ہیں دیکھو اخیاب کے گھر میں عبدیاہ تھا (۱ سلاطین ۱۸-۳) اور نیرو قیصر کے خاندان کے بھی بعضے عیسائی تھے (فلپی ۴-۲۲) اور ہیرودس کے دیوان کی عورت جسکا نام یوحنہ تھا ایک اُن عورتوں میں سے تھی جنہوں نے مسیح کی خدمت کی تھی (لوقا ۸-۱ سے ۳) (ف۵) یہہ پانچ آدمی ہیں جن سے انطاکیہ کی کلیسیا کی بنیاد قایم ہوئی لکھا ہی کہ یہہ نبی اور معلم تھے نبی سے مراد یہاں وہ نبی نہیں ہی جو پیشگوئی کرتا ہی بلکہ منادی کرنیوالے نبی تھے اُن میں خدا کی روح تھی تاکہ مسیح کے دلکے موافق کلام سناویں (۱۱-۲۷) ایسے لوگوں کے نام رسولوں کے ساتھہ لکھے ہوئے ہیں (۱ قرنتی ۱۲-۲۸ وغیرہ) اِن لوگوں کا کام موجب (متی ۲۸-۲۰) کے شاگرد بنانے اور تعلیم دینے کا تھا (ف) اسوقت لوگ کہا کرتے ہیں کہ کلیسیا کا انتظام خوب ہوگیا ہی جب کہ بڑے بڑے خوبصورت گرجا اور مدرسے اور مشن کے گھر بنجاتے ہیں اور سب کو اچھی تنخواہیں ملتی ہیں اور پادریوں کے کپڑے اور سواریاں درست ہوتی ہیں مگر انطاکیہ کی کلیسیا میں اِن باتوں کا ذکر نہیں ہی بلکہ انتظام کلیسیا کا اُسوقت خوب کہنا چاہیئے کہ اچھے مناد اور معلم وہاں ہوں جو روح سے خدمت کرتے ہوں

(۲) اور جب وے خداوند کی بندگی کرتے اور روزہ رکھتے تھے روح القدس نے کہا میرے لئے برنباس اور سولوس کو الگ کرو اُس کام کے لئے جس کے واسطے میں نے اُنہیں بُلایا ۲

(بندگی اور روزہ) یہہ اچھی طیاری تھی خدمت کے لئے جب تک مناد یہہ نہیں کرتے کام کے لایق نہیں ہیں

خود مسیح خداوند نے کام کی طیاری کا طور یہی دکھلایا ہی (متی ۴-۲) (ف۱) جب پیٹ بھرا ہی تب سُستی موجود ہی اور روحانی عبادت اور پڑھنا لکھنا بھی مشکل سے ہوتا ہی اور روح القدس نہیں آتا ہی (ف۲) اسوقت جب لوگ خدمت کے لئے طیاری کرتے ہیں تو ہمیشہ مباحثہ کی باتیں یاد کرنا اور پڑھنا یہہ بہت کرتے ہیں مگر دل کی درستی روح کے لئے کم کرتے ہیں اور اسلئے ہمیشہ نقصان رہتا ہی عیسائی دین روحانی بات ہی پہلے معلم کی روح میں صفائی فروتنی روح القدس سے آنی چاہئے تب وہ خدمت کے لائق ہی (روح القدس نے کہا) شاید کسی نبی کے مُنہہ سے روح القدس نے کہا یا سب کی روحوں پر اِسبات کا القا روح القدس سے ہوا (میرے واسطے برنباس اور سولوس کو الگ کرو) الگ کرو یہی لفظ لکھا ہی (گلاتی ۱-۱۵ و ۱۶ رومی ۱-۱) میں کہ وہ اِنجیل کے لئے الگ کیا گیا (ف۱) نہیں لکھا کہ خداوند کے لئے الگ کرو مگر روح القدس کہتی ہی کہ میرے لئے الگ کرو جس کے واسطے میں نے بلایا پس روح القدس خدا ہی جو کوئی کہے کہ روح القدس نہ کوئی شخص ہی اور نہ خدا ہی تو اُسکا جواب کیا ہی جو یہہ عبارت کہتی ہی (ف۲) پورانی کلیسیا روح القدس پر اعتقاد رکھتی تھی ہم روح القدس کی شخصیت اور الوہیت کے منکر ہو کے ہلاک نہوں (ف۳) پولوس کی رسالت اِسی سے شروع ہوئی ہی یہہ پہلا وقت ہی کہ وہ بھیجا جاتا ہی نہ اپنی مرضی سے جاتا ہی بلکہ خدا کی روح اُسے الگ کر کے بھیجتی ہی وہ ترتیب سے چنا جاتا اور الٰہی اختیار سے بھیجا جاتا ہی مسیح خداوند نے بارہ کو چن لیا مگر پیچھے اُنہیں رسالت کے کام پر بھیجا پس جبکہ خدا تعالی لوگوں کو کلیسیا میں بلالیوے تو آویں اور صبر کریں جسوقت تک کہ روح القدس سے طیاری اور ارسال ترتیب کے ساتھہ ہووے پس اسوقت بھی جب لوگ کلیسیا سے چُنے جاتے اور بھیجے جاتے ہیں اٰرڈنیش دیکر تو یہہ وہی دستور ہی جو خداوند نے کلیسیا میں قایم کیا ہی اِس پر ہنسنا یا تحقیر کرنا کلام سے ناواقفی ہی (ف۴) پولوس کو غیر قوموں کا رسول ہونیکے واسطے پہلے خداوند نے بُلایا تھا پر جب اُسنے وفاداری سے کام کو سیکھہ لیا تب اُسکو روح القدس آدمیوں کے وسیلہ سے مخصوص کر کے بھیجتا ہی کہ اپنا کام کرے (ف۵) جب الٰہی حکم کلیسیا نے پایا تو فوراً مان لیا اور اُنہیں بھیجا (رومی ۱۰-۱۵) اور جب تک بھیجے نہ جاویں کیونکر منادی کریں- یہاں پولوس کا زور اِسی بات پر ہی کہ جب تک خدا کلیسیا کے وسیلہ سے اپنے انتظام کے موافق رسالت نہ دے تو کیونکر منادی کریں (ف۶) اِسوقت بعض لوگ کیا کہا کرتے ہیں کہ کیا پرواہ ہی کلیسیا کی اور بزرگان دین کی ہم آپ سب کچھہ ہیں ہم خود جاوینگے اور کام کرینگے یہہ تو مناسب ہی کہ ہر عیسائی کچھہ کام کرے کہ اُسکا واجب ہی مگر اِس ارسال رسل میں دست اندازی کرنا اور اِسے کچھہ چیز نہ جاننا یہہ ہٹ دھرمی اور نفسانی جوش کی بات ہی جسپر کچھہ برکت نہ ہوگی

۳ (۳) تب اُنہوں نے روزہ رکھکے اور دعا مانگ کے اور اُنپر ہاتھہ رکھہ کے اُنہیں رخصت کیا

(تب اُنہوں نے) یعنے کلیسیا کے بزرگوں نے اِن دو شخصوں کا اٰرڈنیش کیا اور اُنہیں رسالت کے کام پر مخصوص کیا

اِس طرح پر کہ روزہ رکھا دعا مانگی اور اُنپر ہاتھہ رکھے تب رخصت کیا (۶-۶) کے ذیل میں دیکھو وہ خدا کے فضل کے سپرد کئے گئے
(۱۴-۲۶) کو دیکھو (ف) یہہ دو بلاہٹیں تھیں ایک روح القدس سے دوسری کلیسیا سے جن میں خدا کی روح بستی ہے (ف)
جہاں کلیسیا زندہ ہے وہاں غیر قوم کی طرف کلیسیا کی بڑی ترقی ہوگی

(۴) پس وے روح القدس کے بھیجے ہوئے سلوکیہ کو گئے اور وہاں سے جہاز پر کپرس کو چلے ۴

(آیت ۳) میں ہے کہ کلیسیا نے بھیجا تھا یہاں ہے کہ روح القدس کے بھیجے ہوئے تھے پس ظاہری اور اندرونی باتیں ساتھہ ساتھہ چلتی ہیں ظاہری نشان ہیں اور اندرونی فضل ہے دیکھو (۲۳ قانون چرچ انگلنڈ کا) جب خدا بلاتا ہے تو ہر خادم ہر سمت کو طلب کیا ہے اور خدا کی مرضی کچھہ اشاروں سے ظاہر ہو جاتی ہے (ف) شروع میں بارہ رسولوں سے کام جاری ہوا ہے اور اب کلیسیا سے کام جاری ہوتا ہے کبھی کبھی ایک آدمی سے کسی جگہ کام جاری ہوا ہے اور جب وقت آتا ہے تب کلیسیا سے کام جاری ہو جاتا ہے پہلے ایک چھوٹا سا پانی کا سوتا نکلتا ہے اور پھر بڑی ندی ہو کے زور سے بہتی ہے (ف۲) کلسیا عام عیسائیوں کی محنت کو نہیں روکتی ہے بلکہ خوش ہوتی ہے کہ جسقدر وہ کر سکتا ہے کرے انطاکیہ کی کلیسیا میں سب نے کام کیا سب نے محنت کی تب بہت ترقی ہوئی خادم دینوں کو چاہیئے کہ عام عیسائیوں کی محنت سے خوشی کریں اور اُن کی مدد بھی کریں جیسے انطاکیہ میں ہوا اگر خادم دین ہی سب کام کرے تو کلیسیا سست ہو جاتی ہے چاہیئے کہ سب پر کام کا بوجھہ ہووے تاکہ ایک کا بوجھہ سب کی لاٹھی ہو (ف۳) برنباس قوم کا لاوی اور مالدار اور کپرس کا آدمی تھا عمر میں پولوس سے زیادہ تھا سنجیدہ اور کشادہ دل بھی تھا (۱۱-۲۴) اور نرمی سے باتیں کرتا تھا اِسلئے مقبول ہوتا تھا (۴-۳۶) لوگ اُس کی باتیں خوشی سے سُنتے تھے وہ روح اور ایمان سے بھرپور تھا خوف خطرہ سے نہ ڈرتا تھا اُس کے مواعظ میں سے کوئی نمونہ اب دنیا میں باقی نہیں رہا (ف۴) پولوس اکثر بولنے والا تھا اور عالم تھا اُس نے یہودیوں کو اور یونانیوں کو بہت وعظ سنائے اُس کے بہت سے نمونہ باقی ہیں (ف۵) یہہ دونوں شخص نو مرید نہ تھے بلکہ کام سے خوب واقف تھے اُن کی آزمایش ہو چکی تھی (ف۶) مشنری کا کام نو مریدوں کو دینا نہ چاہیئے بلکہ اُنکو جن کی آزمایش ہو گئی ہے جو دُکھہ اُٹھا نے سکتے ہیں جنہوں نے آپ کو خدمت الٰہی کے لئے الگ کیا ہے (ف) ضرور ہے کہ آدمی انجیل کی خدمت کے لئے آپ کو دنیا سے الگ کریں اگر دنیا سے الگ نہوں تو ہمیشہ گڑگڑاہٹ رہتی ہے نفع نقصان اور ترقی اور تنزل تنخواہ کے لئے (ف) یہہ آفت اسوقت ہندوستان کی دیسی کلیسیا میں شدت سے ہے کہ لوگ آپ کو الگ تو نہیں کرتے مگر نوکری کے لئے عہدے مانگتے ہیں اور بڑی بڑی تنخواہ کے طالب ہیں اور جب نہیں پاتے ہیں تو اپنے بچوں کے سامہنے یا اپنے خاص دوستوں کے سامہنے بلکہ بعض وقت عام لوگوں کے سامہنے بھی گڑگڑاتے ہیں اور یہہ گڑگڑاہٹ نہایت

بھی تاثیر کرتی ہی خاصکر خادمان دین کی کڑکڑاہٹ زہر ہی (ف) دس برس ہوئے کہ امرت سر شہر میں اڑدنیشن کے لئے لارڈ بشپ کلکتہ کے حضور میں بندہ راقم امتحان دیکر اُن کے کمرے سے باہر نکلا وہاں ہمارے ایک معزز عیسائی دوست موجود تھے اُنہوں نے پوچھا کہ امتحان کیسا ہوا اور کیا حکم تم نے پایا میں نے کہا کہ بشپ صاحب نے حکم دیا ہی کہ کل تیرا اڈدنیشن ہوجائیگا اُنہوں نے کہا مبارک ہو پر اے بھائی تم حرام چیزیں نہ کھایا کرنا جیسے بہت لوگ پادری ہوکے حرام چیزیں کھانی شروع کر دیتے ہیں کہا کیونکر کہا ہمیشہ تنخواہ پر کڑکڑایا کرتے ہیں کہ اگر ہم سرکاری نوکری کرتے تو آج ہماری اتنی تنخواہ ہوتی اور دیکھو ہماری جماعت کے فلاں فلاں لوگ اتنا پاتے ہیں پر ہمیں یہہ کچھہ ملتا ہی جس میں ہمارا گذر بھی نہیں ہوتا ہی پس تم ایسا نہ کرنا آجتک ازاد ہو اگر بڑی نوکری کی خواہش ہی تو سرکار موجود ہی کہیں تلاش کرکے اچھی نوکری پاسکتے ہو پر جب اڑدنیشن ہوا تو تم نے آپ کو خدا کے سپرد کیا اور دنیا سے الگ ہوئے پس جو کچھہ خدا بخشیگا اُسی پر قناعت کرکے شکر گذار رہنا اور ناپاک کڑکڑاہٹ سے اپنا مُنہہ گندہ نکرنا الغرض اِس دس برس کے عرصہ میں میرے دل میں بھی کئی بار اِس ناپاک کڑکڑاہٹ نے دخل پایا مگر فوراً اُس دوست کی بات یاد آئی اور کڑکڑاہٹ اُڑی اور دل میں تسلی آئی بشپ صاحب سے بہت سی نصیحتیں سُنیں تھیں جن کو بھول گیا بیبل میں بہت کچھہ دیکھتا ہوں جو یاد نہیں رہتا پر اُس دوست کی بات کو نہیں بھولتا کیونکہ بار بار مجھے ڈوبتے ہوئے کو اِس نصیحت نے سنبھالا ہی (ف) خادم دین کا کام جو کوئی کرنا چاہتا ہی اُس کو چاہئے کہ آپ سے اُسکا ارادہ نہ کرے پر جب خدا بُلاوے اور کلیسیا چن لے تو انکار بھی نہ کرے پر آپ کو دنیا کی بیہودہ باتوں سے الگ کرکے انجیل کی خدمت کے لئے خدا سے مخصوص جانے اور دُکھہ و سُکھہ میں راضی رہے اور جو کچھہ خدا بخشدے اُسپر قناعت کرے خدا پادری بناتا ہی نہ سوسائٹی خدا کے نوکر میں نہ سوسائٹی کے ہاں سوسائٹی کے وسیلہ سے خدا کام کرتا ہی خدا جو کچھہ مناسب جانتا ہی سوسائٹی کے دل میں ڈالتا ہی تب وہ ہمارے پاس بھیجدیتے ہیں تب ہم شکرگذاری کے ساتھہ قناعت کرکے یہہ سب کچھہ خدا سے جانتے ہیں پھر آدمیوں پر کڑکڑانے کا کیا سبب ہی ہاں یہہ سبب ہی کہ ایمان نہیں ہی نہیں جانتے کہ انتظام کلیسیا کا اُس سے ہی جو شمعدانوں کے درمیان پھرتا ہی اور خدا کی روح ہی جو کلیسیا میں موثر ہی پر وہ جانتے ہیں کہ آدمی اپنی مرضی سے بندوبست کر رہے ہیں خدا کا اِس میں دخل نہیں ہی تب آدمیوں پر کڑکڑاتے ہیں بھلا میں پوچھتا ہوں کہ جب سوسائٹی نہ ہووے اور کوئی تنخواہ دینیوالا نہ ہو تو کیا ہم مسیح کے خادم نہ رہینگے کیا مسیح ہماری روز کی روٹی نہ دیگا پھر ہم کسپر کڑکڑاوینگے کہ ہمارے پاس دولت نہیں ہی جب ہم نے آپ کو اُسکے لئے الگ کیا ہی تو وہ آپ ہمارے مناسب بندوبست کریگا اُسپر بھروسہ کرکے خدمت میں رہنا چاہئے پر یہہ جب ہوتا ہی کہ خدا کی روح ہمارے اندر آجاوے کسی بھائی کو اِن باتوں سے رنج نہ گذرے میں دوستی اور محبت اور خیر اندیشی سے یہہ کہتا ہوں (ف) پہلا سفر مشنری کا (۱۳ باب ۴ سے ۱۴ باب ۲۶ تک) ہی اور کپرس جزیرہ کا ذکر (آیت

ہم سے ۲۱ تک) لکھا ہی (سلوکیہ) یہہ انطاکیہ کا بندر ہی وہاں سے (۱۶ میل) سلوکیہ کو اسلئے گئے کہ وہاں سے جہاز میں سوار ہو جاویں کیونکہ کپرس کو جانا چاہتے تھے شاید برناس کا ارادہ ہوا کہ اپنے وطن سے ہو کے گذرے اور روح القدس نے یوں ہی ہدایت کی تھی اور اُنکے سفر کی راہ میں کپرس کا جزیرہ تھا (ف ۱) جب سلوکیہ میں آئے تو یہہ دونوں رسول میڈیٹرین سمندر کے کنارہ پر آگئے جہاں تمام دنیا کی قوموں کا ہجوم تھا آمدرفت کے سبب سے (ف ۲) خدا ہمیشہ مشنریوں کو بتلاتا ہی کہ کہاں جانا چاہئے

۵ (۵) اور سلامیس میں پہونچ کے یہودیوں کے عبادت خانوں میں خدا کا کلام سُنانے لگے اور
یوحنا بھی اُنکا مددگار تھا

(سلامیس) جزیرہ کپرس کا پایہ تخت تھا یعنے یونانی پایۂ تخت اور جزیرہ مذکور کے پورب کی طرف تھا سمندر کی راہ سے سلوکیہ کے بہت نزدیک تھا (یہودیوں کے عبادت خانوں میں) ظاہر ہی کہ بہت یہودی وہاں ہونگے اسلئے کہ بہت سے عبادت خانے وہاں تھے یا ایک سے زیادہ تو ضرور ہی تھے کیونکہ جمع کا لفظ ہی اسی طرح دمشق میں بھی بہت سے عبادت خانے تھے مگر قرنتس اور تسلونیقیہ میں صرف ایک عبادت خانہ تھا (۱۷-۱ و ۱۸-۴) (ف) ہمیشہ دستور رہا کہ پہلے یہودیوں کے پاس جاتے۔ تھے پھر غیر قوم کی طرف (رومی ۱-۱۶) پہلے یہودی پھر یونانی کے لئے خدا کی قدرت ہی (یوحنا مددگار تھا) یعنے مرقس بھی بطور مددگار کے ساتھہ تھا (۱۲ - ۲۵) لفظ مددگار اُس شخص کی نسبت بھی لکھا ہی جو عبادتخانہ کا خادم کہلاتا ہی (لوقا ۴ - ۲۰) جسکو مسیح خداوند کتاب دیکر بیٹھہ گیا تھا (ف) سلامیس میں منادی تو ہوئی مگر اِس کا کچھہ ذکر نہیں ہی کہ کچھہ کامیابی اُسوقت ہوئی یا نہیں ہوئی

۶ (۶) اور تمام ٹاپو میں پافس تک گذر کے اُنہوں نے کسی یہودی جادوگر اور جھوٹھے نبی
کو جسکا نام بریسوع تھا پایا

(پافس) یہہ شہر جزیرہ کے دوسری طرف تھا یعنے پچھم اور دکھن کے کنارہ پر تھا سلامیس سے (۱۰۰) میل اور یہہ اُس جزیرہ کپرس کا رومی پایۂ تخت تھا جہاں روم کا صوبہ رہتا تھا (ف ۱) وینس دیوی جو عیش عشرت اور عشقبازی کی دیوی کہلاتی ہی یہاں اُسکا بڑا مندر تھا اور لوگوں کا یہاں بڑا ہجوم رہتا تھا یہہ شہر شیطان کا قلعہ تھا یہاں شیطان پرستی بشدت تھی مقدس اتھاناسیس کہتے ہیں کہ عیش عشرت اور بُری خواہشوں کو یہہ لوگ خدا جانتے تھے (ف ۲)

اِس شہر میں بھی اِنجیل آئی تاکہ شیطان کو شکست دے (برِیسو) یعنے یسُوع کا بیٹا) (جادوگر) رومی لوگ جادوگروں کو
بہت چاہتے تھے اور اُنسے شگون وفال دریافت کرتے تھے جیسے اِسوقت ہندوؤں میں ہو رہا ہی اور بعضے مسلمان بھی تعویذ
گنڈے اور رمالی وفال کشائی اور ٹونٹگی کرتے ہیں اور بعضے جاہل عیسائی بھی اِس ملک کے کرتے ہیں مگر کلیسیا سے
چوری چوری یہہ کام کہیں کہیں جاہلوں میں ہوتے ہیں اور یہہ وہی اُنکا پورانا خمیر ہی جو یہہ لوگ اپنی پورانی قومیت میں
سے لائے ہیں اور یہہ نشان ہی اُن کی بے ایمانی کا (فا) یہہ جادوگر جو اُنکو ملا برِیسو یہودی آدمی تھا اسکو لازم تھا کہ
اپنے آبا کے خدا کو پہچانتا پر اُس نے ایمان کو چھوڑ دیا اور خدا سے الگ ہوکے کافر ہوا پولوس رسول (آیت ۸) میں
اُسے شیطان کا فرزند بتلاتا ہی (فٹ) اِسکا نام تو برِیسو تھا اور اُس سے یہودیت نکلتی تھی اِسلئے شاید ذات چھپانے کو
یا اور کسی سبب سے اُسنے اپنا نام علماس رکھا تھا اِس لفظ کا مصدر علم ہی ترجمہ میں الیماس لکھا ہی علماس چاہئے تھا
(فٹ) یہہ علماس ایسے شریر شہر میں کمانے کھانے اور عشرت کرنے کو گیا ہوگا چنانچہ اِسوقت بھی اکثر بڑے بڑے
عیاشی کے شہروں میں اِس قسم کے فن فریب کے لوگ کہیں کہیں سے آنکلتے ہیں اور خوب دھوکھے دیا کرتے ہیں اور
آپ کو کچھہ چیز ظاہر کیا کرتے ہیں وہ بڑے نقصان کا باعث ہوتے ہیں پر احمق لوگ اُن کے دم میں آجاتے ہیں

۷ (۷) وہ سرگیوس پولوس حاکم اور صاحب تمیز کے ساتھہ تھا اُسنے برناباس اور سولوس
کو بُلاکے چاہا کہ خدا کا کلام سُنے

(بُلاکے) یعنے حاکم نے خود رسولوں کو بُلایا کلام سُننے کو مگر پہلے یہہ لوگ خود نہیں گئے جب بُلایا تب گئے ہاں
عبادت خانوں میں خود چلے جاتے تھے کیونکہ وہاں جانے کو راہ کھلا تھا (حاکم) یہہ شخص حاکم تھا یعنے صوبہ تھا
(فا) واضح ہو کہ روم کی سلطنت میں دو قسم کے صوبہ تھے اول وہ جو بادشاہ کے ماتحت تھے دویم وہ جو کمیٹی یا مجلس
کے ماتحت تھے یہہ حاکم جسکا یہاں ذکر ہی مجلس کے ماتحت تھا نہ بادشاہ کے ایسے حاکموں کو (پروکونسل) کہتے تھے اور
انکو جو صرف بادشاہ کے ماتحت تھے (پروکیوریٹا) بولتے تھے لوقا اُسکو پروکونسل بولتا ہی (فٹ) پہلے قیصر اوگسطس نے
اِس جزیرہ کیپرس کو اپنے ماتحت رکھا تھا پھر اُس کے بعد قیصر نے اِس جزیرہ کو کونسل کو واپس کر دیا تھا اور اب کونسل
کی طرف سے یہہ شخص سرگیوس پولوس پروکونسل تھا (فٹ) اعمال کی کتاب میں دو پروکونسل مذکور ہیں ایک تو یہہ شخص
ہی اور دوسرا گلیو ہی (۱۸-۱۲) یہہ شخص کلام سُننے کو طیار تھا پر گلیو ان باتوں سے بے پرواہ تھا (فٹ) اِس شخص کی نسبت
لکھا ہی کہ وہ صاحب تمیز تھا صاحب تمیز وہ ہی جو سیدھا سچائی کی طرف دیکھتا ہی نہ دہنے بائیں مگر سچائی کو تلاش کرتا ہی

ہر صاحب تمیز ایسا ہی کرتا ہی پر بہت ہیں جو عقلمند مشہور ہیں پر نہایت ہی احمق ہیں عقلمند وہی ہی جو دنیا کے کاروبار بھی ہوشیاری سے چلاتا ہی اور عاقبت کو بھی برباد نہیں کرتا

۸ (۸) پر الیماس جادوگر نے (کہ یہی اُس کے نام کا ترجمہ ہی) اِس خواہش سے کہ حاکم کو ایمان سے پھیر دے اُن کی مخالفت کی

(الیماس) یعنے علماس انگریزی میں عین نہیں ہی اِسلئے مترجم نے الف سے لکھا ہی یہی اسکے نام کا ترجمہ ہی یعنے علماس کا ترجمہ ہی ہوشیار و جادوگر (ف) ہوشیار و نجومی و جادوگر یہہ ایک ہی بات ہی (متی ۲-۱) میں جو لفظ مجوسی لکھا ہی وہ لفظ اور یہہ لفظ ایک ہی ہی یعنے (میکائی) (انکی مخالفت کی) جیسے یاناس اور یمبراس نے موسیٰ کی مخالفت کی تھی (۲ تمطاؤس ۳-۸) مگر یاناس و یمبراس مصری اور غیر قوم کے لوگ تھے پر یہہ یہودی برتیسو تھا (ف۱) فرعون نے آپکو جادوگروں کے سپرد کیا اور برباد ہوا سرگیوس پولوس نے اگرچہ ایک جادوگر خواہ دل لگی کے طور پر خواہ اعتقاد کے طور پر رکھہ تو چھوڑا تھا مگر آپ کو اُس کے سپرد نہیں کیا بلکہ آپ کو خدا کے اور مقدسوں کے سپرد کیا (ف۲) دیکھو یہودی خدا سے پھرتے ہیں اور غیر قوم خدا سے لپٹی جاتی ہیں (ف۳) امیر آدمیوں کے پاس ہمیشہ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اُنہیں خدا سے پھیرتے ہیں اور بدی میں مشغول رکھنا چاہتے ہیں تاکہ اُن کے مزے بنے رہیں (ف۴) تواریخ میں لکھا ہی کہ ماریوس بزرگ - پمپیوس - کلاسٹس - جولیس - طبیریوس - شہنشاہ یہہ سب کے سب اپنے اپنے ساتھہ جادوگروں کو رکھتے تھے اور نپولین شہنشاہ فرانس جو ابھی مرا ہی ایسے دانائی کے زمانہ میں بھی اپنے ساتھہ جادوگر رکھتا تھا اگسطوس قیصر ہمیشہ جادوگروں کے علاج یعنے تعویذ گنڈے وغیرہ اپنے پاس رکھتا تھا تاکہ جب آسمان گرجے تو اُسکا نقصان نہ ہو اور رات کو اکیلا رہنے سے ہمیشہ ڈرتا تھا

۹ (۹) تب سولوس یعنے پولوس نے روح القدس سے بھرے ہوئے اُسپر نظر کر کے کہا

(پولوس) اب سولوس کا نام بدل گیا اِسوقت سے لیکے آگے کو ہمیشہ پولوس لکھا ہی نئے نئے نام لوگوں کو دینا پرانا دستور ہی اِسوقت عبرانی نام کے عوض رومی نام اُسکا ہوگیا کیونکہ اب سے غیر قوموں میں رسالت کا کام شروع کر دیا ہی اور اُنکا رسول ہوا ہی اب وہ بھی جانگیا کہ میں غیر قوموں کا رسول ہوں اِسلئے غیر قوم کے لفظ سے بھی کچھہ تاثیر ہوگی (ف) اب پولوس بولتا ہی اور برناس بھی اُسے بولنے دیتا ہی کیونکہ جان لیا ہی کہ وہ خدا کی طرف سے

غیر قوموں کا رسول ہی (ف) جیسے شمعون سے پطرس ہوگیا جب مسیح نے اُسے بُلایا اور کہا کہ میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤنگا اور جیسے زبدیکے بیٹے بُرگس یعنے رعد کے فرزند ہوگئے (مرقس ٣-١٦ و ١٧) اسی طرح سولوس سے پولوس ہوگیا نام کے تبدیل سے کام اور زندگی کے تبدیل پر اشارہ کیا گیا ہی - اسیطرح ابراہیم کا نام ابیرہام ہوگیا یعنے بہت قوموں کا باپ (نظر کی) یعنے بہ نظر دھمکی اور خفگی کے اُسکی طرف دیکھا (روح القدس سے بھرے ہوئے) یعنے الہام کی روح اُسوقت اُسپر تھی تب دھمکی نہ صرف پولوس سے تھی مگر خدا سے تھی کیونکہ روح القدس انسانی جوش اور بیجا غضب کے ساتھ ہرگز نہیں ہوتی ہی جب ہی تو صاف ظاہر ہی کہ خدا کا غصّہ بوسیلہ پولوس کے اُسپر تھا

(١٠) ای شیطان کے فرزند سب مکر اور فریب سے بھرے اور ہر طرح کی راستی کے دشمن کیا ١٠
خداوند کی سیدھی راہوں کے کج کرنے سے باز نہ آویگا

پولوس نے روحوں کی شناخت کی طاقت زیادہ پائی تھی (٢ قرنتی ١٢-١٠) وہ پہچان گیا کہ اُس کے دل کا کیا حال ہی اب اُسکے چہرہ پر سے برقعہ یا نقاب اُتار کے اُسکی روحانی حالت اُسکو دکھلاتا ہی اور کہتا ہی ای شیطان کے فرزند الخ کیونکہ وہ خدا کی سیدھی راہوں کو کج کرنا چاہتا تھا مکر اور فریب سے بھرا تھا شرارت کرنے میں بڑا چتر اور ہوشیار تھا (باز نہ آویگا) یعنے بدی کو نہ چھوڑیگا یہہ شیطان کی صفت ہی کہ باز نہ آدے اور لوگوں کو گمراہ کرنا نہ چھوڑے شیطان کی روح اُس میں تھی اِسلئے شیطان کی صفت اُسمیں آگئی تھی (ف) دیکھو جو لوگ بدی سے باز نہیں آتے ہیں شیطان اُن کی روحوں میں گھس بیٹھتا ہی (ف) اسکا نام بریسو تو تھا مگر یسوع کا مخالف تھا دوسرا نام علماس تھا یعنے عالم ہوشیار تو بھی مکاری سے بھرا تھا سکھلانیوالا تھا تو بھی راستی کا دشمن تھا پس بعض لوگ اچھا نام لیکر اور عالم و اُستاد بنکر بھی جھوٹھے نبی اور شیطان کے فرزند ہوتے ہیں پس جھوٹھے نبیوں سے خبردار رہنا چاہئے اور ہر معلم اور شاندار آدمی کی بات پر فریفتہ نہ ہونا چاہئے سوچنا چاہئے کہ کیا سکھلاتا ہی (ف) دیکھو جادوگر لوگ کیسے بدی میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں پس جادوگری سے سب عیسائیوں کو بچنا چاہئے جو لوگ بیماری یا تنگی کے وقت اُن کی باتیں سُنتے ہیں اور مانتے ہیں وہ سب بے ایمان ہیں خدا کو چھوڑ کے شیطان سے مدد مانگتے ہیں

(١١) اور اب دیکھ خداوند کا ہاتھ تجھپر ہی اور تو اندھا ہو جائیگا اور موت تک سورج کو نہ دیکھیگا اور ١١
وہیں اُسپر تاریکی اور اندھیرا چھا گیا اور ڈھونڈھتا پھرا کہ کوئی اُس کا ہاتھ پکڑ کے لے چلے

یہہ معجزہ بطور سزا کے تو ہوا مگر اسمیں بالکل رحمت سے انقطاع نہیں ہی بلکہ اِسلئے تھا کہ چند روز کے دُکھہ سے ابدی
آرام اور سچی توبہ کی طرف وہ متوجہہ ہووے جب پولوس کلیسیا کو ستاتا تھا تو وہ بھی اندھا ہوگیا تھا پھر اُس نے
بینائی پائی جب دل سیدھا ہوگیا چند روزہ نابینائی سے دل میں ابدی روشنی آگئی تھی دیکھو کیا لکھا ہی (۱ تمطاؤس
ا- ۲۰) تاکہ تنبیہہ پاکے کفر نہ بکیں (ف ۲) یہہ پولوس رسول کا پہلا معجزہ ہی جو یہودی آدمی پر بطور سزا کے ہوا کام
کے شروع کے وقت پر اور اُسکا پھل یہہ ہوا کہ ایک امیر غیر قوم کا حاکم عیسائی ہوگیا (ف ۳) اعمال میں سزا کے دو
معجزونکا ذکر ہی اول جب یہود کے درمیان کلیسیا کی بنیاد ڈالی گئی تھی حننا و صفیرا جان سے مارے گئے تھے اور
دوسرا یہہ معجزہ ہی کہ جب غیر قوم کے رسول نے غیر قوموں کے درمیان کام کا شروع کیا تھا اور دونوں سزائیں
یہود پر تھیں (ف ۴) کوئی نہ کہے کہ یہہ الیاس کی روح تھی جسنے آسمان سے آگ نازل کی یا جسمانی غیرت تھی ہرگز
نہیں مسیح برباد کرنے کو نہیں آیا بلکہ جان بچانے کو آیا ہی پر یہہ معجزے بھی رحم کے معجزے تھے بدی سے روکنے کو
اور خدا کا جلال ظاہر کرنے کو اور اِسلئے بھی کئے گئے تھے کہ کوئی نہ جانے کہ صرف رحم ہی رحم ہی بلکہ سزا بھی ہی تاکہ
اُس سے ڈریں

(۱۲) تب حاکم یہہ ماجرا دیکھکے خداوند کی تعلیم سے حیران ہوا اور ایمان لایا ۱۲

(تعلیم سے حیران ہوا) کیونکہ اِس تعلیم کی صداقت پر معجزہ سے گواہی ہوئی (مرقس ا- ۲۷) (ایمان لایا) عیسائی
ہوگیا پر یہہ معلوم نہیں ہی کہ اُسکے بپتسما پانے سے اور کیا کیا پھل لگے اور یہہ بھی معلوم نہیں ہی کہ کب تک پافس میں
رہا فقط اتنا ہی معلوم ہی کہ جادوگر یوں مغلوب ہوا اور حاکم نے نئی پیدایش پائی (ف) اِنجیل ہمیشہ فتحمند ہی دنیا کی
ساری دانائی اور طاقت پر اور شیطان کے سارے زور پر (ف ۲) یہاں اِنجیل کے مقابلہ پر تین باتیں تھیں دنیاوی
حکمت اور دنیاوی طاقت اور جسمانی خواہشیں تینوں پر اِنجیل نے فتح پائی

(۱۳) اور پولوس اور اُسکے ساتھی پافس سے جہاز کھول کے پمفیلیہ کے پرگا میں آئے ۱۳
اور یوحنا اُنسے جدا ہوکر یروشلم کو پھرا

(پولوس اور اُسکے ساتھی) اب اِس کتاب میں اکثر پولوس کا ذکر ہوتا ہی کیونکہ اُسکی رسالت کا کام شروع ہوگیا
اور وہ سب ساتھیوں میں مقدم ٹھہرا اب سب اُس کے ساتھی ہیں (پرگا میں) پرگا شہر پمفیلیہ کا پایہ تخت تھا

پانفس سے اُتر اور پھیم کیطرف اسیقدر دور جسقدر سلوکیہ سے سلامیس تھا (ف) پہلے پولوس برناباس کے ساتھہ اُس کے ملک
کپرس کی طرف کو گیا اب برناباس پولوس کے ساتھہ پولوس کے وطن کی طرف کو جاتا ہی جو کلکیہ کے پچھم میں تھا (یوحنا
جدا ہوا) یعنے مرقس یروشلم کو چلا آیا شاید سفر سے تھک گیا یا خوف خطرہ سے ڈر گیا یا کوئی اور سبب ہوگا ظاہر تو یہہ ہی
کہ اپنی والدہ مریم کے پاس جانا چاہتا ہوگا (ف) کلام الٰہی مقدسوں کی کمزوری کو ہرگز نہیں چھپاتا یہہ شخص انہیں
چھوڑکر جدا ہوا خدمت کا موقع کھو دیا ہل پر ہاتھہ رکھہ کے پیچھے دیکھنے لگا منادوں کو ایسا نہ چاہئے (ف۲) ہر ایماندار
اقرار کرتا ہی کہ میرا پاؤں پھسل گیا مگر ای خدا تیری رحمت نے مجھے تھام لیا (زبور ۹۴-۱۸) اسی سبب سے پولوس نے
دوسرے سفر پر مرقس کو ساتھہ لیجانے سے انکار کیا اور اسی سبب سے برناباس اور پولوس میں بھی سفر کی جدائی ہوئی
(۱۵-۳۸) اسکے بعد ایک برس جب گذر گیا تو پولوس نے مرقس کی اِس خطا کو معاف کر دیا تھا (کلسی ۴-۱۰) اور خدا
کی خدمت کے لئے مفید بتلایا اور کہا کہ وہ میرے کام کا ہی (۲ تمطاؤس ۴-۱۱) ہم سب لوگ ٹھوکریں کھاکے خدا کے کام
کے لائق ہوتے ہیں پر جب ہم ایک دفعہ ٹھوکر کھاویں تو چاہئے کہ پھر کھڑے ہو کے آگے بڑھیں سست ہو کے پڑے نرہیں

۱۴ (۱۴) اور وے پرگا سے گذر کے فسیدیہ کے انطاکیہ میں پہونچے اور سبت کے دن عبادتخانہ
میں جا بیٹھے

(پرگا سے گذر کے) معلوم نہیں کتنے دن پرگا میں رہے مگر جب پولوس پھر واپس آیا تو پرگا میں کام کیا تھا (۱۴-۲۵)
(فسیدیہ کے انطاکیہ میں) یہہ ایک اور انطاکیہ ہی اُسکو دوسرا انطاکیہ کہنا چاہئے یہہ انطاکیہ پرگا کے اُتر کی طرف ہی اور
رستہ اُسکا پہاڑوں کی گھاٹیوں میں سے تھا وہاں ندی کا پانی زور سے بہتا تھا اُس زمانہ سے آج تک وہاں چوروں کا
بہت خطرہ ہی ندیاؤں کے خطرہ سے اور چوروں کے خطرہ سے یہہ سفر ہوا تھا (۲ قرنتی ۱۱-۲۶) اور یہہ موسم گرمی کی تھی
پس گرمی کے شروع میں پرگا کے سب باشندے معہ اپنے گلّون کے پہاڑوں کی طرف چلے گئے تھے اور وہاں آدمی
نرہے تھے شاید اسی سبب سے پولوس اور برناباس پرگا میں نہ ٹھہرے اور اسی سبب سے خوف کھاکے مرقس جدا ہو گیا ہو

۱۵ (۱۵) اور توریت اور نبیوں کی تلاوت کے بعد عبادت خانہ کے سرداروں نے اُنہیں کہلا بھیجا
کہ ای بھائیو اگر کچھہ نصیحت کی بات لوگوں کے لئے تمہارے پاس ہو تو کہو

(تلاوت کے بعد) عام بندگی میں یہودیوں کا یہہ دستور تھا کہ توریت اور نبیوں کی کتاب میں سے کچھہ پڑھا کرتے

کیونکہ موسیٰ نے توریت کی تلاوت کا یوں حکم دیا تھا پھر عزرا نے نبیوں کی کتاب کے پڑھنے کا بھی حکم دیا تھا اسلئے دونوں کتابوں میں سے پڑھا کرتے تھے تاکہ ایک سال میں سارا کلام الٰہی جماعت میں پڑھیں چنانچہ چرچ انگلنڈ کا بھی یہی دستور ہے کہ وے ہر عام بندگی میں دو ورد پڑھا کرتے ہیں کہ سال میں بیبل کو جماعت میں سنا دیں (ف۲ تلاوت کے بعد وعظ ہوتا تھا جیسے اب بھی ہوتا ہے پس یہہ دستور جو اب گرجوں میں جاری ہے اگلے پیغمبروں اور بزرگوں کا ہے نہ انگریزوں کا ایجاد کیا ہوا اسلئے یہہ پسند کے لائق ہے (کہلا بھیجا) عبادت خانے کے سرداروں نے جان لیا کہ معلم آگئے ہیں اُن کی نصیحت سُننا چاہئے اسلئے کہلا بھیجا کہ اگر کوئی نصیحت کی بات تمہارے پاس ہو تو اب دستور کے موافق وعظ کرو (ف۳ دیکھو جب باہر کے معلم آجاتے ہیں تو اُنکو مناسب ہے کہ چپ چاپ بیٹھے رہیں اور گرجوں کے مقیم پادری صاحبوں کو چاہئے کہ اُنسے درخواست کریں کہ بھائیوں کو کچھہ نصیحت سنا دیں اگر اُنکا دل بھی چاہے رسولوں نے کچھہ نعرہ نہیں کیا کہ ہم سناوینگے جب تک کہ خود سرداروں نے درخواست نہیں کی

(۱۶) تب پولوس نے کھڑے ہوکے اور ہاتھہ سے اشارہ کرکے کہا اے اسرائیلی مردو اور خدا ۱۶
ترسو سُنو

(کھڑے ہوکے) کھڑے ہوکے وعظ کرنے کا دستور بھی رسولوں کا ہے نہ انگریزوں کا (اشارہ کرکے) اشارہ کرنیکا پولوس کا دستور تھا جیسے خاص واعظوں کے خاص طور ہوتے ہیں (۲۱-۴۰) (ف۱) اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اچھے واعظ جو روح القدس سے بھرے ہوئے نصیحت کرنے کو کھڑے ہوتے ہیں تو منہہ سے بولتے ہیں اور اُنکا دلی جوش اُنکے اعضا کو بھی مناسب حرکت دیتا ہے اور ایسے وعظ زیادہ موثر ہوتے ہیں اور بعض ہیں جو چپ چاپ کھڑے ہوئے کچھہ من من باتیں کیا کرتے ہیں یہہ لوگ کم مفید ہیں اور خوب جگا نہیں سکتے باتیں تو درست کہتے ہیں اور اچھے بھائی ہیں پر سوئی ہوئی روحوں کو جگا نہیں سکتے اور بعض ہیں جو خوب چلّاتے ہیں اور بے مناسب حرکات بھی کرتے ہیں وہ بھی اچھے نہیں ہیں کیونکہ نامناسب حرکات اعضا کو دینا سنجیدگی کے خلاف ہے اسلئے توسط کا رستہ یہہ ہے جو پولوس کا تھا کہ اُسنے مناسب اشارہ کیا اور لوگوں کے خیالوں کو اپنی طرف متوجہہ کیا اور خدا کا کلام روحانی جوش سے سُنایا (ف۲) یہہ پہلا وعظ ہے اِس عالم رسول منادکا اور یہہ ایک نمونہ ہے کہ اسطرح خدا کے فضل سے آدمی ساری نعمتوں کو خدا کی خدمت میں خرچ کرنے سکتا ہے (ف۳) دیکھو جسکا دل روح القدس سے بھرا ہے تو اُس کی زبان بھی بولنے کے لئے بھری ہے کچھہ محتاج فکر کا نہیں ہے کہ الفاظ چن چن کر نکالے اور اٹک اٹک کر بولے منادوں کو چاہئے کہ اُن کے دل ہر وقت پاک مضمون سے بھرے رہیں تاکہ جب موقع پاویں کلام کی جھڑی آدمیوں کی

روحوں پر لگا دیں یہہ نہ کہیں کہ میں طیار ہوکے نہیں آیا خدا کا خادم ہر وقت طیار ہی (ف) اگر کوئی کہے کہ میں ہر وقت کیونکر طیار رہوں تو اُسکو کہو کہ دائم کتاب کی نصیحت اِسباب میں یوں ہی کہ ہر ایک عیسائی کو خاصکر منادی کرنیوالوں کو لازم ہی کہ ہر وقت اپنی روح میں خدا کے سامہنے حضوری میں رہے اور تین وقت یعنے صبح شام اور دوپہر کو دعا مانگنے کا اپنا دستور زندگی بھر کے لئے آپ واجب جانکر ادا کرتا رہے اور اپنا سارا وقت کلام الٰہی پڑھنے میں کاٹے دنیاوی ضرورت اگر کوئی پیش آوے تو فوراً اُس کام کو کرکے کتاب کے پاس آنا چاہئیے گویا کتاب کا کیڑا ہو گیا پر وہ لوگ جو آپ کو مسیح کی خدمت کے لئے مخصوص جانتے ہیں اور دن بھر حقہ کشی یا یاروں میں ٹھٹھہ ہنسی کرتے ہیں اور کسی وقت سرسری طور پر کوئی باب بھی کتاب کا پڑھ لیتے ہیں اور معمولی طور پر دعا بھی کر لیتے ہیں ناممکن ہی کہ وہ ہر وقت منادی پر طیار رہیں اور اگر اپنے عہدہ کے لحاظ سے اُٹھینگے بھی تو کچھہ مفید باتیں نہیں سُنا سکینگے (اسرائیلی مردو) یعنے اَی یہودیو (اَی خدا ترسو) یعنے اَی وہ لوگو جو یہودی نہیں ہو مگر خدا سے ڈرتے ہو پس وہ قوم اور غیر قوم سب کو خطاب کرکے بولتا ہی

۱۷ (۱۷) اِس قوم اِسرائیل کے خدا نے ہمارے باپ دادوں کو چن لیا اور قوم کو جب ملک مصر میں پردیسی تھے سرفراز کیا اور بدست بالا اُنہیں وہاں سے نکالا

(چن لیا) یہہ کام پہلے ہوا (سرفراز کیا) یہہ کام چن لینے کے بعد ہوا (نکالا) سرفراز کرکے نکالا اور کنعان میں بسایا اور آرام میں داخل کیا (بدست بالا) یعنے آسمانی ہاتھہ کی طاقت سے یہہ ہوا نہ اُنکی نیکی کے سبب پر محض اپنے فضل سے اور اپنی مرضی سے یہہ کیا اور کب ایسا کیا جب (پردیسی تھے) یعنے پست حال تھے تب اُس نے سرفرازی بخشی محض اپنے فضل سے

۱۸ (۱۸) اور برس چالیس ایک جنگل میں اُنکی برداشت کی

(برداشت) یہہ وہی لفظ ہی جو سپٹواجنٹ میں لکھا ہی (استثنا ۱-۳۱) اُٹھایا گیا یعنے جیسے باپ اپنے بچہ کو سفر میں کندھے پر اُٹھاتا ہی یا جیسے عقاب پروں پر اُٹھاتا ہی یا دائی بچے کی پرورش کرتی ہی (گنتی ۱۱-۱۲) اپنی گود میں لے جسطرح پرورش دودھہ پیتے بچے کو گود میں لیتی ہی (استثنا ۳۲-۱۰ سے ۱۴) اُسنے اُسے ویران زمین اور سنسان اور ماتم انگیز بیابان میں پایا وہ اُسکے گرد و پیش رہا اور اُسنے اُسے تربیت کیا اُسنے اُس کی محافظت اپنی آنکھہ کی پتلی کے طرح کی جس طرح عقاب اپنے گھونسلے کو ہلاتا ہی اور اپنے بچوں کے اوپر پھر پھراتا ہی اور اپنے بازوؤں کو پھیلا کے اُنہیں لیتا ہی اور اپنے

پردن پر انہیں اٹھاتا ہی اسی طرح فقط خداوند ہی نے اُن کی رہبری کی اور اُسکے ساتھہ کوئی اجنبی معبود نہ تھا (خلاصہ بیان
نے اسرائیل کی ناشکرگذاری اور سرکشی جو بیابان میں ہوئی زیادہ بیان کی ہی مگر پولوس صرف یہہ بتلاتا ہی کہ خدانے اُنکے ساتھہ
نہایت سلوک کیا یہہ تعجب کی بات ہی کہ خدا اتنی برداشت کرے اور قوم اسقدر سرکشی کرے تو بھی یہہ ہوا کہ خدا نے
ضرور اُن کی اور اُنکی اولاد کی برداشت کی تسپر بھی ہمیشہ خدا برداشت نہیں کرتا ہی اسلئے بیابان میں اُسنے اُنہیں سزا بھی
دی (اقرنتی ۱۰-۵)

19 (۱۹) اور زمین کنعان میں سات قومیں ہلاک کیں اور اُنکا ملک اُنہیں بانٹ دیا

(سات قومیں) کون تھیں حتی جبرجاسی اموری کنعانی فرزی حوی یبوسی دیکھو (استثناء ۷-۱) کو

20 (۲۰) اور بعد اُس کے تخمیناً ساڑھے چار سو برس یعنے سموئیل نبی تک اُنہیں قاضی دیئے

(اسلاطین ۶-۱) میں لکھا ہی کہ خروج کے وقت سے سلیمان تک (۴۸۰) برس تھے پر یوسیفس مورخ لکھتا ہی کہ
خروج سے عمارت ہیکل تک (۵۹۲) برس تھے اور اس حساب کے موافق تفصیل یوں ہی

بیابان میں — ۴۰ برس
یشوعہ کا عہد — ۲۵
ساؤل کی سلطنت — ۴۰
داؤد کا عہد — ۴۰
سلیمان کے عہد کے — ۴
۱۴۹

پس (۱۴۹) کو یوسیفس کے (۵۹۲) سے نفی کرو تو (۴۴۳) برس ہوتے ہیں جو پولوس نے تخمیناً کہہ کے سموئیل تک کا وقت
تبلایا ہی
مگر کوئی اور مفسر کہتا ہی کہ ابراہیم کی پہلی ملاہٹ سے کنعان میں بسنے تک کا یہہ ذکر ہی اس تفصیل سے کہ اضحاق کا
تولد مسیح سے (۱۹۵۸) برس پیشتر ہوا اور پھر وہ کنعان میں مسیح سے (۱۵۱۱) برس آگے آیا اُن دو تعدادوں کا حاصل
تفریق (۴۴۷) برس ہوتے ہیں اور یہہ تخمیناً کرکے کہا گیا ہی

کوئی اور مفسر کہتا ہے کہ پیدایش اصحاق سے خروج تک (۴۰۵) برس تھے اور عہد اصحاق کے ختنہ کے وقت باندھا گیا تھا (پیدایش ۲۱-۱۲) پھر کنعان میں آکر سات برس تک تقسیم نہیں کی تھی اسلئے (۴۰۵ + ۷ × ۴۰) بیابان کی تعداد ملکر (۴۵۲) برس کی ہی اور یہی تعداد تخمیناً کرکے ساڑھے چارسو برس بتلائے گئے تھے۔ یعنے اُس نے زمین کو تقسیم کیا قرعہ سے ساڑھے چارسو برس کے تمامی کے آخر میں پس ساڑھے چارسو برس پورے ہوئے تقسیم زمین کے دن تک یہہ معنے آیت کے ہیں

۲۱ (۲۱) اُسوقت سے اُنہوں نے بادشاہ چاہا اور خدا نے بنیمین کے گھرانے میں سے ایک مرد قیس کے بیٹے ساؤل کو چالیس برس کے لئے اُنہیں دیا

(۴۰ برس) ان چالیس برس کا ذکر عہد عتیق میں نہیں ہے لیکن یوسیفس اقرار کرتا ہے کہ یوں ہی ہے

۲۲ (۲۲) اور اُسے اُٹھا کے داؤد کو مبعوث کیا کہ اُنکا بادشاہ ہو اور اُسپر گواہی بھی دیکے کہا میں نے یسی کے بیٹے داؤد ایک مرد کو اپنا دل پسند پایا جو میری سب خواہشوں کو بجا لاویگا

(اپنا دل پسند) یہہ بھی عہد عتیق میں صاف صاف کہیں نہیں لکھا ہے مگر ایسا نتیجہ کئی جگہ سے نکلتا ہے (اسموئیل ۱۳-۱۴) خداوند نے ایک شخص اپنے دلخواہ کو طلب کیا ہے۔ پھر اسیطرح دیکھو (زبور ۷۸-۷۰، سے ۷۲ و ۸۹-۲۰) (اُسے اُٹھا کے) یعنے ساؤل کو رد کرکے داؤد کو مقرر کیا (ف) ممکن ہے کہ خدا کسی آدمی کو چن لیوے اور پھر اُس کی شرارت کے سبب اُسے رد بھی کر دیوے ساؤل کو اپنی مرضی سے نہیں مگر اُسکے گناہ کے سبب خدا نے رد کر دیا تھا (اسموئیل ۱۳-۱۴) (میری سب خواہشوں کو بجا لاویگا) ساؤل نے ایسا نہیں کیا مگر داؤد کریگا (ف) داؤد کریگا خدا جانتا ہے کہ داؤد اپنی مرضی سے خدا کی فرمانبرداری کریگا ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ خدا کی اطاعت اپنی مرضی سے کریں پر خدا ایسے ہی لوگوں کو پیار کرتا ہے (ف) آدمی کو نیک نیت ہونا ضرور ہے اسکے بعد وہ سب نیک عمل بھی ایمان کی طاقت سے کریگا

۲۳ (۲۳) اُسی کی نسل سے خدا نے اپنے وعدے کے موافق اسرائیل کے لئے نجات دینیوالے یعنے یسوع کو مبعوث کیا

(مبعوث کیا) یعنے پیش کیا آدمیوں کے سامنے اُسے لایا (ذکریاہ ۳-۸) دیکھ میں اپنے بندے شاخ نامی کو پیش لاؤنگا

(اُسی کی نسل سے) یہاں زور ہی نسل پر یعنے انسان ہوکے داؤد کی نسل سے آیا (متی ۱- لوقا ۱۸- ۳۸ و ۳۹ یشعیا ۱۱-۱) (ف) پیشگوئیوں میں مسیح موعود کا کام پیش ہوا ہی کہ وہ نجات دہندہ ہی نجات دینے کو آویگا سو لفظ یسوع کے یہی معنے ہیں (متی ۱- ۲۱) (ف) خدا کے کلام کو جسقدر پڑھتے ہیں اُسیقدر زیادہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ تمام الہام میں مسیح پیش کیا گیا ہی اور وہ خلاصہ ہی

(۲۴) جسکے آنے سے آگے یوحنا نے اِسرائیل کی ساری قوم کو توبہ کے بپتسما کی منادی کی ۲۴

پولس رسول لوگوں کے خیالوں کو جو داؤد اور بزرگوں پر قایم تھے کھینچکر مسیح کی طرف لاتا ہی اب کہتا ہی کہ یوحنا نے اُس کی راہ طیار کی تھی داؤد اور یوحنا اور سب لوگ نوکر تھے اپنے اپنے زمانہ میں سب مسیح کی خدمت کرتے تھے پر مسیح ابد تک بچانیوالا ہی

(۲۵) اور جب یوحنا اپنے دور کو پورا کرنے پر تھا اُسنے کہا تم مجھے کون سمجھتے ہو میں وہ نہیں ہوں بلکہ دیکھو وہ میرے بعد آتا ہی جسکی جوتیوں کا تسمہ میں کھولنے کے لایق نہیں ہوں ۲۵

اُسنے صاف صاف گواہی مسیح پر دی اور اُسکا رتبہ دکھلایا اور آپ مسیح ہونیکا اقرار کیا اور اپنے بعد آنیوالے کو مسیح تبلایا

(۲۶) ای بھائیو ابراہیم کی نسل کے فرزندو اور جو تم میں خدا سے ڈرتے ہوں تمہارے لئے اِس نجات کا کلام بھیجا گیا ہی ۲۶

یعنے ای یہودیو اور ای داخلی یہودیو میں تم دونوں سے خطاب کرکے کہتا ہوں کہ تم دونوں کے پاس نجات کا کلام بھیجا گیا ہی کہ تم اِس شہر کے خداترس لوگو اُسپر ایمان لاؤ اور نجات کو حاصل کرو

(۲۷) کیونکہ یروشلم کے رہنیوالوں اور اُن کے سرداروں نے اُسے نجانکے نبیونکی باتیں جو ہر سبت کو پڑھی جاتی ہیں اُسپر فتوی دینے سے پوری کیں ۲۷

(نہ جانکے) جیسے لکھا ہی کہ اُنہوں نے اُسے نہیں جانا اور نادانی سے اُس کے ساتھ بدسلوکی کی (ف) مسلمان

لوگ ہمیشہ یہہ آیت پیش کیا کرتے ہیں کہ حیات ابدی یہہ ہی کہ خدا کو اور مسیح کو جانیں (یوحنا ۱۷-۳) پر وہ جاننے کے مدعی ہوکے نہیں جانتے اور جو اُسے جانتے اور مانتے ہیں اُنہیں جھٹلاتے ہیں کہ تم نہیں جانتے (ف۲) مسیح یہودیوں کے درمیان رہا اور خدا کا نام بھی یہودی بار بار لیتے تھے تو بھی لکھا ہی کہ اُنہوں نے اُسے نہیں جانا اِسی طرح لکھا ہی کہ خدا کو بھی نہیں جانا (یوحنا ۱۶-۳) اُنہوں نے نہ باپ کو جانا اور نہ مجھے (یوحنا ۱۷-۲۵) ای عادل باپ دنیا نے تجھے نہیں جانا پر میں نے تجھے جانا ہی اور اُنہوں نے جانا ہی کہ تو نے مجھے بھیجا ہی (ف۳) مسلمان لوگ اسیطرح نہ تو خدا کو جانتے ہیں اور نہ مسیح کو کوئی اِسبات سے بُرا نہ مانے یقیناً اہل اِسلام خدا کو نہیں جانتے اور نہ مسیح کو

۲۸ (۲۸) اور اگرچہ اُسکے قتل کا کوئی سبب نہ پایا تو بھی پیلاطوس سے درخواست کی کہ اُسے مار ڈالے

۲۹ (۲۹) اور جب سب کچھہ جو اُسکے حق میں لکھا تھا پورا کر چکے تو اُسے لکڑی پر سے اُتار کے قبر میں رکھا

(مار ڈالے) یہہ درخوست پیلاطوس سے کی تب خود اُس کے قاتل ہوئے اور یوں ہی اُسکے دفن کرنیوالے بھی ہوئے دوسروں کے وسیلہ سے یہہ کام کر کے اسیطرح یہودا اسکریوطی نے دوسروں کے وسیلہ سے کھیت مول لیا (اعمال ۱-۱۸) (ف۱) خدا اُس جگہ پر نظر کرتا ہی جہاں سے ارادہ نکلتا ہی لوگوں کی نظر اُس شخص پر ہی جہا نسے فعل سرزد ہوتا ہی پر خدا جڑ کو دیکھتا ہی اور اہل منصوبہ کے دلوں کو دیکھتا ہی اور اُنکا ذمہ جانتا ہی اور اُن کے منصوبوں پر ہنستا ہی (ف۲) اُنہوں نے لکڑی پر سے اُتار کے قبر میں رکھدیا کہ کوئی نہ اُٹھاوے اور وہ نہ رہے

۳۰ (۳۰) لیکن خدا نے اُسے مردوں میں سے اُٹھایا

جسقدر رسوائی اُنکے سامہنے موت سے ہوئی اُس سے زیادہ عزت اُسکے جی اُٹھنے میں خدا نے دکھلائی اور یوں ثابت ہوا کہ وہ اپنے دعوے میں سچا تھا

۳۱ (۳۱) اور وہ بہت دن اُنکو جو اُسکے ساتھہ گلیل سے یروشلم میں آئے تھے دکھائی دیا وے لوگوں کے آگے اُسکے گواہ ہیں

یعنے جو لوگ سب سے زیادہ رفیق تھے اور سب سے زیادہ اُسے پہچانتے تھے اُنہیں بہت دنوں تک دکھائی دیتا رہا وہ بھول نہیں سکتے تھے کہ اُسے نہ پہچانیں یا ایک دو بار وہم سے کہیں کہ ہم نے دیکھا ہی وہ تو بہت دنوں تک بار بار

رات کو جن کو الگ الگ اور اکٹھوں کو بھی نظر آیا تاکہ اُسکے جی اُٹھنے میں ذرا بھی شبہہ نرہے اور اب اُسکے دیکھنیوالے
موجود ہیں ابھی مر نہیں گئے گواہوں کی زندگی میں پولوس مسیح کے جی اُٹھنے کی بڑی مجلس میں منادی کرتا ہے

۳۲ (۳۲) اور ہم تمکو خوشخبری دیتے ہیں اُس وعدے کی جو ہمارے باپ دادوں سے کیا گیا تھا

اِس تعلیم سے ہم تمہارا کچھہ نقصان نہیں کرتے بلکہ تمہیں بڑی عزت دیتے ہیں جس سے تمہارا بڑا فایدہ ہے کیونکہ خدا کا سارا وعدہ اسی مسیح میں پورا ہوا ہے تب یہہ خوشخبری ہے کہ تمہاری نجات کا مالک بموجب باپ دادوں کی تحریر کے دنیا میں آگیا ہے اب اُسپر ایمان لاکے نجات حاصل کرو

۳۳ (۳۳) کہ خدا نے اُسے ہمارے لئے جو اُن کی اولاد ہیں پورا کیا جبکہ اُس نے یسوع کو پھر جلایا چنانچہ دوسری زبور میں بھی لکھا ہے کہ تو میرا بیٹا ہے آج تو مجھہ سے پیدا ہوا

(پھر جلایا) مُردوں میں سے (زبور ۲) میں اُسکی ابنیت جی اُٹھنے سے علاقہ رکھتی ہے ثبوت میں نہ آنکہ جی اُٹھنے سے خدا کا بیٹا بنگیا اور پہلے نہ تھا کیونکہ وہ خدا کا ازلی بیٹا ہے (رومی ۸-۳۲ عبرانی ۱-۳ و رومی ۱-۴) میں ہے کہ ابن اللہ ہونا ثابت ہوا جی اُٹھنے سے اُس کی ازلی ابنیت کا ظہور اس جی اُٹھنے سے آدمیوں پر ہوا جسے آدمیوں نے قتل کیا باپ نے جلایا جس کے حق میں کہا گیا تھا کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے اور یہہ کہ اپنا جلال پھر لے جسکو چھوڑ کر دنیا میں آیا تھا ہاں بدن پیدا ہوا کنواری مریم کے شکم میں تاکہ خدا کے ازلی بیٹے کا لباس ہووے پس جب دُکھہ میں تھا گویا اُلوہیت پر پردہ تھا لیکن جی اُٹھنے کے بعد اُلوہیت صاف ظاہر ہوگئی (ف) اِسی طرح سب ایماندار لوگ بھی قیامت کے دن خدا کے بیٹے ظاہر ہونگے (لوقا ۲۰-۳۶) ابھی دنیا عیسائیوں کو نہیں پہچانتی پر جانیگی کہ مسیح میں ہو کے خدا کے لیپالک فرزند تھے کہ جلال میں اُٹھائے گئے ہیں ایمان سے ہم خدا کے فرزند ہوئے ہیں پر بعد جی اُٹھنے کے سب پر یہہ بھید خوب ظاہر ہوگا

۳۴ (۳۴) اور یہہ کہ اُسنے اُسے مردوں میں سے جلایا تاکہ کبھی سڑنے نہ پاوے یوں کہا کہ میں داؤد کی یقینی نعمتیں تمہیں دونگا

(کبھی سڑنے نہ پاوے) یعنے پھر وہ کبھی مر نہیں سکتا (رومی ۶-۹) سڑنے کی جگہ میں تو گیا مگر نہ سڑا (آیت ۳۷)

(ف) لعازر کفن پہنے ہوئے قبر سے نکلا تھا یہہ دکھلانے کے کہ ابھی کفن اُتر نہیں گیا ہی پھر مریگا اور کفن پہنیگا مسیح خداوند نے اپنے دفن کا کفن قبر میں چھوڑ دیا تھا کیونکہ پھر اُسے کفن کی ضرورت نہ ہوگی وہ قیامت کی زندگی کا جی اُٹھنا اُٹھا تھا پس قیامت کا شروع یسوع مسیح سے ہوگیا (نعمتیں دونگا) دیکھو کیا لکھا ہی (یشعیاہ ۵۵-۳) میں کان جھکاؤ اور مجھہ پاس آؤ سنو تا کہ تمہاری جان زندہ رہے میں تم سے ابدی عہد باندھونگا اور داؤد کی سچی نعمتیں تمہیں دونگا (ف۲) ابدی عہد کی سب دولت اور تمام نعمات الٰہیہ جو دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ پاک نعمتیں ہیں سچی اور یقینی نعمتیں ہیں صرف خیالی باتیں نہیں ہیں مگر یقینی ہیں اور اب مسیح سے زیادہ تر یقینی ثابت ہوتی ہیں کیونکہ خدا نے اپنی ذات پاک کی قسم کے ساتھہ دینے کا وعدہ کیا ہی (زبور ۸۹-۳۵) میں نے ایک بار اپنی قدوسی کی قسم کھائی میں داؤد سے جھوٹھہ نہ بولونگا (۲ سموئیل ۲۳-۵) اگرچہ میرا گھر خدا کی بہ نسبت اِس ڈول کا نہیں لیکن اُسنے ایک ابدی عہد جو سب چیزوں میں آراستہ اور پائدار ہی میرے ساتھہ کیا ہی (ف۳) مسیح خداوند ابد تک زندہ ہی تا کہ اپنے وصیت نامہ کی تکمیل دیکھے اور یہہ نعمات جو اُسنے اپنے خون سے مول لی ہیں ہمارے ہاتھہ میں آویں پر یہہ نعمات بدون قیامت کے نہیں ملسکتی (ف۳) خدا کا وعدہ تھا کہ داؤد کو ابدی سلطنت ملجاوے اِسلئے ضرور ہوا کہ اِس ابدی سلطنت کا سلطان موت کے قبضہ میں نرہے (ف۴) پطرس نے بھی یہی باتیں سنائی تھیں (۲-۲۷ سے ۳۱) اور اب دوسری طرز پر پولوس رسول بھی یہی باتیں سناتا ہی پس یہہ دونوں رسول تبلاتے ہیں کہ یہہ نہ داؤد کے حق میں ہی مگر مسیح یسوع خداوند کے حق میں ہی

(۳۵) اِسلئے وہ دوسرے مقام میں بھی کہتا ہی کہ تو اپنے قدوس کو سڑاہٹ دیکھنے نہ دیگا ۳۵

دنیا کے شروع سے نہیں ہوا کہ کوئی انسان قبر کی سڑن نہ دیکھے مگر ایک یسوع مسیح ہی جس نے سڑن نہیں دیکھی اور قبر میں ہو آیا حنوک اور الیاس مرے نہیں اور نہ قبر میں گئے اِسلئے اُنہوں نے سڑن نہیں دیکھی پر مر کے سڑن نہ دیکھنا یہہ کام اُسی کا ہی جس نے ہمارے لئے قبروں میں روشنی اور امید داخل کی کہ اُسکے وسیلہ سے ہم بھی جی اُٹھینگے

(۳۶) کیونکہ داؤد تو اپنے وقت میں خدا کا ارادہ بجا لاکے سو گیا اور اپنے باپ دادوں سے جا ملا اور سڑن دیکھی ۳۶

(بجا لاکے) وہ جو خدا کے دل کے موافق تھا اُسنے آپ کو خدا کے سپرد کیا تا کہ اُس کے کام کے لئے ایک اوزار ہووے اور اُس کی مرضی بجا لاوے (ف) مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا کی مرضی بجا لاکے مرجاتے ہیں کیا ہی نامبارک ہیں وہ آدمی

جو اپنے دلی خواہش بجالا کے فوت ہو جاتے ہیں داؤد کیسا مبارک بندہ تھا جو خدا کی مرضی بجالا کے مرگیا (ف) کوئی نہ سمجھے کہ داؤد نے کبھی گناہ نہیں کیا یا آنکہ وہ بے خطا اور بے گناہ معصوم رہا ہرگز نہیں بشریت کے سبب گناہ بھی ہوئے مگر اُسکا دلی ارادہ خدا پرستی کا تھا اور اُسنے خدا کے حکموں کو مانا اور اپنی کوشش سے اور خدا کے فضل سے خدا کے ارادے بھی بجالایا جب بھول اور خطا ہوئی تب توبہ کرکے خدا سے معافی پائی (اپنے وقت میں) یہاں سے سیکھنا چاہئے کہ اپنے وقت میں ہمارا واجب یہہ ہے کہ خدا کی خدمت کریں دوسرے زمانہ میں دوسرے لوگ پیدا ہونگے اور خدا کی مرضی بجالاوینگے ہمیں صرف اپنے وقت کی جوابدہی کرنا ہے اگرچہ ہم آیندہ زمانہ کے لئے بھی خیر اندیشی کی راہ سے اچھے بندوبست کرینگے تو بھی وہ ہمارے ہی زمانہ کا کام ہے (ف) داؤد اپنے زمانہ کے لئے برکت تھا مگر بہت لوگ ہیں جو اپنے زمانہ میں لعنت ہیں اپنی جان کے لئے وبال جمع کرتے ہیں اور دوسروں کے حق میں شیطان ہیں (ف) کوئی سچا عیسائی اپنے لئے نہیں جیتا (رومی ۱۴-۷) سب خدا کے لئے جیتے ہیں کہ اُسکی خدمت اور لوگوں کے فایدہ کے کام کریں (سوگیا) اگرچہ مرگیا مگر اُسکی موت بمنزلہ نیند کے ہے کہ وہ پھر جاگیگا (جاملا) اپنے آبا سے (قاضی ۲-۱۰ اپیدائش ۲۵-۸ و ۱۷) یہاں سے معلوم کرنا چاہئے کہ بعد موت کے روحیں برباد نہیں ہو جاتی ہیں بلکہ زندہ رہتی ہیں اور اُن مقدسوں میں جو ہم سے آگے مرگئے ہیں جاملتی ہیں (ف) داؤد اپنے زمانہ کا کام کرکے سوگیا مسیح ہر زمانہ میں جیتا ہے تاکہ ہر زمانہ میں کاہن کا کام اپنے مقدسوں کے لئے کرے (زبور ۷۲-۱۷) اُسکا نام ابد تک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب رہیگا اُسکے نام کا رواج ہوگا لوگ اُسکے باعث اپنے تئیں مبارک کہینگے ساری قومیں اُسے مبارک بادی دینگی (زبور ۸۹-۲۹) اُسکی نسل کو ابد تک پایداری بخشونگا اور اُسکے تخت کو بھی آسمان کے دنوں کے برابر (سڑن دیکھی) داؤد نے سڑن دیکھی کہ مرگیا روح آسمان میں گئی بدن قبر میں سڑگیا پس اصلی مطلب اِس پیشگوئی کا وہ پورا نہ کرسکا کیونکہ یہہ پیشگوئی اُسکے حق میں نہ تھی مگر اُسکے حق میں تھی جو جی اُٹھا اور سڑن نہ دیکھی وہ مسیح یسوع ہے

(۳۷) پر جسے خدا نے اُٹھایا اُس نے سڑاہٹ نہیں دیکھی ۳۷

تب پیشگوئی اُس کے حق میں تھی اور داؤد کا ذکر وہاں اِسلئے ہوا کہ یہہ اُسکی نسل سے ظاہر ہونیوالا تھا

(۳۸) پس اے بھائیو تمہیں واضح ہو کہ اُسی کے وسیلہ تم کو گناہوں کی معافی کی خبر دیجاتی ہے ۳۸

گنہگار کو پہلے ضرورت معافی کی ہے اور انجیل کی پہلی برکت معافی ہے (ف) تمام دنیا میں کوئی ایسی ہولناک چیز نہیں ہے

جیسے گناہ ہولناک بات ہی اور اُس سے معافی کی صورت بھی کوئی نہیں ہی مگر صرف مسیح کا نام ہی اُس کی دوا ہی (ف) گناہ ایک بیماری ہی جیسے کوڑھ اور یہہ مرض کل بنی آدم کو لگا ہی اور ایسا چپٹا ہی کہ جیسے بدن کا حصہ ہوتا ہی (ف) یہودی اُس کی دوا شریعت سے تلاش کرتے ہیں مگر شریعت میں معافی دینے کی طاقت نہیں ہی (رومی ۳-۲۰) ہاں خدا معافی دیتا ہی مگر اِس شرط پر کہ اُس کے بیٹے کے ہاتھہ سے لو

۳۹ (۳۹) ہاں اُسکے وسیلہ ہر ایک جو ایمان لاتا ہی اُن سب باتوں سے جن سے تم موسیٰ کی شریعت میں راستباز نہیں ہو سکتے تھے راستباز ٹھہر کے خلاص ہوتا ہی

(نہیں ہو سکتے تھے) یعنے توڑے ہوئے شریعت کے داغ نہیں مٹ سکتے تھے اور سزا کے لایق تھے اب مسیح کے وسیلہ سے سزا دور ہوتی ہی اور آدمی راستباز گنا جاتا ہی شریعت موسوی یہہ کام نہیں کر سکتی تھی (ف) شریعت کے ساتھہ (آیت ۳۸ و ۳۹) کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہو جاتا ہی کہ یسوع مسیح ہی جی اُٹھنے کے سبب یہہ ثابت ہوا اور یہہ دو آیتیں تمام انجیل کا خلاصہ ہیں

۴۰ (۴۰) پس خبردار ایسا نہ ہو کہ جو نبیوں میں لکھا ہی تم پر آوے

(نبیوں میں لکھا ہی) یعنے سب نبی ایسی ہولناک باتیں سناتے ہیں مثلاً (یسعیا ۲۹-۱۴) میں ان لوگوں کے ساتھہ عجیب سلوک کرنے کے لئے آگے بڑھونگا ایسا سلوک جو حیرت انگیز اور تعجب کا باعث ہوگا کہ اُن کے عاقلوں کی عقل زایل ہو جائیگی اور اُنکے داناؤں کے ہوش و حواس ٹھکانے نہ رہینگے (حبقوق ۱-۵) کو بھی دیکھو (ف) راقم کے گمان میں اسکا یہہ مطلب ہی کہ جو سزائیں مسیح کے منکروں کی نسبت نبیوں کی کتابوں میں مرقوم ہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر آ جاویں (ف) دیکھو اچھا واعظ کیسی خوبصورت عبارت میں خدا کے غضب سے ڈراتا ہی اور جگاتا ہی

۴۱ (۴۱) کہ ای تحقیر کرنیوالو دیکھو اور تعجب کرو اور نا چیز ہو جاؤ کیونکہ میں تمہارے دنوں میں ایک کام کرتا ہوں ایسا کام کہ اگر کوئی تم سے بیان کرے تم کبھی اُسکا یقین نہ کروگے

(ای تحقیر کرنیوالو) یعنے ای وہ لوگو جو یسوع کی تحقیر کرنے ہو اور اُس کی بات کے شنوا نہیں ہوتے ہو اگرچہ گواہی بے نہایت مضبوط ہی جس میں کچھہ عیب نہیں ہی یعنے یہہ بات بالکل برحق اور پسند کے لایق ہی کہ یسوع مسیح گنہگاروں کے واسطے ہوا اور یہہ

کہ وہی زندگی ہے وہی شی مطلوب ہے اُس سے غافل رہنا اور حقیر بات جاننا یہہ بڑی گمراہی ہے (ف۱) بہت لوگ گمراہ ہیں تحقیر کرنے سے جبکہ دینداری کو حقیر جانتے ہیں اور ایماندار وں کو بے ہمت خوف زدہ بیوقوف سمجھتے ہیں اور اپنے غرور میں مست ہوتے ہیں (ف۲) مراد یہہ ہے کہ تم اے یہودیو اپنی نجات کی تحقیر کر کے نیست ہو جاؤگے رومیوں کے ہاتھ سے جیسے تمہارے اباء کسدیوں کے ہاتھ سے ہلاک ہو گئے تھے کیونکہ گناہ اب بھی ویسا ہی نفرتی ہے جیسے اُسوقت تھا

۴۲ (۴۲) جب یہودی عبادت خانہ کے باہر گئے غیر قوموں نے درخواست کی کہ یہہ باتیں دوسرے سبت کو اُنہیں کہی جائیں

انجیل کی باتیں بے پھل نہیں رہتی ہیں کوئی تو اُن کی تحقیر کر کے برباد ہوتا ہے اور کوئی اُن کی عزت اور تعظیم کر کے نجات پاتا ہے اور مقبول الہی ہو جاتا ہے دیکھو اِسوقت غیر قوموں کے دلوں میں کچھہ چوٹ لگی اُنہوں نے چاہا کہ آیندہ سبت کو بھی یہہ باتیں سنائی جاویں مگر یہودی چپ چاپ نکل گئے شاید اُسوقت کچھہ نہیں بولے (ف) راقم کے گمان میں ہے کہ یسوع مسیح کی بابت خبریں تو ضرور اُن لوگوں کو بھی پہنچی ہونگی جسکا ذکر اِسوقت پولوس نے دلایل کے ساتھہ سنایا ہے مگر اُن میں بھی اختلاف ہوگا اِسلیئے تو غیر قوموں نے یہودیوں کے جانے کے بعد یہہ درخواست کی نہ اُنکے سامہنے شاید اُن میں سے بعض کی مرضی ایسی باتیں سُننے کی نہوگی

۴۳ (۴۳) اور جب مجلس برخواست ہوئی بہت سے یہودی اور دیندار نو یہودی پولوس اور برنباس کے پیچھے ہو لئے اور اُنہوں نے اُنسے باتیں کر کے ترغیب دی کہ خدا کے فضل پر قایم رہو

(پولوس اور برنباس) دیکھو نام مقدم موخر ہو گئے (۱۴-۱۴) وہاں برنباس مقدم ہے مگر اب کہ یہہ ذکر ہے کہ لوگ پیچھے ہو لئے تو یہاں پولوس مقدم ہے کیونکہ وہ غیر قوموں کا رسول الله ہو گیا اُسکے پیچھے لوگ ہو لئے (باتیں کر کے) یعنے جو وعظ سنایا تھا اُسپر کچھہ اَور باتیں بھی بڑھا کے سُنائیں (ترغیب دی) اُن باتوں کا حاصل بھی مسیح پر ترغیب دینا تھا (ف) مسیحی لوگوں کا واجب ہے کہ لوگوں کو مسیح کی طرف ترغیب دیں اُنکے سامہنے مسیح کی خوبیاں بیان کریں تاکہ وہ اُسپر متوجہ ہوں اور اپنے لئے زندگی اُس سے نکالیں (۱۹-۸ و ۲۸-۲۳) اور یہہ بھی کہا (کہ خدا کے فضل پر قایم رہو) یعنے خدا کا فضل جو انجیل کی باتیں سُنکر تمہارے دلوں میں آیا ہے اُسپر قایم اور مضبوط رہو یہہ نہایت مناسب بات ہے اُن سب کے لئے جو موت کی نیند سے جاگ اُٹھے ہیں کہ قایم رہیں جیسے خود مسیح خداوند نے فرمایا کہ اگر تم میرے کلام میں قایم رہوگے تو حقیقتاً

میرے شاگرد ہوگے (یوحنا ۸-۳۱) خدا کے فضل کو مضبوطی سے پکڑنا چاہئے تاکہ کوئی چیز اُس سے جدا نہ کر سکے

۴۴ (۴۴) اور دوسرے سبت کو قریب سارے شہر کے لوگ خدا کا کلام سننے کو اکٹھے ہوئے

اس ہفتہ میں شہر کے درمیان ان باتوں کی بابت لوگوں نے بہت فکر کیا اور بہت باتیں پائیں اور اِسلئے یہودیوں کے ساتھہ غیر قوم ہجوم کر کے عبادت خانے میں آپہرے کہ نجات دہندہ کی باتیں سُنکر ایمان لاویں

۴۵ (۴۵) پر یہودی اتنی بھیڑ دیکھکے ڈاہ سے بھر گئے اور خلاف کہتے اور کفر بکتے ہوئے پولوس کی باتوںسے خلاف کیا

(ڈاہ سے بھر گئے) یعنے حسد اور غصہ اور غضب سے بھر گئے کہ اسقدر لوگوں کا ہجوم یسوع مسیح کے نام پر ہو گیا ہم اتنی مدت سے یہہ عبادت خانہ کھولے بیٹھے ہیں ہمارے سُننے کو اتنے لوگ کبھی نہ آئے اب کہ یہہ شخص آئے اور یسوع کی خبر دیتے ہیں تو اتنے لوگ اُن کے سُننے کو آئے (ف) اِسوقت بھی جب مسیح کی باتیں سُننے کو لوگ جمع ہوتے ہیں تو پیر فقیر اور مشائخ اور مولوی پنڈت لوگ ایسے ہی خفا ہوتے ہیں کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ ہماری کساد بازاری ہوئی اور دوسری بات نے رونق پکڑی تب جل جاتے ہیں کیونکہ وہ نہ سچائی کے طالب ہیں مگر اپنی عزت کی فکر میں ہیں (کفر بکتے ہوئے خلاف کیا) یہہ نشان ہے اِس بات کا کہ دل میں شیطان تھا جو اپنی بولی بولا جو کچھہ دل میں بھرا ہے وہ مُنہہ پر آتا ہے کفر مُنہہ سے نکلا اِسلئے کہ اندر کفر تھا شیطان کی سلطنت میں زلزلہ آیا تب شیطان بولا اور اپنے ہتھیار نکالے جو ایذا دینے کے ہتھیار ہیں (ف) دنیا میں کوئی چیز ایسی ہیبتناک نہیں ہے اور نہ کوئی گناہ اِس سے بڑا ہے کہ جب یہودی لوگ یا ڈھیٹ غیر قوم مسیح کا نام سُنکر قہر و غصہ میں آتے ہیں اور کفر بکتے ہیں مَعَاذَ اللّٰہ مِن ذالِک

۴۶ (۴۶) تب پولوس اور برناباس دلیر ہوکے بولے ضرور تھا کہ خدا کا کلام پہلے تمہیں سُنایا جاوے پر اِسلئے کہ تم اُسکو رد کرتے اور آپ کو حیات ابدی کے لائق نہیں سمجھتے ہو دیکھو ہم غیر قوموں کی طرف رجوع ہوتے ہیں

(پہلے تمہیں) اِسلئے کہ تم وعدے کے فرزند تھے اور مسیح کا حکم بھی تھا کہ پہلے تمہیں کلام سنایا جاوے (آیت ۵ دلوقا ۲۴-۴۷) (ف) پہلے اُنہیں سُنانا اسلئے نہ تھا کہ وہ لیاقت زیادہ رکھتے تھے اور دانا زیادہ تھے مگر اِسلئے

کہ خدا نے اُسے وعدہ کیا تھا کہ نجات دہندہ تمہارے درمیان سے آویگا اور اُسکی برکات پہلے تمہارے لئے ہیں
اگرچہ وہ بیوفائی کریں پر خدا وفادار ہے وہ پہلے انہیں سنوآنا ہے جو پہلے سے نوتہ دیئے گئے تھے (رد کرتے ہو) موت کو
پیار کرتے ہو خرد کو قبول نہیں کرتے (امثال ۸-۳۶) اپنے اوپر آپ موت کا فتویٰ دیتے ہو گناہ سے نجات کی
حاجت نہیں جانتے ہو میں تمہیں آسمانی دولت دینا چاہتا ہوں تم لینے کو ہاتھ نہیں پھیلاتے ہو بلکہ ہاتھ سوکیڑتے ہو
(آپ کو حیات ابدی کے لایق نہیں سمجھتے ہو) کیونکہ تمہارا سرکشی کے ساتھ انکار اور رد کرنا ثابت کرتا ہے کہ تم آپ کو حیات کے
لایق نہیں جانتے ہو تب دیکھو خدا کی برکت اب غیر قوم کی طرف جاتی ہے (ف) دیکھو آدمی کا کتنا بڑا درجہ ہے وہ آزاد
ہے مجبور نہیں ہے اُسے اختیار ہے وہ چاہے زندگی کو مسیح سے لیوے یا اُسے رد کرے (ف۲) یہاں لکھا ہے کہ تم آپ کو حیات
ابدی کے لایق نہیں جانتے حال آنکہ ہر فرد بشر حیات ابدی کو پسند کرتا ہے اور اُسے لینا بھی چاہتا ہے اور جانتا ہے کہ مجھے
وہ درکار ہے اور لینا چاہئے کوئی آدمی دیدہ و دانستہ اُسے چھوڑنا نہیں چاہتا مگر چونکہ وہ لوگ ایسے کام کرتے ہیں جو
حیات ابدی کے برخلاف ہیں اگرچہ وہ حیات ابدی ہی کے پانے کی باطل امید سے مخالفت میں کوشش کریں تو بھی
ہٹ دھرمی اور بے راہ روی اور دنیاوی غرض کے تقدم سے صاف اور صریح باتوں کا انکار یہہ ظاہر کرتا ہے کہ
یہہ لوگ اِس حیات ابدی کے لایق آپ کو نہیں جانتے جبکہ دنیا اور دنیا کی شان شوکت اور دنیا کے مزونکو اور دنیاوی
عزتوں کو حیات ابدی سے زیادہ پیار کرتے ہیں تو یقیناً آپ کو حیات کے لایق نہیں جانتے اگرچہ منہہ سے کہیں کہ ہم
اُسے پسند کرتے ہیں فتامل (دیکھو ہم غیر قوموں کیطرف رجوع ہوتے ہیں) یہہ بھی مسیح کے حکم کے موافق ہے (۱-۸ و ۳-۲۶ و
رومی ۱-۱۶) اگرچہ تم اِسپر تعجب کرو مگر تمہارا رد کرنا اب ہمیں تمہیں چھوڑ اُدھر جانے پر اُبھارتا ہے (ف) خدا کا قوم آپ خدا کو
چھوڑتا ہے غیر قوم خدا کی قوم بنتے ہیں تم آپکو اچھے سمجھکر برباد ہوتے ہو وہ جو برباد دیکے فرزند ہیں ایمان لا کے حقیقی اچھے ہوتے ہیں

۴۷ (۴۷) کیونکہ خداوند نے ہمیں یوں حکم دیا کہ میں نے تجھکو غیر قوموں کا نور مقرر کیا تاکہ تو دنیا کے آخر تک
نجات کا باعث ہو

(حکم دیا) دیکھو کیا لکھا ہے (یشعیا ۴۹-۶) وہ فرماتا ہے یہہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کے فرقوں کے برپا کرنے اور اسرائیل
کے بچے ہوؤں کے پھیر لانے کے لئے میرا بندہ ہو بلکہ میں نے تجھکو غیر قوموں کے لئے نور بخشا کہ تجھہ سے میری نجات
زمین کے کناروں تک بھی پہونچے (تجھکو) یعنے مسیح کو (ف) چونکہ پولس روح القدس سے بھرا ہوا بولتا ہے اور مسیح کی
نسبت یہہ باتیں کہتا ہے کہ خداوند نے ہمیں جو رسول اللہ ہیں یہہ حکم دیا کہ لوگوں کو سناویں کہ خدا نے مسیح کو غیر قوموں کا نور

مقرر کیا ہی اور دنیا کے آخر تک وہی نجات کا باعث ہی پس وہ یشعیا کی آیت کا مضمون سناتا ہی ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ اپنے حق میں بولتا ہی مگر فی الحقیقت اپنے حق میں نہیں مگر اُسکے حق میں بولتا ہی جس کی بابت پیشتر سے یشعیا نے خبر دی تھی اور حقیقت میں یہی بات تھی کیونکہ سب کی روشنی کا نور مسیح ہی جو ابد تک جیتا اور سب کو روشن کرتا ہی پولوس خادم ہی اپنے زمانہ میں خدمت کرتا ہی پر وہ نور نہیں ہی (یوحنا ۱-۸ و ۹) وہ نور نہ تھا بلکہ نور پر گواہی دینے آیا سچا نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر آدمی کو روشن کرتا ہی

(۴۸) تب غیر قومیں ان باتوں کو سُنکے خوش ہوئیں اور خدا کے کلام کی تعریف کرنے لگی اور جتنے ۴۸
حیات ابدی کے لئے ٹھہرائے گئے تھے ایمان لائے

(خوش ہوئیں) اسبات کو دریافت کرکے کہ ہمارا عیسائی ہونا نہ فقط رسولوں کی کوشش سے ہی مگر الٰہی بندوبست سے ہی کیونکہ اُنہوں نے اُن دلیلوں سے جو پولوس نے سنائیں معلوم کرلیا کہ خدا کا بندوبست یوں ہی اور یہی سبب خوشی کا ہوا (ف) انجیل سے اور عیسائی دین سے ہمارا دل اُسیوقت خوشی حاصل کرتا ہی جب ہمیں عہد عتیق اور جدید سے معلوم ہوجاتا ہی کہ ہم خدا کی مرضی کے موافق عیسائی ہوئے ہیں اور یہہ خدا کی سچی باتیں ہیں تب ہمیں ایسی خوشی حاصل ہوتی ہی کہ پھولے نہیں سماتے کیونکہ ہم نے خدا کو پایا اور اُس کی راہیں ہم پر ظاہر ہوئیں (کلام کی تعریف کرنے لگے) کیونکہ کلام سے یقینی طور پر ان باتوں کا ثبوت ہوگیا اور جو باتیں پوشیدہ تھیں ظاہر ہوگئیں تب اُنہوں نے ایمان کی فرمانبرداری سے مہر کردی کہ خدا سچا ہی (یوحنا ۳-۳۳) تب خدا کے کلام نے جلال پایا (۲ تسلونیقی ۳-۱) (ٹھہرائے گئے تھے) یعنے علم ازلی اور برگزیدگی کی فہرست میں خدا نے مقرر کئے تھے سب برگزیدے لوگ (ایمان لائے) یعنے اپنے ایمان کا اقرار کیا اُس آیت کے موافق کہ جو کوئی میرا اقرار کریگا میں بھی اُسکا اقرار کرونگا (متی ۱۰-۳۲) (ف۱) بعضوں نے رد کیا (آیت ۴۶) بعضوں نے قبول کیا آیت ہذا (ف۲) جنہوں نے رد کیا اپنی مرضی سے نجات کو چھوڑا جنہوں نے قبول کیا اگرچہ وہ خدا کے گہرے ارادہ سے مقرر تھے تو بھی اپنی مرضی سے قبول کیا اُنہوں نے اپنی نیک نیت اور اچھا ارادہ خدا کے کلام کی طرف رکھا تب خدا نے اپنی پروردگاری سے اُن کی مدد کی اُنہوں نے اُن باتوں کو سمجھا اور مانا کیونکہ کوئی نیکی بغیر الٰہی مدد کے ہو نہیں سکتی ہی پر الٰہی مدد اُنکے شامل حال ہی جو نیک نیتی سے اُس کی طرف متوجہ ہیں (ف۳) پس اگرچہ انسان پورے آزاد ہیں تو بھی سب کچھ خدا سے ہی اور یہہ ایسا بھید ہی کہ انسان کی عقل کو اسمیں دخل نہیں ہی جب خدا کی طرف دیکھتے ہیں تو سب کچھ اُس سے ہی جو نیکی ہی وہ سب اُس سے ہی خدا سے بدی اور دکھ ہرگز نہیں ہی کیونکہ خدا منصف اور پرمحبت خدا ہی اور جب آدمی کی طرف

دیکھتے ہیں تو ظاہر ہی کہ انسان اپنی مرضی سے بدی و نیکی کا مرتکب ہوتا ہی پس لفظ ٹھہرائے گئے خدا کے ازلی ارادے اور
اور برگزیدگی سے علاقہ رکھتا ہی جو بے انصافی کے ساتھہ ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ اُس خدا سے ہی جو پاک اور قدوس اور محبت
کا خدا ہی اور انصاف سے بھرپور ہی پس انسان کی ہلاکت انسان ہی کی طرف سے ہی اور اُسکی نجات خدا کی طرف سے ہی (ف)
خدا کے کلام میں ساری نیکی اور سب کی نجات خدا سے بیان ہوئی ہی اور ساری بدی اور ہلاکت شیطان یا انسان سے ظاہر
کی گئی ہی (ف) خدا بہتوں کو کلیسیا میں بلاتا ہی تب وہ آتے ہیں خدا کا ہاتھہ مناد کے ساتھہ رہتا ہی تب اُسکی منادی سے
لوگ آتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اِس کام کا کرنیوالا خدا ہی اور مناد ایک وسیلہ ہی ایمان الٰہی بخشش ہی خدا دیتا ہی

۴۹ (۴۹) اور خدا کا کلام تمام ملک میں پھیل گیا

(تمام ملک میں) یعنے اُس تمام علاقہ میں (پھیل گیا) پولوس اور برنباس کے وسیلہ سے اور نو مریدوں کی سرگرمی
سے جیسے خمیر تین پیمانہ آٹے میں عورت نے ملا کے سب آٹا خمیر کیا تھا (ف) وہ مخالفت اور پھوٹ جو یہود سے ظاہر
ہوئی جہاز کے لئے مثل ہوائے مخالف کے تھی پر اہل جہاز اُس سے بھی کام نکالتے ہیں (ف۲) سچائی اگرچہ ایسی مخالفت
ہوا سے ذرا کنارہ پر جاتی ہی تو بھی آگے بڑھتی ہی اور سب کو گھیر لیتی ہی پس جب کہیں مخالفت دیکھو تو مت گھبراؤ جلدی
پھیل جاؤ گے

۵۰ (۵۰) پر یہودیوں نے خدا ترس اور عزت دار عورتوں اور شہر کے رئیسوں کو اُبھارا اور پولوس
اور برنباس پر فساد اُٹھایا اور اُنہیں اپنی سرحدوں سے نکال دیا

(عورتوں) یہودیوں نے اپنا مطلب عورتوں کے وسیلہ سے پورا کرنا چاہا (ف) انجیل کے پھیلانے میں اور
روکنے میں بھی عورتوں سے بڑی تاثیریں ظاہر ہوئی ہیں عورتیں خوب مردوں کو اُبھارتی ہیں اور انسے بڑی تاثیرات
ہوتی ہیں انگریز لوگ اپنی عورتوں کو خوب تعلیم دیتے ہیں اور جب اُن میں دینداری تاثیر کرتی ہی تو ملک میں خوب دینداری
پھیلتی ہی مگر افسوس کہ ہندوستان کے لوگ اِس بات سے خوب واقف نہیں ہیں کہ عورتوں کے وسیلہ سے کیا کیا اچھے
کام ہو سکتے ہیں شریر لوگ یہہ تو جانتے ہیں کہ شرارت کا کام عورتوں کے وسیلہ سے خوب ہوگا اسیواسطے اُنہوں نے
عورتوں کو عیسائی دین کے برخلاف اُبھارا (ف) یہہ عورتیں جنہیں اُبھارا خدا ترس اور عزت دار عورتیں تھیں اُنہیں
بہکایا ہوگا کہ موسوی شریعت کے برخلاف پولوس منادی کرتا ہی تم خدا کی توریت کی مدد کرو پس وہ بھی دھوکے میں

آگئیں کیونکہ اصل بھید اُنہیں معلوم نہ تھا اُنہوں نے جسقدر مخالفت کی وہ نادانی کی غیرت سے ہوئی تھی (رئیسوں کو) رئیس لوگ شہر میں بااختیار ہوتے ہیں اور یہہ ملانے لوگ جب دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالف آئے تو رئیسوں کی طرف جایا کرتے ہیں اور اُنہیں اُبھارا کرتے ہیں کہ مسیح کی مخالفت کریں رئیسوں کو چاہئیے کہ ملانے لوگوں کی باتوں سے خدا کی مخالفت نہ کریں بلکہ خود سوچ و فکر کرکے کام کریں وہ لوگ جو دوسروں کے اوزار بنتے ہیں اور شریروں کے ہاتھہ میں بیجان لاٹھی کی مانند آجاتے ہیں اُنہیں جوابدہی خدا کے سامھنے کرنی ہوگی کیونکہ خدا نے سب کو کچھہ نہ کچھہ عقل بخشی ہی (فساد اُٹھایا اور نکالدیا) یہہ بہت آسان بات ہی مگر جواب دینا اور کلام سے اور عقل سے مُنہہ بند کرنا مشکل ہی یہہ تو نہیں کرسکتے اور دل جلا جاتا ہی کہ دنیا عیسائی ہوئی جاتی ہی تب یہہ کام کرتے ہیں کہ فساد اُٹھاویں اور اپنے شہروں سے نکالیں (ف۱) وہ اگرچہ نکالتے ہیں پر اسمیں انجیل کا فایدہ ہی کہ یہاں کام کرلیا اب دوسری جگہ میں کام کرنے کو جاتے ہیں تاکہ انجیل سارے ملک میں پھیل جاوے (ف۲) مخالف آگ بجھانا چاہتا ہی پر انگارے اُٹھا کے چار طرف پھینکتا ہی تاکہ سارے ملک میں آگ لگجاوے (ف۳) انجیل کی الٰہی طاقت اِس سے خوب ظاہر ہوتی ہی کہ اُس کے مقابلہ میں مخالفوں کی طرف سے صرف فساد اور ایذا دیکھتے ہیں نہ جواب (ف۴) انجیل حالت سابقہ میں آدمیونکو ہرگز نہیں چھوڑتی ہی یا تو ایمان لاکے نجات اور روح سے بھر جاتے ہیں یا غصہ اور کفر سے بھر کے ہلاکت میں جاتے ہیں موم دل پگھل جاتے ہیں سنگ دل سخت ہو جاتے ہیں

٥١ (٥١) تب وے اپنے پاؤں کی گرد اُن پر جھاڑ کے ایکونین میں آئے

(گرد جھاڑکے) یہہ دکھلاکے کہ تمہاری نجات کا ذمہ ہم سے اُٹھہ گیا اور یہہ وہ کام تھا جسکا حکم مسیح خداوند نے دیا تھا (متی ۱۰-۱۴ لوقا ۹-۵) (ف۱) افسوس ہی اُس شہر پر اور اُن لوگوں پر جہاں سے عیسائی لوگ گرد جھاڑکے نکلتے ہیں (ف۲) معلوم ہوتا ہی کہ اِن بزرگوں کو اِن یہودیوں نے بہت ہی ناراض کیا اور بڑی ہی تکلیف دی ہوگی جو وہ اِس ہیبتناک شکل سے اُنہیں چھوڑتے ہیں (ایکونین میں آئے) اِس انطاکیہ فسیدیہ والے سے (۹۰) میل دکھن و پورب کے گوشہ میں تھا اور دربی سے پچھم میں (۴۰) میل تھا

٥٢ (٥٢) اور شاگرد خوشی اور روح القدس سے بھر گئے

(شاگرد) یعنے وہ عیسائی جو اِس شہر میں ہوئے تھے وہ تو جلاوطن نہیں کئے گئے وہ اپنے شہر میں رہے مگر پولوس و برنباس نکالے گئے تھے اور نکالے جانے سے نو مریدوں کا کچھہ نقصان نہیں ہوا بلکہ (خوشی و روح سے بھر گئے) معلوم

کی تکلیفات کے دیکھنے سے شاگردوں میں بہت ہمت آتی ہے (ف) یہہ تعجب کی بات ہے کہ نکالے جانے کے سبب اور جفاکشی اور بےحرمتی کے باعث چاہئے کہ شاگرد خوف زدہ اور ناامید اور حیران ہوتے یا تتر بتر ہو جاتے پر یہہ نہیں ہوا بلکہ ان مصیبتوں کے سبب خوشی اور روح القدس سے بھر گئے پست حالی کے عوض سربلندی ہوئی اسیواسطے لوقا اسکا ذکر کرتا ہے کہ یہہ کچھہ ہوا اور اسکا نتیجہ یہہ ہوا اس سے بھی ظاہر ہے کہ خدا کا ہاتھہ بھائیوں کے ساتھہ تھا (ف۲) طوفان کے بعد ہمیشہ بڑا آرام آتا ہے مصیبتوں میں کلیسیا شادیانہ بجاتی ہے دُکھہ کے بعد اُنہیں بہت مزہ ملتا ہے جیسے بارش کے بعد گھاس سبز ہو جاتی ہے (ف) ہیرودس کی مصیبت کے بعد بھی ایسا ہی ہوا تھا (۱۲-۲۴) اور سانہڈرم کے سامہنے کوڑے کھانے کے بعد بھی یوں ہی ہوا تھا (۵-۴۱) جب مسیح خداوند سے جسمانی جدائی ہوئی اور وہ صعود فرما ہو گیا تو چاہئے تھا کہ دنیا کے دستور کے موافق دوست کچھہ غم کرتے مگر خوشی سے بھر گئے تھے (لوقا ۲۴-۵۲)

# چودھواں باب

(۱) اور اکونیم میں یوں ہوا کہ وے ایک ساتھہ یہودیوں کے عبادت خانے میں گئے اور اس طور پر کلام کیا کہ یہودیوں اور یونانیوں کی بڑی جماعت ایمان لائی

(۱سے ۲۸) تک اُن واقعات کا ذکر ہے جو اکونیم میں واقع ہوئے اور اسی میں لُسترہ اور دربی کا بھی ذکر ہے اور پھر انطاکیہ کلاں کو واپس جانیکا بیان ہے (شہر اکونیم کا ذکر) دیکھو (۱۳-۵۱) کے ذیل میں (عبادت خانہ میں گئے) دیکھو (۱۳-۴۶) کے ذیل کو (یہودیوں اور یونانیوں) یونانیوں سے مراد یہاں پر داخلی یہودی ہیں (ایک ساتھہ) یعنے رفاقت سے گئے یہہ نہایت خوبی کی بات ہے کہ شاگرد ساتھہ ساتھہ چلتے ہیں جب کلام سنانے جاتے ہیں اور ایسی رفاقت سے بڑا فایدہ ہوتا ہے پولوس اور برنباس کا ساتھہ ساتھہ چلنا اور ایک دل ہو کے کام کرنا ہمارے لئے اچھا نمونہ ہے اب بھی چاہئے کہ منادا ایک دل ہو کے ساتھہ ساتھہ بازاروں میں اور دیہات وغیرہ میں جایا کریں (ف) اگرچہ فسیدیہ کے انطاکیہ میں دُکھہ اُٹھایا تو بھی وہی دل اور وہی کام اور وہی دستور عبادت خانوں میں جانے کا رہا صرف جگہ کو بدل دیا یہہ ثبات قدمی اور سنجیدگی کی بات ہے اُن لوگوں کے دل قایم تھے اور مضبوط وہ سرکنڈے کی طرح ہلنے والے نہ تھے وہ سب جنکے خیالات یسوع مسیح پر قایم ہیں ایسے ہی ثابت قدم لوگ ہیں اور ایسوں ہی کے کام پر برکت بھی ہوتی ہے

(بڑی جماعت ایمان لائی) ابھی تک کچھہ معجزہ نہیں ہوا تو بھی لوگ ایمان لائے پس ہر جگہ اور ہر وقت معجزے ضرور نہیں ہیں صرف خدا کا کلام سُنانا بس ہی بوقت مناسب خدا معجزہ بھی دکھلاتا ہی مگر انتظام یوں ہی کہ کلام سُنیں اور سوچیں اور ایمان لاویں (اس طور پر کلام کیا) یعنے وعظ کیا مگر مفصل بیان نہیں ہی کہ کیا وعظ کیا تھا اور بھی کہیں پولوس کے وعظ کا مفصل ذکر نہیں آتا ہی جب تک کہ قلعہ کی پوڑی پر اُسنے اپنے ہم وطنوں کو وعظ کیا اُسکا مفصل ذکر ہی

۲ (۲) پر بے ایمان یہودیوں نے غیر قوموں کے دل بھائیوں کے خلاف اُبھارے اور بدگمان کر دیئے

(بے ایمان یہودی) یعنے وہ یہودی جو یسوع کو مسیح نہیں مانتے تھے (لفظ بے ایمان) جسکا ترجمہ ہی اُس اصلی یونانی لفظ کے معنے یہہ ہیں کہ ایمان نہ لانا اور عمل نہ کرنا پس ایمان دل کا کام ہی اور عمل اعضا کا کام تب ایمان میں عمل بھی ضمناً شامل ہی کیونکہ ایمان کا پھل اعمال ہیں (غیر قوموں کو اُبھارا) غیر قوموں سے مراد وہ عیسائی ہیں جو ایمان لائے تھے اُس شہر میں اور وہ غیر قوم کے لوگ تھے یعنے نئے مریدوں کے دل میں شک ڈلوائے (ف۱) یہود نہ صرف آپ نہ آئے مگر آنیوالوں کو بھی روکا (ف۲) سب عیسائی ایماندار نہیں ہوتے ہیں بہت سے بے ایمان بھی شامل عیسائیوں میں ہو کے عیسائی کہلاتے ہیں اسلئے عام عیسائی اور حقیقی عیسائی میں فرق ہی (ف۳) اکثر بے ایمان لوگ نو مریدوں پر حملے کیا کرتے ہیں جانتے ہیں کہ یہہ کمزور ہیں اور ہم انہیں برباد کر سکتے ہیں پر مضبوط عیسائیوں سے ذرا الگ الگ رہتے ہیں اور دور سے جلا کرتے ہیں (ف۴) نئے مریدوں کو چاہئے کہ اپنی حفاظت اِن شریروں سے بہت کریں اُن کی صحبت سے بچیں اور اُن کی تقریروں کو پرکھیں بلکہ جب تک دین عیسائی کو خوب دریافت نہیں کر لیا تب تک اُنکی طرف توجہ بھی نہ کریں اگر اپنی جان بچانی منظور ہی تو یہہ کریں کیونکہ شیطان بڑا ہوشیار ہی اور وہ اپنے فرزندوں کے وسیلہ سے کام کرنا چاہتا ہی (ف۵) عیسائی ہونے سے پیشتر میں نے سب کی باتیں بہت غور سے سُنیں پر جب خدا نے میرے دلکو یسوع مسیح میں قرار بخشا تب میں نے بعد بپتسما کے اپنا سارا دل کلام کی باتوں کے دریافت کرنے میں لگا دیا اگرچہ بہت لوگ لاہور میں میرے ایمان کے درپے ہوئے کبھی مصیبتوں سے ڈراتے تھے کبھی نالایق عیسائیوں کے قصے سُناتے تھے کبھی بے ایمان عالموں کے اعتراض نکال لاتے تھے تا کہ میرے دلکو مسیح سے ہٹا دیں اور اُنکی یہہ بھی کوشش تھی کہ مجھے مضبوط بھائیوں کی صحبت سے الگ کریں پر میں اُن کی طرف سے گونگا اور بہرہ ہوا اور کلام پر سوچتا رہا تب خدا نے مجھے سنبھالا پر اب وہ حضرت نہیں آتے اگرچہ بہت جلتے ہیں

(۳) پس وے بہت دن وہاں تو رہے اور خداوند کی بابت جو اپنے فضل کے کلام پر گواہی دیتا ۳
اور اُنکے ہاتھوں سے نشانیاں اور کرامتیں دکھاتا تھا دلیری سے باتیں کرتے تھے

(رہے) اگرچہ مخالفت بہت ہوئی تو بھی وہاں رہے اور بولتے بھی رہے اِسلئے رہے کہ وہاں باوجود مخالفت کے ایماندار لوگ بھی بہت تھے اور مخالفت بھی ایک سبب وہاں رہنے کا تھا (یوحنا ۱۱-۶) جب اُسنے سُنا کہ وہ بیمار ہی تو اُس جگہ جہاں وہ تھا دو دن اور رہا (ف) کام بڑھانے کی ضرورت ہی تاکہ کلام خوب جڑ پکڑے (ف) یہہ اچھا نہیں ہی کہ ایک دفعہ وعظ سناویں اور پھر چلے جاویں یا بیس گاؤں میں پانچ پانچ منٹ منادی کرکے اپنے تنبو میں چلے آویں اور صبح کو کوچ کرکے دوسرے علاقہ میں پہونچیں جیسے رپوٹ بھرنیوالے منادکیا کرتے ہیں ایسی بات سے کیا فایدہ ہی اور وہ جو کہتے ہیں کہ مسیح خداوند نے حکم دیا تھا کہ چلتے چلتے منادی کرو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی وہ کلیسیا میں قایم کرنے کے مطلب پر نہ تھا بلکہ ایک اشتہار تھا اُنکے درمیان جو پشتوں سے مسیح کے منتظر تھے پر غیر قوم جو مسیح کے نام سے بھی واقف نہیں ہیں اور بیبل کو کبھی سُنا بھی نہیں بلکہ اپنے پورانے بیہودہ خیالات میں دھسے ہیں اُنکے درمیان کچھہ رہکے محنت کرنا چاہئے (دلیری سے) باتیں کرتے تھے اگرچہ کچھہ ظاہری زور اور دنیاوی کمک اُن کے پاس نہ تھی تو بھی دلیر تھے اِسلئے کہ اُن کا بھروسہ اُسپر تھا جسسے قوت اور طاقت نکلتی ہی اور سب کا خدا ہی جو مقلب القلوب ہی جس نے آپ اِس دین کو ظاہر کیا جو آپ اسے پھیلاتا ہی جو اُن کے ہاتھوں سے (نشانیاں اور کرامتیں دکھلاتا ہی) کیونکہ وہ لوگ خدا کی عزت کرتے تھے تب خدا بھی اُنہیں یوں عزت بخشتا تھا کہ اُنکے ہاتھوں سے ایسے کام ظاہر ہوویں (۱ سموئیل ۲-۳۰) وے جو مجھے تعظیم کرتے ہیں میں اُنکو بزرگی دونگا پر وے جو میری تحقیر کرتے ہیں بیقدر ہونگے

(۴) پر شہر کے لوگوں میں پھوٹ پڑی بعضے یہودیوں اور بعضے رسولوں کے ساتھہ ہولئے ۴

یہہ ویسی ہی بات ہی جیسے دہنے اور بائیں والوں کے حق میں پیشگوئی مسیح کی تھی (متی ۱۰-۳۴ سے ۳۹) (ف ۱) اسی مطلب کے لئے مسیح آیا تھا کہ دنیا میں پھوٹ پڑے اور تاریکی کی سلطنت میں زلزلہ آوے (ف ۲) اِسوقت بھی یہہ پھوٹ ہر ملک میں جہاں اِنجیل جاتی ہی پڑتی ہی اور قیامت کے روز یہہ پھوٹ نہایت ہولناک طور پر پڑیگی ابھی اِس پھوٹ کے برے نتیجے اگر آدمی چاہیں تو بھلے ہوسکتے ہیں پر قیامت کے دن اِس پھوٹ کے بدنتیجے بد ہی رہینگے اور بھلے نتیجے بھلے ہی رہینگے (ف ۳) اِسوقت دنیا میں اِس پھوٹ والوں پر نظر کرو ایک طرف صلح پاکیزگی سچائی رحم پیار محبت اور قدرت وغیرہ

ہیں اور ایک طرف کینہ بغض تعصب کفر عیاشی دنیاداری غرور بیرحمی بدزبانی بیگری ایذارسانی اور سب طرح کی شرارت ہی
پس صاف نظر آتا ہی کہ ایک طرف دوزخ ہی اور ایک طرف بہشت ہی سچے متلاشیوں کو چاہئے کہ اس پر سوچیں کہ ادھر
کیا ہی اور اُدھر کیا ہی

۵ (۵) اور جب غیر قوموں نے اور یہودیوں نے اپنے سرداروں سمیت ہنگامہ برپا کیا تا کہ اُنہیں
بے عزت اور سنگسار کریں

(ہنگامہ برپا کیا) یہہ کام ایک طرف سے ہوا یعنے اُن کی طرف سے جو یہودیوں کے ساتھہ ہوئے تھے اور یہہ
کام اِس مطلب سے ہوا کہ (اُنہیں بیعزت اور سنگسار کریں) کیا خوبی نکلی جہاں شیطان ہی وہاں سے بُرائی نکلتی ہی اب
ہندو مسلمانوں میں سے بھی یہی چیزیں نکلتی ہیں ہاں اُن میں بھی کچھہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیاوی تعلیم پائی ہی اور وہ بظاہر
صلح جو اور خیر اندیش اور بردبار ہیں پر دلوں کا اندیبلی ہی (ف) سنگسار کرنا چاہتے تھے یہہ الزام لگا کے کہ ہماری شریعت
کے مخالف ہیں (استثنا ۱۳-۶) جیسے ستیفان پر بھی کیا تھا (۶-۱۳) اور مسیح پر بھی کرنا چاہتے تھے (یوحنا ۱۰-۳۳)

۶ (۶) وے اِس سے واقف ہو کے لقاؤنیہ کے شہروں لسترہ اور دربی اور اُن کی گرد نواح
میں بھاگ گئے

(واقف ہو کے) کسی طرح سے خبر ملی ہوگی (ف) بعد خبر کے اُنہوں نے فکر کیا ہوگا کہ کیا مناسب ہی آیا برداشت کرنا
یا کہیں چلے جانا پر مناسب جانا کہ چلے جاویں اِسلئے چلے گئے بموجب (متی ۱۰-۲۴ و اعمال ۱۲-۱۷) (ف۲) آندھی
سچائی کے تخم کو دوسرے علاقوں میں اوڑاتی ہی یہہ بھی خدا کی حکمت ہی (ف۳) ایسا بھاگنا بُرا نہیں ہی نامردی نہیں ہی شرم
کا باعث نہیں ہی بلکہ نہایت دانائی ہی خیر خواہی ہی اس میں خوبی ہی یہہ ایسی بات ہی جیسے مرکھنے بیلوں کے سامہنے سے عقلمند
آدمی ہٹ جاتا ہی (ف۴) کچھہ ضرور نہیں ہی کہ عیسائی لوگ ہمیشہ دُکھہ میں پڑے رہیں اور بے عزتی کی برداشت کریں بے عزتی
کی برداشت کا بھی ایک وقت ہی ہر حال میں اُسکے اندر رہنا کچھہ ضرور نہیں ہی (ف۵) واعظ کو صرف ایک ہی جگہ میں رہنے کا
حکم نہیں ہی جہاں لوگ سنتے ہیں وہاں جانا چاہئے جہاں نہیں سُنا چاہتے اُس جگہ کو چھوڑنا مناسب ہی (ف۶) ایسی مصیبت
کے وسیلہ سے کبھی کبھی خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو دوسری جگہ میں بلاتا ہی اور وہاں اُنسے کوئی کام لیتا ہی (ف۷) ایمانداروں
کے لئے ہمیشہ ایک جائے پناہ موجود ہی اگر ایک جگہ نہ رہنے دیں تو دوسری جگہ میں جاکے آرام پاوینگے اور جو ساری زمین پر

نرہنے دیں تو خدا باپ کے پاس آسمان میں جا کے حقیقی آرام میں داخل ہو جاتے ہیں (لقاؤنیہ) نام ہی ایک علاقہ کا جو ایشیا کوچک میں تھا (لسطرہ) نام ہی ایک شہر کا جو علاقہ لقاؤنیہ میں تھا ایکونین سے دکھن کی طرف (۴۰) میل (ف) اسی شہر لسطرہ کا رہنیوالا تمطاؤس تھا وہاں وہ یونانی آدمی رہتا تھا جس کی عورت کا نام یونیقی تھا اور اِس یونیقی کی والدہ لوئیس تھی اور لوئیس تمطاؤس کی نانی تھی اور یونیقی اس کی ماں تھی (۲ تمطاؤس ۱-۵ و اعمال ۱۶-۱) (ف۲) معلوم ہوتا ہی کہ اس شہر میں اِسوقت پولوس کو تمطاؤس ملا اور پولوس کے ہاتھہ پر ایمان لایا یعنے اسی سفر میں اسی جگہ پر وہ عیسائی ہوگیا اگرچہ یہاں اِسکا ذکر نہیں ہی پر یوں نہیں ہی اِسبات کی دلیل کہ پولوس کے وسیلہ سے وہ عیسائی ہوا (۱ تمطاؤس ۱-۲) میں ہی کہ وہ اُسکو اپنا حقیقی فرزند بولتا ہی اِسلئے کہ وہ ایمان میں اُس کے وسیلہ سے شامل ہو کے نیا مخلوق ہوا اور اِسبات کی سند کہ وہ اسی موقع پر عیسائی ہوا (اعمال ۱۶-۱) میں ہی وہاں اُسکو شاگرد بتلایا گیا ہی کیونکہ وہ اِس ملاقات پر شاگرد ہو کے اُس ملاقات پر شاگردوں کے شمار میں آیا ہی نہ تو مریدوں کے اور یہہ سند بھی ہی کہ اِن مقامات میں جو دُکھہ ہوئے تمطاؤس ان سب سے خوب واقف تھا (۲ تمطاؤس ۳-۱۱) (دربی) ایکونین سے (۶۰) میل پورب میں تھا اور یہہ شہر گایوس کا جنم بھوم یا مولد تھا (اعمال ۲۰-۴) کو دیکھو

(۷) اور وہاں خوشخبری دیتے رہے ۷

وقت برباد نہیں کیا نالش کرنے کے منصوبوں سے اور شکایت میں دردسری کرنے سے بلکہ اُس خیال ہی کو چھوڑ دیا (ف) مصیبتوں کے بعد بعض لوگ اُنکے بہت چرچے کیا کرتے ہیں اور جو کوئی دوست ملتا ہی اُس کے سامہنے بڑے قصّے مدت تک سُناتے رہتے ہیں اِسمیں بڑا نقصان ہی بعض وقت تو شیخی مزاج میں آجاتی ہی کہ میں نے خداوند کے نام پر ایسی مصیبت اُٹھائی اور اگر یہہ نہ ہو تو وقت تو ضرور ہی برباد ہوتا ہی البتہ کوئی مناسب وقت ایسا بھی آتا ہی کہ یہہ ذکر کئے جاویں نصیحت کے موقع پر جلال الٰہی اور اپنی کمزوری دکھلانے کے لئے رسولوں نے وقت خراب نہیں کیا اُسی کام میں مشغول رہے جو خدا نے دیا تھا (ف۲) جب سورج زمین کا ایک حصّہ چھوڑ دیتا ہی تو دوسرے حصّہ پر روشنی دیتا ہی اسیطرح ان لوگوں نے پہلی جگہ کو چھوڑ دیا تو اب اس علاقہ میں خوشخبری کی روشنی چمکاتے ہیں اگر انہیں ایسا دُکھہ نہ ہوتا اور یہہ وہانسے نہ آتے تو ہزاروں یہاں کے آدمی اِس خوشخبری سے محروم رہتے

(۸) اور لسطرہ میں ایک مرد پاؤں کا ناتوان بیٹھا تھا وہ جنم کا لنگڑا اور کبھی چلا نہ تھا ۸

اعمال کی کتاب میں تین لنگڑوں کا ذکر ہی جنہوں نے صحت پائی (۳-۲ و ۹-۳۳) میں دو لنگڑے ہیں اور یہہ تیسرا ہی (کبھی چلا نہ تھا) کیونکہ جنم کا لنگڑا تھا اُسنے پیدا ہو کے اگرچہ اوروں کو چلتا دیکھا مگر آپ چلنے کا مزہ کبھی نہیں اُٹھایا (ف ۱) سب جانتے ہیں کہ یہہ بیماری لاعلاج تھی کسی دنیاوی عقلمند حکیم وغیرہ کی اور نہ کسی فرشتہ کی اور نہ کسی مخلوق کی طاقت ہی کہ اُسے صحت بخشے (ناتوان بیٹھا تھا) بیکسی کی حالت میں کوئی اُٹھا کے لیجاوے تو کہیں جاوے (ف ۱) بھائیو اپنے صحیح سلامت اعضا پر خدا کا شکر کرو اور اپنے اعضا سے خدا کی خدمت کرو یہہ بے نہایت مہربانی خدا کی ہمیر ہی کہ اُس کے فضل سے صحیح سلامت چلتے پھرتے ہیں (ف ۲) جب پہلے پطرس رسول انجیل لیکے یہودیوں میں آیا تو ایک لنگڑا ملا اور اُس نے مسیح سے چلنے کی طاقت پائی (اعمال ۳-۲) اور یوں انجیل یہودیوں میں گھس گئی اور یہودی عیسائیوں کی ایک کلیسیا یروشلم میں قایم ہوگئی اب کہ پولوس کے کام کا شروع ہی کہ وہ غیر قوموں میں انجیل کو لیجاوے تو اُسے بھی ایک لنگڑا ملا تاکہ مسیح سے صحت پا کے چلے اور یوں انجیل غیر قوموں میں چلی جاوے پس نتیجہ یہہ ہی کہ یہودی اور غیر قوم ہر دو ناتوان اور لنگڑے تھے خدا کی راہوں میں نہیں چل سکتے تھے تب مسیح کی طاقت نے ہر دو قوم کو چلنے کی طاقت دی پس یہہ ہر دو لنگڑے نمونہ ہیں ہر دو قوم کی بیکسی اور روحانی ناتوانی کی حالت دکھلانے کو اسپر سوچو سب آدمی روحانی لنگڑے ہیں خدا کی طرف چلنے کی طاقت نہیں رکھتے جب تک کہ خدا کا فضل چلنے کی طاقت نہ بخشے (رومی ۵-۶) کہ جب ہم کمزور تھے مسیح عین وقت پر بے دینوں کے لئے موا

(۹) اُسنے پولوس کو باتیں کرتے سُنا اور اُس نے اُسپر نظر کر کے اور یہہ جانکے کہ اُسے چنگا ہونیکا ایمان ہی 9

اِس مقام پر عبادت خانہ کا ذکر نہیں ہی شاید وہاں عبادت خانہ نہ تھا کیونکہ وہاں بہت یہودی نہ تھے پہلا لنگڑا پطرس کو عبادت خانہ کے دروازے پر ملا تھا پر یہہ لنگڑا عبادت خانہ کے دروازہ پر نہیں ملا کسی اور مقام پر مل گیا یہودی عبادت گاہ کے دروازہ پر تھے مگر خدا کے نزدیک نہیں جا سکتے تھے مسیح نے اُنہیں جانے کی طاقت بخشی اور غیر قوم عبادت گاہ سے بھی دور تھی اور خدا سے بھی دور تھی اُنہیں بھی وہ طاقت چلنے کی دیتا ہی اور وہ وقت آگیا ہی کہ نہ تو اس مقام پر نہ اُس مقام پر مگر روح اور راستی سے خدا کے پرستار اب خدا کی عبادت کرینگے (جانکے) پولوس جان گیا کہ اُسے چنگا ہونے کا ایمان ہی کیونکہ خدا نے پولوس کو یہہ طاقت بخشی تھی کہ روحوں کو پہچانے (۱ قرنتی ۱۲-۱۰) اس لنگڑے نے پہلے پولوس کو (باتیں کرتے سنا تھا) ایمان سُننے سے آتا ہی اُسنے انجیل کی باتیں سنیں اور اُس میں ایمان آیا اور

اُسنے تو بھی امید تھی کہ میں خدا سے نجات پاؤنگا جس مسیح کی باتیں پولوس کرتا ہے وہ مجھے بھی صحت دیسکتا ہے اور ساری آفات سے بچا سکتا ہے ایسا ایمان اُسمیں پیدا ہوگیا اور پولوس اُس کی طرف نظر کرکے بوسیلہ خدا کی روح کے جان گیا کہ اِسمیں ایمان چنگا ہونیکا ہے (ف) جسوقت صرف بدن کی صحت کی بابت یا جسمانی چیزوں کے ملنے کی بابت بھی آدمیوں میں ایمان آتا ہے اور وہ اپنا بھروسہ اُسپر قایم کرتے ہیں تو اُس سے روحانی برکات بھی پاتے ہیں کیونکہ اصل نجات یہہ ہے کہ روحانی آفات سے بچائے جاویں مگر روح آدمی کی کچھہ علاقہ رکھتی ہے دل اور بدن سے بھی اِسلئے جسمانی اور روحانی سب طرح کی برکتیں مسیح سے پاتے ہیں (ف) جب مسیح دنیا میں تھا تو اُسنے نہ فقط آپ نجات دی مگر رسولوں کو بھی چنگا کرنے کی طاقت بخشی تھی وہ اب بھی روحانی طور پر اپنے بندوں کو ایسی طاقت بخشتا ہے کہ وہ دوسروں کی نجات کا باعث ہوتے ہیں (ف) اس لنگڑے نے چپ چاپ باتیں سُنکے آپ کو مسیح کے سپرد کر دیا اور ایمان کے ہاتھہ سے اُسے پکڑا تب نجات دینوالے کی روح پولوس میں ہوکے اُسپر متوجہ ہوئی کہ وہ خلاصی پاوے

۱۰ (۱۰) بڑی آواز سے کہا اپنے پاؤں پر سیدھا کھڑا ہو اور وہ اُچھلا اور چلنے لگا

(بڑی آواز سے) تاکہ سب اردگرد کے لوگ سنیں اور جانیں کہ مسیح کی طاقت کیسی ہے (اپنے پاؤں پر سیدھا کھڑا ہو) یہہ بات مسیح کی روح پولوس میں بولتی تھی یہہ کہتے ہی وہ شخص (اُچھلا) کیونکہ کبھی نہیں چلا تھا چلنا نہیں جانتا تھا اِسلئے اُچھلا (ف) کامل صحت فوراً ہوگئی کیونکہ کامل علاج ہوگیا جو آدمیوں سے نہو سکتا تھا خدا نے صحت بخشی ٹانگیں درست ہوئیں قوت چلنے کی فوراً آگئی (چلنے لگا) پہلے اُچھلا پھر قدم زمین پر ٹیکے اور معمولی عادت پر چلنے لگا (ف) لفظ چلنے لگا یونانی میں استمرار کا صیغہ ہے کہ وہ چلتا رہا یعنے پوری صحت پائی اور ہمیشہ کو چلنے پھرنے لگا (ف) دیکھو ایک آدمی کے کلام سے دوسرے آدمی کے ایمان پر کیا ہوا اور دوسرے کا ایمان پہلے کے کلام کے ساتھہ کیا علاقہ رکھتا ہے اِسبات پر غور کرنا چاہئے (ف) ہندوستان میں ایک فارسی نقل مشہور ہے کہ پیر من خس است و اعتقاد من بس است۔ مگر یہہ باطل بات ہے کیونکہ بدون سچے اعتقاد کے مراد برآری ہرگز نہیں ہوتی ہے دیکھو سچے خدا کی طاقت ہے اور سچا ایمان لنگڑے میں ہے تب صحت بھی پوری ہے (ف) جنہوں نے خدا کی قدرت کو پولوس سے یوں نکلتے دیکھا ہوگا وہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اُسکے عقاید اور اُسکی تعلیم میں سچائی نہیں ہے بلکہ وہ زیادہ قایل ہیں اُس کی سچائی کے اور اُنہیں لوگوں سے نسلاً بعد نسلاً یہہ مسیحی دین ہم تک پہونچا ہے (ف) پہلے اُچھلا پھر مناسب طور سے چلنے لگا اِسبات کا نمونہ ہے کہ جو لوگ نئی پیدایش پاتے ہیں وہ کسطرح پر دینداری میں سلامتی کی چال چلنا سیکھتے ہیں اور اُنکی وہ ناتوانی جسمیں وہ دبے تھے توانائی ہوجاتی ہے

(۱۱) اور لوگوں نے یہہ جو پولوس نے کیا تھا دیکھہ کے اپنی آواز بلند کی اور لقاؤنیہ کی بولی ۱۱
میں کہا دیوتے آدمی کے بھیس میں ہم پر اُترے ہیں

(لقاؤنیہ کی بولی) کوئی ٹھیک نہیں بتلا سکتا کہ اُنکی زبان وحشی زبان تھی یا کوئی گنواری بولی تھی مثل پنجابی وسندھی وگجراتی وغیرہ کے مگر گمان ہے کہ شاید یونانی وصوریانی زبان کی ملاوٹ سے کوئی زبان ہوگی (دیوتے اُترے ہیں) اُنہیں یقین ہوگیا کہ یہہ آدمی نہیں بلکہ آدمی کے بھیس میں دیوتا ہیں کیونکہ اُنہوں نے وہ کام دیکھا جو صرف خدا ہی سے ہو سکتا ہے (ف۱) تمام مخلوقات اسواسطے آہ مارتی ہے کہ خدا ہمارے پاس آوے پر یہہ آرزو جو مرکوز فی الروح ہے کہیں نظر نہیں آتی مگر صرف بیت الحم میں (ف۲) سب سے زیادہ وحشی لوگ بھی اپنے دلوں میں یہہ آرزو دکھلاتے ہیں کہ نادیدنی خدا کو مجسم دیکھیں کہ وہ آدمی کی صورت میں آکے ہم سے بولے اور یہہ آرزو سب کے دلمیں خالق سے رکھی گئی ہے اور اسکی تکمیل بھی واجب ہے سو مسیح میں ہوئی (ف۳) دیکھو ایک رومی عالم سسرو ثابت کرتا ہے کہ دیوتا کی صورت آدمی کی صورت ہے اور تمام غیر قوم کے لوگ دیوتا کو آدمی کی صورت میں مانتے اور جانتے ہیں اسی قلبی آرزو اور عقل کی تحریک سے مگر دھوکھے کھاگئے ہیں کہ اُنکو جو خدا نہیں ہیں خدا جان لیا پر حقیقی خدا یسوع مسیح میں ظاہر ہے کہ اُسنے خدا ہو کے آدمی کا جامہ پہنا اور دنیا میں ظاہر ہوا (ف۴) غیر قوموں میں بھی سچائی آمیز خیالات ہیں اُن کی غلطی بھی سچائی کے ساتھہ لپٹی رہتی ہے اُنکے خیالات میں اُلوہیت انسانیت میں آتی ہے پر غلطی یہہ ہے کہ مخلوق کو خدا جانتے ہیں رومن کتھولک مقدسوں کی ایسی تعظیم کرتے ہیں جیسے خدا کی چاہئے وہ پاپا صاحب کے پیر کی انگلی کو چومتے ہیں اور کوئی عقل کی پرستش کرتا ہے اور کوئی بہروپیوں کو مان بیٹھا ہے اور کوئی مبالغہ کی تعریف سن کے کسیکا پیرو ہوگیا ہے کوئی گانے بجانیوالوں کی پرستش کرتا ہے اور کوئی حسن پرست ہے (ف۵) سبب یہی ہے کہ انسانیت کی سرفرازی اور دل کا آرام اسمیں ہے کہ خدا کو شکل میں دیکھیں (ف۶) مسلمان کہتے ہیں کہ ہم اسکے قایل نہیں ہیں مگر وہ بھی قیامت پر الہی دیدار کے قایل ہیں کہ کسی شکل میں خدا کو دیکھینگے اور اسوقت بھی خیالی حضوری سے دلکو آرام دینا چاہتے ہیں اور مٹی کے قبلہ سے کچھہ تسلی پاتے ہیں بلکہ مرتے وقت اُسکی طرف مُنہہ کرتے ہیں اور قبر میں بھی اُسکی طرف مُنہہ کرکے مدفون کئے جاتے ہیں کیونکہ بدون اُسکے کہ کچھہ سامنے ہو آرام نہیں ہے

(۱۲) اور برنباس کو ذیوس کہا اور پولوس کو ہرماس اِسلئے کہ وہ کلام کرنے میں پیشوا تھا ۱۲

(ذیوس) یعنے دیوتاؤں کا باپ (ف) برنباس کو ذیوس اِسلئے بھی کہا کہ وہ سنجیدہ اور سفید ریش باوقار آدمی تھا اور

پولوس جوان تھا اور قد اور شکل میں ایسی کچھہ بزرگی نمایاں نہ تھی (۲ قرنتی ۱۰-۱) میں پولوس جو روبرو تو تم میں حقیر ہے پیٹھ
پیچھے دلیر ہوں (۱ قرنتی ۲-۳ و ۲ قرنتی ۷) کو بھی سوچو (ہرماس) یہہ بھی ایک دیوتا تھا اور ذیوس کا ایلچی تھا اُسکے عوض
بولتا تھا چونکہ پولوس بول رہا تھا اور جوان بہادر تھا وہ ہرماس ٹھہرا اور وہ جو بڈھا سفید ریش برنباس چپ تھا اُسے
بڑا شخص ذیوس بتلایا (الغرض خوامخواہ مردے آدمی) شخص مشین ہر کہیں عزت پاتا ہے پس بھائیو ذرا شکل صورت سے بھی
باہر اچھے بنکر نکلا کرو کیونکہ شکل سے بھی کچھہ تاثیر پڑتی ہے کچھہ رعب داب ہوتا ہے (ف) یہہ وحشی لوگ اپنے دین سے
کچھہ واقف تھے تب تو اپنے خیالات ان بزرگوں پر جا دیئے اکثر لوگ ایسا کرتے ہیں کہ اپنے خیالات غیر موقع پر جا کے
ایک ڈھکوسلا نکال لیتے ہیں (ف) یہہ لوگ اپنے دل کا گھر کرایہ دیتے ہیں اُسکو جو گھر کا مالک نہیں ہے یعنے لائق نہیں ہے کہ
دلوں میں سکونت کرے ذیوس و ہرماس کو مالک جانتے ہیں اور رسول جو مالک کے نوکر ہیں انہیں مالک خیال کرتے ہیں
اور اُنہیں ہرماس و ذیوس بتلاتے ہیں ہرماس و ذیوس اگر کوئی بھلے لوگ تھے تو خدا کے نوکر اور مخلوق تھے یا موہوم شخص ہونگے

(۱۳) اور اُس ذیوس کے پوجاری نے جو اُن کے شہر کے باہر تھا بیل اور پھولوں کے ہار پھاٹکوں ۱۳
پر لا کے لوگوں کے ساتھہ قربانی کرنے کا ارادہ کیا

(ذیوس کا پوجاری) ذیوس کی صورت شہر کے پھاٹک پر تھی گویا شہر کی حفاظت کے لئے وہاں بنائی گئی تھی اُسکا
پوجاری یعنے مجاور آیا یہہ سمجھہ کے کہ ذیوس و ہرماس اُترے ہیں (بیل لایا) تاکہ اُس کے لئے قربانی کرے (پھولوں
کے ہار لایا) تاکہ قربانگاہ کو سجاوے (لوگوں کے ساتھہ) بہت لوگ اِس حرکت کے کرنے کو آئے

(۱۴) جب برنباس اور پولوس رسولوں نے یہہ سُنا تو اپنے کپڑے پھاڑے اور باہر لوگوں میں ۱۴
دوڑے اور چلّا کے بولے

(رسولوں نے) اس مقام پر لوقا ان لوگوں کو رسول بولتا ہے کہ وہ رسول اللہ ہیں یعنے برنباس اور پولوس خدا کے
رسول ہیں کیونکہ ان کی تقرری یا اُرڈنیشن (۱۳-۱۰) میں ہو چکی ہے (ف) اِس مقام پر پھر برنباس کا نام پہلے آتا ہے اسکا
سبب یہہ ہے کہ لوگوں نے اُسے ذیوس کہا تھا جو ہرماس سے زیادہ بزرگ تھا اِسلئے لوقا بھی اُسکا نام مقدم کرتا ہے (ف)
اِس مقام پر دین مسیحی پہلا مقابلہ بت پرستی کے مذہب کے ساتھہ کرتا ہے یہودیت کے ساتھہ آج تک اِس دین نے مقابلہ
کیا تھا مگر اب بت پرستی سے مقابلہ کرتا ہے تاکہ اُسکی قباحت اور اپنی پاکیزگی کو دکھلاوے اور سب پر ظاہر ہو جاوے کہ

دین عیسائی بت پرستی سے کتنا فرق رکھتا ہی اور یہہ بیان جو آتا ہی عیسائیوں کا پہلا عذر ہی (اپنے کپڑے پھاڑ کے) یعنے نہایت غم و افسوس اُنکی اُس نالایق حرکت پر دکھلاکے لوگوں کے درمیان دوڑے آئے کہ بت پرستی کے باعث ہم نہ ہوویں (ف۱) رسولوں نے ہرگز نہ کہا کہ اگر یہہ لوگ ہمارے ایسے معتقد ہوئے اور ہماری ایسی حرمت کی تو اب انجیل کے پھیلانے میں ہماری خوب مدد کرینگے اور ہمارے قابو میں آجاوینگے اور سب ہماری مانینگے اور عیسائی ہوجاوینگے جو کچھہ کرتے ہیں کرنے دو ہمارا فایدہ ہی یا ہم اُنہیں باہستگی سمجھا دینگے وہ تو ہمیں خدا جانتے ہیں تو ہماری بات خوب سُنینگے اور پھر ہم اُنسے کہینگے کہ حقیقی خدا مسیح یسوع میں مجسم ہوا ہی اُسکو مانو اُنہوں نے ہرگز ایسا خیال نہیں کیا بلکہ کپڑے پھاڑ کے دوڑے کہ منع کریں اور بھید کو فاش کریں کہ ہم کون ہیں اور یہہ اسلئے کیا کہ بد وسیلہ سے کبھی نیک نتیجہ نہیں نکلا کرتا یعنے بدی کا انجام بدی ہی بدی کا انجام نکی کبھی نہیں ہی اسکے سوا خدا کی عزت اُن کے خیالات میں بھری ہوئی تھی نہیں چاہیئے کہ ہم خدا کی سی عزت پاویں اور پاکیزگی اور خدا پرستی کے پھیلانیوالے ہوکے بد دینی کے کام کی مہلت دیں نہیں چاہیئے کہ ہم گناہ عظیم کا باعث ہوویں وہ نہیں چاہتے کہ ہم مکاری سے خدا کا دین پھیلاویں اور اپنی حکمت عملی کو بھی کام میں لاویں وہ پاکیزگی اور سچائی سے بھرپور ہیں (ف۲) دیکھو خدا کے بندوں کے دل کا احوال اور دنیا کے لوگوں کے دل کی حالت (۱۲-۲۱ سے ۲۲) تک لکھا ہی کہ ہیرودیس بادشاہ کو جب لوگوں نے خدا بتلایا تو وہ بہت خوش ہوا اور اب ان مقدسوں کو لوگوں نے جو خدا بتلایا تو جل گئے اور کپڑے پھاڑ کے باہر نکل آئے (ف۳) افسوس ہی کہ رومن کتھولک لوگ اور یونانی کلیسیا میں رسولوں سے دعائیں کرتے ہیں اور اُن کی مورتیں تعظیم کے لئے اپنے عبادت خانوں میں رکھتے ہیں اور جب کسی مقدس کی ہڈی بھی ملتی ہی تو اُسے بھی پوجتے ہیں پر رسول خدا کو عزت دیتے ہیں اور ایسی تعظیم سے نفرت کرتے ہیں دیکھو پروسٹنٹ لوگ رسولوں کی راہ پر ہیں یا نہیں خدا کے بندے کبھی عزت نہیں لیتے نہ آدمی کی بھول سے اور نہ بد دستورات سے۔

۱۵ (۱۵) ای مردو تم یہہ کیا کرتے ہو ہم بھی تو آدمی ہیں تمہارے ہمجنس اور تمہیں خوشخبری دیتے ہیں تاکہ اِن باطل بتوں سے کنارہ کرکے زندہ خدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھہ اُن میں ہی پیدا کیا

پہلے زمانہ میں یہودیوں کے درمیان بھی بار بار بت پرستی ہوئی اور آفتیں آئیں مگر بابل کو اُٹھہ جانے کے بعد یہودیوں میں سے بت پرستی اُٹھہ گئی تھی اِسوقت جو کچھہ رسول کہتے ہیں یہہ دین عیسائی کی تاثیر سے ہی الہی عزت کے

حق میں مسیحی دین خدا کی عزت کا طالب ہی سچے عیسائیوں کے دل پر خدا کی بعزتی سے بڑا زخم لگتا ہی (ہم بھی تو آدمی ہیں)
تمہاری مانند ہیں ہم غیر جنس نہیں ہیں دکھہ بیماری موت میں مبتلا ہیں خوراک پوشاک کے محتاج ہیں محض آدمی ہیں تم ہمیں
خدا کی عزت کیوں دیتے ہو خدا تو مبارک ہی پاک ہی وہ سرچشمہ ساری خوبیوں کا ہی اُسمیں زندگی ہی وہ بے تبدیل ہی اور
مخلوقات سے الگ ہی اگرچہ سب جگہ حاضر و ناظر ہی پر اُس کی ذات پاک ممتاز ہی پس تم اِن باطل توہمات سے کنارہ کرو ہماری
نسبت خیال صحیح پیدا کرو کہ ہم انسان ہیں خدا نہیں ہیں اور اس بیل کو اور ان پھولوں کے ہاروں کو دور کرو کہ یہہ سب
واہیات باتیں ہیں ایسی بات سے ہمیں نفرت ہی اور تم غلطی میں ہو (ف) رسولوں کی تقریر سے ظاہر ہی کہ اُن لوگوں پر
غضبناک اور سخت ناراض نہ تھے بلکہ اُن کے ساتھہ محبت دکھلاتے تھے اور اُنہیں غلطی سے نکالتے تھے پس چاہئے
کہ ہم بھی نامناسب حرکات کرنیوالوں پر سختی سے شریر کی مانند نہ گرجیں بلکہ محبت آمیز باتوں سے اُنہیں غلطی سے نکالیں
(ف۲) یہاں ذکر ہی ایک خدا کا پس رسول ظاہر کرتے ہیں کہ بہت سے خدا نہیں ہیں مگر ایک ہی خدا ہی اور نہ آنکہ سب کچھہ
خدا ہی ہرگز نہیں بلکہ واحد خدا ہی اور مخلوقات اور خدا میں جدائی ہی ذات کے اعتبار سے

(۱۶) اور اگلے زمانہ میں سب قوموں کو چھوڑ دیا کہ اپنی اپنی راہ چلیں ۱۶

(اگلے زمانہ میں) یعنے آدم سے ابراہیم تک سب قومیں چھوڑی ہوئی تھیں پھر ابراہیم سے مسیح تک اگرچہ ایک قوم
یہود کو ہدایت ہوئی مگر تو بھی اِسوقت تک کہ پولوس غیر قوموں کا رسول ہوکے آیا سب قومیں چھوڑی ہوئی ہیں اور اب
اِنجیل شریعت سارے جہان کی طرف جاتی ہی (چھوڑ دیا) تاکہ اپنی عقل اور اپنی کوشش سے سب کام کریں (ف) اگرچہ
خدا نے اپنے خاص بندوں کو خاص طور پر ہدایتیں کیں تو بھی سب قومیں چھوڑی ہوئی نظر آتی ہیں اور کیوں چھوڑ دیا اِسلئے
کہ اپنی اپنی راہ پر چلیں (ف۲) کیا خدا نے بغیر وسیلہ ہدایت کے چھوڑ دیا ہرگز نہیں بلکہ اُسنے عقل بخشی جس کے وسیلہ سے
وہ خدا کو پہچان سکتے تھے (رومی ۱-۲۰) اُسکی ابدی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدایش سے اُس کے کاموں پر غور کرنے
میں معلوم ہوتی ہیں یہانتک کہ اُنکو کچھہ عذر نہیں ہی۔ پس عقل فی الجملہ خداشناسی کا وسیلہ اُن کے ساتھہ تھا کہ اُس کے
وسیلہ سے خدا کی ہستی کے قایل ہوں اور اُس کی طرف لو لگاویں اور اپنے دلی انصاف کے موافق کام کریں اور اسلئے
بڑی جوابدہی بھی اُنپر نہ تھی کیونکہ جسکو جتنا دیا گیا اُس سے اُسیقدر مانگینگے (ف۳) اگر کوئی کہے کہ کیا عقل کافی وسیلہ
ہدایت کا ہی بغیر الہام کے یہہ تو ہرگز نہیں ہی بلکہ کافی وسیلہ ہدایت کا عقل اور الہام ہر دو ہیں اور عقل اگرچہ ایک وسیلہ
ہی مگر پورا کامل وسیلہ نہیں ہی جواب یہہ ہی کہ حقیقت میں یوں ہی ہی کہ عقل کافی وسیلہ نہیں ہی اور چھوڑے جانے کے معنے

بھی یہی ہیں کہ بغیر الہام کے عقل کے بھروسہ پر چھوڑ دیا جو کافی وسیلہ نہ تھا مگر اُنسے جوابدہی بھی اسی غیر کافی وسیلہ کے موافق ہی جہانتک اِس غیر کافی وسیلہ سے ہدایت پا سکتے ہیں وہاں تک باز پرس اُنسے ہی پر اُن سے زیادہ تر باز پرس ہی جنکو عقل اور عقل کا روشن کرنیوالا الہام بھی دیا ہی دیکھو انصاف آخری کا بیان بیبل یوں بتلاتی ہی (رومی ۲-۱۲) جنہوں نے بغیر شریعت کے گناہ کئے وہ بغیر شریعت کے ہلاک ہونگے اور جنہوں نے شریعت کے تحت گناہ کئے اُنکا انصاف شریعت کے وسیلہ ہوگا (آیت ۱۴) میں ہی کہ وے اپنے لئے آپ ہی شریعت ہیں (آیت ۱۵) میں ہی کہ شریعت کا کام اپنے دلونمیں لکھا ہوا دکھلاتے ہیں پس حاصل کلام یہہ ہی کہ انسان کے دلپر خدا نے شریعت کا خلاصہ لکھا ہی جو اُس کی تمیز میں چمکتا ہی اور وہ دس حکمونکا بھی عطر ہی یعنے یہہ کہ خدا کا قایل ہونا اُس سے ڈرنا اُس کی تعظیم کرنا اُس کے خوف سے اور برادرانہ حق کے سبب کسی کو تکلیف نہ دینا سب کچھہ دلی انصاف سے کرنا یہہ بات وہ لوگ بھی جانتے اور مانتے ہیں جنہوں نے شریعت کو نہیں پایا اسلئے کہ خدا نے اُن کے دلوں پر اسکو نقش کیا ہی پس جب لوگ چھوڑے گئے تو اُن کے پاس ہدایت کا وسیلہ یہی خلاصہ شریعت مکتوب فی القلوب تھا اب اگر اُنہوں نے اُسکے موافق کام کیا تو بجا کام کیا اور جو اُسکے خلاف کیا تو سزا کے لائق ٹھہرے پس خدا نے جو اُنہیں چھوڑ دیا اسکے یہہ معنے ہیں کہ الہام نہیں دیا اور الہام والی باز پرس بھی اُن کے ذمہ نہیں رکھی پر تمیز کی باز پرس کے وہ ذمہ دار رہے (ف۴) شاید کوئی کہے کہ اگر کسی نے اپنی تمیز کے موافق کام کیا ہی تو وہ نجات پاویگا پس نجات کا انحصار مسیح پر نہیں رہا کیونکہ مسیح خداوند تو صرف الہام کی کتابوں سے ظاہر ہوا ہی جواب یہہ کہ جیسے شریعت الٰہی کا خلاصہ دلونمیں مرقوم ہی ویسے ہی انجیل کا خلاصہ بھی دلوں میں مرقوم ہی جیسے یہہ دل پر نقش ہی کہ نیکی کرنا چاہئے اور بدی سے بچنا چاہئے ویسے ہی یہہ بھی دلپر نقش ہی کہ ہم شرمسار ہیں یہہ دلپر نقش ہی کہ نیکی کرنا چاہئے اور بدی سے بچنا چاہئے ویسے ہی یہہ بھی دلپر نقش ہی کہ ہم شرمسار ہیں ہم سے نیکی نہیں ہوئی خدا اپنے فضل سے ہمیں بچا وے تو بچینگے اگرچہ ہم خدا کے فضل کو نہیں جانتے کہ وہ کیا چیز ہی اور کیونکر فضل ہوگا تو بھی کچھہ مفت پانے کی امید خدا سے دل میں ہی جس کے سبب سے ہم نالایق لایق ہونیکی امید رکھتے ہیں پس جو کوئی اُسوقت میں تمیز کے موافق کام کرکے اور خدا کی مہربانی پر بھروسہ کرکے دنیا سے گیا وہ ضرور نجات پاویگا کیونکہ خدا کی مہربانی اور فضل جسے وہ نہیں جانتا تھا مسیح تھا جیسے دلی شریعت کے خلاصہ کی تفصیل بیبل تھی ویسے ہی مطلوب فضل کی بنیاد مسیح اور اُس کی انجیل تھی اور جیسے بدون شریعت کے شریعت کا خلاصہ بس تھا ویسے ہی بغیر انجیل کے انجیل کا خلاصہ بس تھا اب سب کی نجات مسیح سے ہی پر جب شریعت اور انجیل سامہنے آئی اور اُس کی آواز کان میں آگئی تو اب اگر کوئی چاہے کہ میں بیبل کو نہ مانوں اور دلی شریعت اور مطلوب دلی فضل پر نگاہ رکھکے بچ جاؤں تو وہ بغیر سب کچھہ تسلیم

کرنے کے ہرگز ہرگز نہ بچیگا کیونکہ جو کوئی فضل کو رد کرتا ہے اور پھر کچھ اور طرح کا فضل خدا سے مانگتا ہے وہ فضل کا طالب نہیں
ہے بلکہ بکواسی ہے اُس کے سامھنے تو فضل پیش ہوا وہ نہیں مانتا پھر کہتا ہے کہ فضل کر فضل کر پر وہ جو بغیر تفصیل سننے
کے بھروسہ کرنے کے مرگیا اُسکا حق ہے کہ اس فضل میں سے حصہ پاوے (ف) پس خدا نے سب کو چھوڑ دیا اسکے یہہ
معنے ہیں کہ الہام نہیں دیا مگر عقل کے بھروسہ پر چھوڑا تاکہ دیکھا جائے کہ کیا کرتے ہیں سو اُن میں سے ہر ایک نے اپنی
راہ لی اور پراگندہ بھیڑوں کی مانند ہر کوئی ایک راہ کو چلا پر اب خدا نے آخری دنوں میں ایسا کیا کہ انجیل کے وسیلے
سے سب کو ہدایت فرما کر راہ راست پر لاتا ہے (ف) ان صدیوں میں کہ لوگ چھوڑے ہوئے رہے یہہ بات خوب
تجربہ میں آگئی کہ دینی معاملات کے درمیان عقل انسانی کافی وسیلہ ہدایت کا ہرگز نہیں ہے اس بات کا تجربہ خوب
ہوگیا عالموں اور جاہلوں کے درمیان خصوصاً یونانیوں اور رومیوں کے درمیان کہ باوجود کثرت عقل کے ہمیشہ
گمراہی میں رہے (ف) اس چھوڑے جانے میں یہہ بات بھی خوب معلوم ہوگئی کہ گناہ کیا چیز ہے اور کیسا مہلک
ہے گناہ خدا سے جدائی کا باعث ہے اور سب گنہگار محتاج ہیں کہ کسطرح خدا سے میل ملاپ حاصل کریں (ف) جسوقت غیر
قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا دین بہت پورانا دین ہے تب ہمارا جواب یہی ہے کہ یہہ تمہاری سزا ہے اور عدالت الہی سے
بہت دن ہوئے چھوڑے ہوئے ہو اب خدا نے تم پر رحم کیا ہے اور تمہیں ملایا ہے بہت پورانا دین تو ہے مگر اس میں کچھ خوبی
نہیں ہے کیونکہ عقلی راہ ہے اور ہر راہ جو آدمی اپنے لئے دین کے معاملہ میں نکالتا ہے باطل ہے جب تک الہی مہر اُس پر نہو

(۱۷) تسپر بھی اُسنے احسان کرنے اور آسمان سے ہمارے لئے پانی برسانے اور میوہ کی فصلیں ۱۷
پیدا کرنے اور ہمارے دلوں کو خوراک اور خوشی سے بھر دینے میں آپ کو بے گواہ نہیں چھوڑا

(بے گواہ نہیں چھوڑا) اُنکے پاس دلایل اور وسایل موجود رکھے تاکہ اندھیرے میں ٹٹولنے کا موقع پاویں (ف)
الہی گواہی بت پرستوں کے پاس بھی موجود ہے وہ بے عذر نہیں ہیں (ف) یہہ جواب ہے اُس اعتراض کا جو کہتے ہیں کہ
خدا اُنسے کیوں ناراض ہے جنہیں شریعت نہیں دی اور جن کے پاس پیغمبر نہیں آئے اُنکا یہی جواب ہے کہ بے گواہ نہیں
چھوڑے گئے تھے شریعت کا خلاصہ اُن کے دلوں پر لکھا تھا جسکو اُنہوں نے نہیں مانا اس لئے خدا اُنسے ناراض ہے
اور وہ سزا کے لائق ہیں (ف) پیدایش مخلوقات اور پرورش الہی اسبات کی گواہ ہے کہ خدا ہے اور اُسکی اطاعت واجب
ہے (پانی برسانے سے) لقاؤنیہ کے علاقہ میں ہمیشہ بارش کم ہوا کرتی تھی تو بھی ضرورت کے موافق اُنہیں خدا پانی
دیتا رہتا تھا پس وقت پر پانی دینا دلیل ہے غیر قوم کے لئے خدا پر کہ وہ آدمیوں کی ضروریات سے واقف ہے بارش آسمان سے

آتی ہی یہہ موسم سورج پر موقوف ہی آدمی کی تجویز سے بارش نہیں آسکتی اور نہ رک سکتی ہی اور نہ اندازہ ہو سکتی ہی بارش بہار کا نشان ہی جیسے کوئی دوست نہ خط لکھے اور نہ کچھ مُنہہ سے کہے مگر نعمات اور تحایف اپنے دوست کے پاس یونہیں بھیجدے ایسے ہی خدا بارش بھیجتا ہی پس خدا کی پرورش سے ظاہر ہی کہ اُس کی قدرت اور دانائی اور نیکی کثرت سے ہی حاصل کلام آنکہ ہر چیز دکھلاتی ہی کہ خدا نے مجھے پیدا کیا اور ہر چیز کی پرورش وخوشی دکھلاتی ہی کہ خدا کی نیت ہماری طرف نیک ہی

18 (۱۸) اور یہہ کہکے لوگوں کو بہ مشکل اپنے لئے قربانی چڑھانے سے باز رکھا

(بمشکل) جیسے پطرس نے بمشکل کرنیلوس کو روکا تھا (۱۰-۲۶) (ف ۱) گنہگاروں کو روکنا کہ گناہ نہ کریں مشکل بات ہی جب اُن کی عادت ہوگئی ہی گناہ کرنے کی تب وہ مشکل سے باز آتے ہیں دین کے بارہ میں جو غلطیاں اور بھول آدمیوں سے ہوتی ہیں وہی باتیں طفلی سے سیکھتے آئے ہیں اُن کی اصلاح بہت مشکل ہی بڑی جانفشانی کرنی ہوتی ہی تب عادات بیہودہ سے لوگ باز رکھے جاتے ہیں (ف ۲) لڑکپن سے ہندو و مسلمان میں بڑی غلطی چلی آتی ہی اب اُس کی اصلاح کے لئے عیسائی لوگ نہایت مشکل میں پھنسے ہیں غلطیوں نے ایک جال کے موافق آدمیوں کی روحوں کو گھیر رکھا ہی اُنکا سلجھانا کیسا مشکل ہی تو بھی ناممکن نہیں ہی (ف ۳) عیسائی منادوں کو چاہیے کہ اِس جنجال میں پھنسے ہوئے لوگوں کو دیکھہ کر نہ گھبراویں ضرور وہ درست ہونگے مگر مشکل اُٹھانے سے خدا پر بھروسہ کرکے محنت کرتے رہو جب سے دین عیسائی یہاں آیا ہی تب سے بڑی محنت خدا کے لوگ کرتے ہیں کتابیں لکھتے ہیں وعظ کرتے ہیں اُن کی غلطیاں اُنہیں بتلاتے ہیں لکچر دیتے ہیں مدارس میں تعلیم دیجاتی ہی نمونے دکھلائے جاتے ہیں اور اُن کی اس سب محنت کا پھل یہہ تو ابھی نظر آگیا ہی کہ لوگوں کے خیالات میں کچھہ کا کچھہ فرق ہوگیا ہی اور بہت ہیں جو تبدیل بھی ہوتے جاتے ہیں آخر کو انجیل کی بڑی فتح نظر آتی ہی پس کمرہمت کی باندھکر کام کرتے رہیں تمہاری محنت بیفایدہ نہیں ہی سب غیر قوموں کے ممالک میں اسی طرح انجیل نے فتح پائی ہی سب مخالفتیں اور سب خیالات اُن کے انجیل سے رفتہ رفتہ اوڑا کرتے ہیں

19 (۱۹) اور یہودی انطاکیہ اور ایکونیں سے آئے اور لوگوں کو اپنی طرف مایل کرکے پولوس کو سنگسار کیا اور یہہ سمجھہ کے کہ مرگیا اُسے شہر کے باہر گھسیٹ لیگئے

(انطاکیہ) یعنے پسدیہ والے انطاکیہ سے آئے اور اکونیم سے بھی (ف۱) یہہ لوگ انہیں مناّدوں کو تکلیف دینے
کے لئے آئے اتنا سفر اٹھا کے آئے تاکہ مناّدوں کے کام کو روکیں اور ستاویں جیسے پولوس بھی بڑا سفر اٹھا کے دمشق
میں گیا تھا کہ عیسائیوں کو باندھکر لاوے خدا کے لوگ بڑا سفر اٹھا کے کلام سنانے اور جانیں بچانے کو جاتے ہیں مگر
شیطان کے خدمتگار بھی سفر اٹھا کے مقابلہ کو پہونچتے ہیں شیطان سست نہیں ہے پر اپنے کام میں چست ہے کیونکہ اُسے
اپنا گھر جلتا نظر آتا ہے اسلئے وہ چلاتا ہے (ف۲) شاید کوئی کہے کہ جب کوشش دونوں طرف سے دیکھی جاتی ہے تو ہم کیونکر
جانیں کہ خدا کے لوگ کونسے ہیں جواب یہہ ہے کہ تم اُنکو اُن کے پھلوں سے پہچانوگے ہر کوئی اپنے ہتھیاروں سے جنگ
کرتا ہے پس دیکھو اُن مخالف یہودیوں کے پھل مارنا بلوہ کرنا شریروں کو ملانا فساد اُٹھانا تھا پر مسیحی لوگونکا پھل صلح کاری
محبت خدا پرستی بتلانا تھا صبر کے ساتھہ (مایل کرکے) یعنے بازاری لوگوں کا ہجوم کرکے (سنگسار کیا) دیکھو پولوس خود
کہتا ہے کہ میں ایک دفعہ سنگسار کیا گیا (۲ قرنتی ۱۱–۲۵) یہہ اُسیوقت کی بات ہے کہ یہاں کے لوگوں نے یہودیوں کی
برانگیختگی سے اُسپر پتھروں کا مینہہ برسایا (ف۱) پہلے اِن لوگونکا ارادہ تھا کہ اکونیم میں اُسے ماریں مگر وہاں وہ
اُن کے قابو میں نہ آیا تھا اب یہاں آکے اُنہوں نے اپنے دل کی خواہش پوری کی (ف۲) اِس وقت مقابلہ
کرو (آیت ۱۸ و ۱۹) کو اِس معاملہ کے ساتھہ کہ یہہ وہی لوگ تھے جنہوں نے ایک دفعہ اُسے دیوتا سمجھا اور الٰہی
عزت قربانی کی اُسے دیتے تھے اب سنگسار کرتے ہیں لوگوں کا کیا اعتبار ہے کبھی عزت دیتے ہیں کبھی بے عزتی کرتے
ہیں اُن کی بات کو قیام نہیں ہے پس اِن کی تعریف سے نہ خوش ہونا چاہئے اور اِن کی تحقیر سے نہ دل شکستہ ہونا چاہئے
دنیا بے مروت ہے قابل بھروسہ کے نہیں ہے کبھی ہار لاتے ہیں کہ پرستش کریں کبھی پتھروں کی بوچھاڑ دیتے ہیں کہ مار ڈالیں اسیطرح مسیح
خداوند کو ایک وقت ہوشعنا پکارتے تھے دوسرے وقت صلیب دے صلیب کرتے تھے (ف۳)
مگر پولوس نہ ہاروں سے بہلایا جاتا ہے نہ پتھروں سے ڈرتا ہے یہہ خدا کے لوگوں کا مزاج ہے (ف۴) اگر پولوس
ہرماس دیوتا ہونا قبول کر لیتا تو شاید تخت پر بٹھلایا جاتا یا پیر جی ہو کے ڈولی میں نکلتا یا سنہری رتھہ میں
باجے گاجوں کے ساتھہ مور کی دُم کے مورچھل ہلاتے ہوئے بازار میں درشن دینے کو لیجاتے اور سامنے گر کے
عورت مرد اُسے سجدے کرتے مگر جب وہ مسیح کا وفادار سپاہی ہو کے سچائی پر گواہی دینے سے باز نہیں آتا
تو پتھراؤ کر کے شہر سے باہر نکالا جاتا ہے پس اے بھائیو یا تو جھوٹھوں کے ساتھہ جھوٹھے بن کے چند روزہ
عیش اُڑاؤ اور پھر ابد تک غضب الٰہی کے قہر میں جلو یا پیغمبروں کے ساتھہ سچائی پر گواہی دیکے دُکھہ اُٹھاؤ
اور ابدی آرام کو حاصل کرو یہہ تمہاری مرضی ہے (ف۵) شیطان جب آدمی کی جان اور روح کو برباد کرنیسے ناامید

ہوجاتا ہی تو اُس کے بدن پر حملہ کرتا ہی کہ بدن ہی کو توڑ ڈالے مگر حقیقی عقلمند لوگ بدن کی کچھہ پرواہ نہیں کرتے اپنی روح کا زیادہ فکر کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ دنیا کے لوگ بدن کا نقصان کر سکتے ہیں لیکن روحوں کا کچھہ نقصان نہیں کر سکتے ہیں جب تک کہ روحیں اُن کے سپرد نہ کیجاویں پر خدا بدن اور روح دونوں کو سزا دینے سکتا ہی اس لئے اُسکی مخالفت زیادہ تر خطرناک بات ہی (مردہ سمجھا) حال آنکہ وہ ادھموا ہوکے دم کشیدہ سا ہوگیا تھا پر وہ لوگ سمجھے کہ مرگیا ہی کیونکہ پتھر بہت مارے تھے اور وہ گر پڑا تھا پر خدا نے اپنی طاقت سے اُس کی زندگی اُس میں رکھی تھی (باہر گھسیٹ) لیگئے جیسے استیفان کو کیا تھا (۷ - ۵۸) اسوقت پولوس کو استیفان کا دُکھہ یاد آیا ہوگا (۸-۱) خدا اپنے بندوں کو ایسی مصیبتوں کے وسیلہ سے بھی کچھہ سکھلاتا ہی اور وہ ایسے دُکھہ اُٹھا کے ظاہر کرتے ہیں کہ خدا کے وفادار سپاہی ہیں وہ کمزور بھائیوں کی تسلّی کے لئے نمونہ ہی (ف) پولوس نے کیسا دُکھہ اُٹھایا تاکہ مسیح میں قایم رہے مسیح میں اُس نے کیسی خوبی دیکھی جسپر اُسکا دل ایسا فریفتہ ہوگیا کیا وہ عزت کا طالب تھا یا روپیہ پیسے کا اُسے شوق تھا ہرگز نہیں اگر کچھہ بھی ایسی بات ہوتی تو یہاں دیوتا بن جاتا اور سب اُس کے ساتھہ ہو جاتے کیا اُسے وہم ہوگیا تھا یا وہ نادان جاہل تھا ہرگز نہیں وہ تو ایسا بڑا عالم تھا کہ اُس کے اقوال سُنانا علماء جہان کی عزت ہی اُسکی بیدار مغزی اُس کی تعلیم سے ظاہر ہی بس اور کچھہ بات نہیں ہی مگر یہہ کہ اُسنے سچائی کو پایا اور مضبوطی سے تھام لیا

۲۰ (۲۰) پر جب شاگرد اُسکے گرد اکٹھے ہوئے وہ اُٹھہ کے شہر میں آیا اور دوسرے دن برنباس کے ساتھہ دربی کو چلا گیا

(شاگرد) اُس کے گرداگرد اکٹھے ہوئے مُردہ سمجھہ کے وہ چھوڑ گئے اور شاگرد بھی مردہ اُٹھانے کو جمع ہوئے تھے (ف) پولوس کی کوشش اُس شہر میں بیفایدہ نہیں تھی بلکہ وہاں شاگرد تھے اور اُس کی تعلیم سے ایمان لاکے کچھہ لوگ وہاں مسیح کے ہوگئے تھے اور ایمان میں بھی مضبوط تھے کہ اس بلوہ کے وقت میں اپنے بزرگ کی خدمت کے لئے حاضر ہوئے اُنمیں ضرور لڑکا تمطاؤس بھی ہوگا (۱۶-۱ و ۳) اُسوقت پولوس (اُٹھہ کے شہر میں گیا) وہ اُٹھہ کھڑا ہوا شاید بیہوش تھا ہوش میں آگیا یا مرگیا تھا خدا نے معجزہ کے طور پر پھر اُسے اُٹھا دیا جیسے (میکہ ۷ - ۸) میں لکھا ہی کہ ای میرے دشمن تو مجھہ پر شادمانی مت کر کیونکہ جب میں گرونگا تو اُٹھونگا جب اندھیرے میں بیٹھونگا تو خداوند میرے لئے نور ہوگا (ف ۱) جب دشمن جانتے ہیں کہ مسیح کی بادشاہت برباد ہوئی اور اُسکا نام مٹ گیا تب عیسائی اُٹھتے ہیں (ف ۲) شاگرد جو جمع ہوئے شاید گاڑنے کے لئے جمع ہوئے تھے مگر وہ تو جی اُٹھا جیسے لکھا ہی کہ گرائے جاتے ہیں

مگر ہلاک نہیں ہوتے (۲ قرنتی ۴-۹) (ف) پولوس اُلُمہ کے شہر میں آیا جہاں سے گھسیٹ کے لئے گئے تھے اب وہاں اپنے پیروں سے آیا اور یہہ فوراً کام ہوا اس سے ظاہر ہی کہ ضرور معجزہ کے طور پر یہہ معاملہ ہوا ورنہ ایسے شکستہ حال کو جو پتھروں سے چور کیا گیا چلنا مشکل تھا پر فوراً اُس میں چلنے کی طاقت آگئی (ف) خدا کا کام اُسنے تمام نہیں کیا تھا ابھی اُسکا بہت کام دنیا میں باقی تھا اِسلئے خدا نے پھر اُٹھایا اور جو اُسکا کام تمام ہوجاتا تو وہ مقدسوں میں آرام کرتا اور سورہتا (دوسرے دن دربی کو چلا گیا) اُس شہر میں پھر بازاری منادی نہیں کی منادوں کو ہوشیار رہنا چاہئے کہ کب وقت منادی کا ہی اور کب وقت نہیں ہی کیونکہ کام کا ایک وقت ہی اور کام سے باز رہنے کا بھی ایک وقت ہی

(۲۱) اور اُس شہر میں خوشخبری دے دیکے اور بہتوں کو شاگرد کرکے لسطرہ اور اکونین اور ۲۱
انطاکیہ کو پھرے

دو کام ہمیشہ کرتے تھے شاگرد کرنا اور تعلیم انجیل کی دینا ایک کام سے زندگی آتی ہی اور دوسرے کام سے زندگی کی پرورش ہوتی ہی (متی ۲۸-۱۹ و ۲۰) مگر اِس شہر میں جہاں سنگسار ہوا شاگرد تو کئی کئے لیکن تعلیم دینے کا وقت ہاتھہ نہ آیا (ف) ہندوستان میں شاگرد تو کئے جاتے ہیں مگر تعلیم کم دیجاتی ہی بنیاد ڈال کے ردہ پر ردہ نہیں رکھتے ہیں کہ عمارت پختہ ہوجاوے بوٹے لگاتے ہیں مگر پرورش بوٹوں کی کم کرتے ہیں بچے پیدا ہوتے ہیں مگر بچوں کو شیر پلاکے پرورش کرنے میں کوشش کم کیجاتی ہی اور یہہ بڑی غلطی ہی اور یہی سبب ہی کہ کلیسیا میں کمزوری بہت ہی (ف) دربی میں آکے خوشخبری دی اور بہت لوگ عیسائی ہوئے مگر معلوم نہیں ہی کہ وہاں کچھہ ایذا پہونچی یا نہیں مگر پولوس نے تمطاؤس کو لکھا ہی کہ انطاکیہ میں مجھے کیسی تکلیف ہوئی مگر دربی کا ذکر عمداً چھوڑ دیا ہی (۲ تمطاؤس ۳-۱۱) دربی میں کلام سُناکے پھر (لسطرہ اور اکونین اور انطاکیہ کو پھرے) یہہ مشنری سفر دربی میں تمام ہوگیا تھا تو بھی جلدی سے اپنے گھر کی طرف واپس نہیں گئے اگر اُن کی مرضی ہوتی تو کلکیہ سے سیدھے اپنے وطن کی طرفکو جاسکتے تھے مگر اُنکا خیال کسی دنیاوی وطن پر نہ تھا وہ اپنے گھر کا آرام تلاش نہ کرتے تھے اِسلئے پھر اُسی مقام کی طرف کو واپس آئے جہاں دُکھہ پایا تھا اور سنگسار بھی ہوا تھا اور اِس طرف کو پھر اِسلئے آئے کہ وہاں اپنے خاوند کی بھیڑوں کو جنگل میں اکیلا چھوڑا تھا وہ خبرگیری کے محتاج تھے اِسلئے اُنہوں نے خوف خطرہ کی کچھہ پرواہ نہیں کی

(۲۲) اور شاگردوں کے دلوں کو تقویت دیتے اور نصیحت کرتے تھے کہ ایمان پر قایم رہو اور کہا کہ ضرور ہی ہم بہت مصیبتیں سہکے خدا کی بادشاہت میں داخل ہوں ۲۲

(دلوں کو تقویت دیتے) دو کام اوپر مذکور ہوئے ہیں (ایت ۲۱) مگر یہاں تیسرا کام بھی نظر آتا ہی شاگرد کرنا تعلیم دینا دو کام ہیں تیسرا کام تقویت بخشنا بھی ہی کہ اُنہیں ایمان پر قایم رہنے کو اُبھاریں کہ استقامت ملی اور تسلی و اطمینان کا باعث بھی ہوویں (بعد برداشت مصایب بادشاہت الٰہی میں داخل ہونگے) ایسی بات وہی آدمی بول سکتا ہی جو سچا عیسائی ہی جھوٹھے عیسائی یا سست ایمان لوگ ایسی بات نہیں بول سکتے اُنہیں اپنے کڑکڑانے اور شکایتوں کے سنانے سے کہاں فرصت ہی وہ یوں کہا کرتے ہیں کہ میں نے تو عیسائی ہوکے بڑے بڑے دُکھ اُٹھائے ہیں ہمنے تو عیسائی ہوکے کچھ آرام نہیں پایا جب ہم ہندو مسلمان تھے کیا مزے میں رہتے تھے ابتو چار طرف سے ہم ستائے جاتے ہیں بابا دنیا میں تو ہمنے عیسائی ہوکے دُکھ ہی دُکھ پایا اب دیکھئے مرنے کے بعد کیا ہوگا ایسے بے ایمان لوگ نہ تقویت کا باعث ہیں مگر کمزوروں کے دل ہلانے کا سبب ہیں پادریوں کے سامھنے دینداری کی باتیں کیا کرتے ہیں پر گھر میں عورتوں اور بچوں اور اپنے دلی دوستوں کے سامھنے بلکہ بعض وقت غیر قوموں کے سامھنے بھی یوں بولا کرتے ہیں اور اسکا سبب یہی ہی کہ عیسائی تو ہوئے مگر تعلیم نہیں پائی نہیں جانا کہ عیسائی دین کیا چیز ہی آج تک دین کے معاملہ میں جاہل ہیں (ف) دنیاوی مذاہب عزت اور دولت اور دنیاوی مال متاع کا وعدہ اِس دنیا میں کرتے ہیں مگر مسیح کے دین میں دُکھ مصیبت اور بڑی بڑی تکلیفوں کا وعدہ دنیا میں ہی اگر کوئی ہمارے ساتھ دُکھ اُٹھانا چاہے تو مسیح خداوند کے دین میں آجاوے کہ ابدی زندگی اُس کی ہی جو دنیاوی آرام کا طالب ہی وہ یہانسے چلا جاوے کیونکہ ہمیں ضرور ہی کہ دُکھ اُٹھا کے الٰہی بادشاہت میں داخل ہوں نہ مزے اُڑا کے (ف) جسطرح آگ سے اینٹیں پک جاتی ہیں اور تب وہ گھر میں لگانے کے لایق ہوتی ہیں اسیطرح آتش دُکھ سے ایماندار پختہ ہوکے ابدی گھر میں لگانے کے لایق ایک خشت ہو جاتے ہیں (ف) پولوس کے زخموں سے لہو بہتا تھا تو بھی وہ منادی کرتا تھا کہ انجیل خدا کا کلام ہی اور اُسکے زخم بھی منادی کرتے تھے کہ ایمان سے کیا ہوتا ہی (ف) آرام اور خوشی سے کلیسیا سوکھ جاتی ہی دکھوں سے سرسبز ہوتی ہی (ف) جو کچھ آنسوؤں کے ساتھ بوتے ہیں اُسکو خوشی کے ساتھ زیادہ کاٹتے ہیں (ف) خدا کے باغ میں جسقدر زیادہ درخت کاٹے جاتے ہیں اسیقدر زیادہ میوہ پیدا ہوتا ہی (ف) رسولوں نے کبھی اسبات سے تسلی نہیں دی کہ اب تکلیف جاتی رہی آرام آیا بلکہ اُنکی تسلی اِسمیں تھی کہ اب اور تکلیف آتی ہی (ف) جب ہمارے پیشوا اور ہمارے بادشاہ ابن اللہ نے کانٹوں کا تاج پہنا تو اُسکی

رعیت اور اُسکے اعضا گلاب کے ہاروں سے آراستہ ہونگے اُن کے قدم پھولوں پر نہیں مگر خاروں پر چلینگے جب تک کہ سفر تمام ہو (رومی ۸-۱۷) (لسطرہ میں آیا) یہاں سنگسار ہوا تھا (اکونیم میں آیا) (یہاں بے عزت ہوا تھا) (انطاکیہ پسدیہ والے میں آیا) (یہاں سے نکالا گیا تھا جسکا ذکر (۲۰) برس بعد اپنے آخری خط میں پولوس نے خود کیا ہے (تمطاؤس ۳۰-۱۲) (ف۱) دُکھ جو سچائی کے سبب سے ہے وہ آسمان کا تنگ راستہ ہے مگر اُسکے انجام پر سُکھ ہے (ف۲) دُکھ دروازہ ہے پاس کہ ہے گھر نہیں ہے دُکھ کا آخر ہے سکھ کا آخر نہیں ہے (ف۳) دیکھو بنی اسرائیل نے بیابان میں کیسا دُکھ اُٹھایا اور جب کنعان میں آئے تو کیسے باغات اور مکان بنا کر آرام میں رہے یہہ نمونہ تھا ہمارے لئے تاکہ ہم آسمانی سفر کی کیفیت سے واقف ہوں

(۲۳) اور اُنہوں نے ہر کلیسیا میں اُنکے لئے بزرگ مقرر کر کے اور روزہ کے ساتھ دعا مانگ کے اُنہیں خداوند کے جسپر ایمان لائے تھے سپرد کیا ۲۳

(بزرگ مقرر کئے) اُنہوں نے بزرگ مقرر کئے تاکہ کلیسیا میں پیشوائی کا کام کریں جہاں جماعت ہے ضرور ہے کہ اُنہیں اُنہیں کے درمیان سے بزرگ مقرر کئے جاویں تب اُس کلیسیا کی خوب پشتی ہوتی ہے اور مسیح کی بھیڑیں پراگندہ نہیں رہتی ہیں (ف۱) رسولوں نے بزرگ مقرر کرنے میں یہاں پیش روی کی تو بھی بزرگوں کے چُننے میں کلیسیا نے مدد کی تھی یونانی میں ایسا لفظ ہے جس کے معنے ہاتھ اُٹھانے کے ہیں یعنے عیسائیوں نے بزرگ چنے اور رسولوں مقرر کئے بغیر مرضی شاگردوں کے خاص عہدہ کے لئے کوئی مقرر نہیں ہوا دیکھو (۲ قرنتی ۸-۱۹) میں ہے کہ وہ کلیسیاؤں کا چنا ہوا بھی ہے پس چُننے کا کام ہمیشہ کلیسیا سے لیا گیا ہے پر مقرر کرنے کا کام کلیسیا کا نہیں ہے یہہ کام مشنریوں کا ہے جیسے یہاں شاگردوں نے چُننے پر پولوس و برنباس نے مقرر کئے اسطرح ہوا جیسے (۶ باب میں) مقرر ہوئے تھے جب رسول جمع ہوئے اور بھائیوں نے سات ڈیکن چن لئے جنہیں رسولوں نے مقرر کیا تاکہ اُن کے درمیان پھوٹ نہ ہو وے سبکے درمیان موافقت رہے پر یہاں اسلئے مقرر کئے کہ دشمنوں کے درمیان یہہ لوگ تھے اور رسولوں سے اب ذرہ جدائی ہوتی ہے پس ضرورت ہے کہ اپنا انتظام آپ کریں (ف۲) یہاں قسیس کے درجہ کا ذکر ہے کہ وہ دوسرا درجہ ہے پولوس و برنباس اُسقف ہو کے قسیسوں کو مقرر کرتے تھے نہ ڈیکنوں کو کیونکہ وہ لوگ بزرگ تو پہلے ہی تھے مگر اُن کو جو بزرگ تھے مقرر کیا قسیس کے درجہ پر (۱۱-۳۰ و ۱۵-۲ و ۴ و ۶ و ۲۲) پر بھی سوچو (ف۳) لینگی صاحب کہتے ہیں کہ تقرری کے طور میں کچھہ شک ہے کہ کسطرح پر ہوا معلوم نہیں ہے کہ پولوس و برنباس نے اپنی رائے کے موافق لوگوں کو چن لیا یا کلیسیا نے چُننے کا حصہ لیا گمان ہے کہ

کلیسیا سے ہوا ہوگا تو بھی یقین ہے کہ کلیسیا کی ترتیب و انتظام الہی ہدایت سے ہوا یعنے خدا کی صحبت سے یہہ کام ہوا (ف۴) اولس ہوسن صاحب کہتے ہیں کہ نئے مریدوں میں ایسی طاقت نہ تھی کہ کلیسیا کا انتظام اُن کے ہاتھہ میں دیا جا سکتا مگر ضرور اُن میں ایک دو خاص شخص ایسے تھے جو اِس عہدے کے لایق تھے اور کسی کے دل میں اُن کی نسبت اعتراض نہیں ہوا اِسلئے وہ مقرر کئے گئے - پر اکثر مفسر ایسا بولتے ہیں کہ کلیسیا نے ہاتھہ اُٹھا کے لوگوں کو پسند کیا تھا اور رسولوں نے مقرر کیا تھا اور یہہ کہ یہہ خادم دین اُنہیں عیسائیوں میں سے چُنے گئے تھے جو نئے مرید تھے : پورانے شخص تھے جیسے سپہ سالار لوگ قلعہ داروں کو نصیحت دیتے ہیں اور اُن افسروں کو مقرر کرتے ہیں جو لاتی ہیں (ف۵) راقم کتاب کا خیال یہہ ہے کہ ضرور نئے مریدوں میں سے یہہ لوگ مقرر کئے گئے تھے اگرچہ نئے مریدوں میں سے ایسے عہدہ پر مقرر کرنے سے پولوس نے منع کیا ہے پر وہ حکم مصلحت کے طور پر ہے لیکن ضرورت کے وقت لاچاری سے خود پولوس نے نئے مریدوں کو مقرر کیا وہ کیا کرے پورانے آدمی وہاں کہاں سے لادے اور جماعت کو بے سر دیا چھوڑنا بھی مشکل تھا اِس سبب سے ایسا کیا (ف۶) ہر کلیسیا میں اگرچہ بزرگ کے لئے کئی شخص مقرر کئے گئے تھے تو بھی دیکھتے ہیں کہ جزیرہ کریت و افسس میں ایک ہی سردار گذریہ تھا یعنے بڑا بزرگ جیسے رسولی کلیسیا میں ایک فرشتہ تھا دیکھو (مکاشفات ۲ و ۳ باب تمام) (روزہ کے ساتھہ دعا) یعنے وہی طور آرڈنیشن کا کام میں لائے جس طور سے یہہ خود مقرر ہو کے آئے تھے (۱۳-۳) اگرچہ یہاں ہاتھہ رکھنے کا ذکر نہیں ہے مگر قیاس چاہتا ہے کہ ضرور ہاتھہ رکھے گئے ہونگے (سپرد کیا) کِسکے سپرد کیا خداوند یسوع مسیح کے سپرد کیا جسپر وے ایمان لائے تھے (ف۱) یہاں سے ظاہر ہے کہ خداوند یسوع مسیح خدا ہے وہ جانتے تھے کہ جب خدا شہر کی نگہبانی نہ کرے تو پاسبانوں کا جاگنا عبث ہے مسیح اُن کی حفاظت کر سکتا ہے جیسے بادشاہ اپنے جواہرات اور خزانہ کی حفاظت کرتا ہے ذرا انکال کے دیکھو (یرمیاں ۱۷- ۵ سے ۸ و ۱ پطرس ۴- ۱۹) کو (ف۲) یہاں پر بھی تین کام وقوع میں آئے کلام سُنا کے تقویت دی اور اُنکا مناسب انتظام کیا اور دعا کر کے خدا کو سونپا (ف۳) خدا پر پورا بھروسا رکھا اور اُنکا انتظام بھی کیا تاکہ یہہ لوگ اپنے انتظام مقررہ کے موافق کام کریں اور خدا آپ اپنا کام اُن میں کرے (ف۴) دستورات کا کچھہ بہت ذکر نہیں ہے اور دعا کا بہت ذکر ہے تو بھی انتظام کے لئے کچھہ دستورات کلیسیا میں درکار ہیں تاکہ ہر آدمی اپنی رائے کے موافق دوسروں سے جدائی کا باعث نہ ہو اور سب کچھہ خوبی کے ساتھہ ہووے اِسلئے دستورات بھی عمدہ چیز ہیں اور سب سے بہتر وہ دستورات ہیں جو کلام سے نکلتے ہیں اور قدیم سے کلیسیا میں چلے آتے ہیں

۲۴ (۲۴) اور فسیدیہ سے گذر کے پمفیلیہ میں آئے

یعنے اُسی راہ سے لوٹ کر آئے جس راہ سے گئے تھے (۱۳-۱۳ و ۱۴) ۔

۲۵ (۲۵) اور پرگا میں کلام سنا کے اتالیہ کو گئے

(کلام سنا کے) پہلے جب وہاں گئے تھے تو کلام نہیں سُنایا تھا (۱۳-۱۳) اب لوٹتے ہوئے یہاں کلام سُنایا (ف) کلام سے مراد ہے مسیح خداوند کا نام کیونکہ وہ ہی کلام اور کلمہ ہے اُس کا ذکر یہاں سُنایا تھا اور جہاں کہیں انجیل کے مناد کلام سُناتے ہیں وہاں یہی مطلب ہے کہ خداوند یسوع مسیح کا ذکر کرتے ہیں جو خدا ہے اور اُسکا نام سُناتے ہیں (اتالیہ کو) یہہ اتالیہ پمفیلیہ کا بندر تھا اسکے وسیلہ سے مصر اور سور کی سوداگری ہوتی تھی

۲۶ (۲۶) اور وہانسے جہاز پر انطاکیہ میں آئے جہاں سے اُس کام کے لئے جو اُنہوں نے پورا کیا خدا کے فضل کے سپرد کئے گئے تھے

(انطاکیہ) میں آئے جہاں سے گئے تھے اور اسوقت سلوکیہ کی راہ سے آئے یروشلم کے بعد یہہ انطاکیہ بڑا اسٹیشن یا دینی دارالعلوم تھا (۱۳-۲ و ۳) و ۱۵-۲) ان لوگوں نے دعا کر کے خدا کے فضل پر تکیہ کیا تھا اور یوں سفر کا شروع ہوا اب تمام ہوا یہہ سفر خدا کی شکرگذاری کے ساتھہ (ف ۱) مشنری کا کام جو اسوقت بھی ہوتا ہے یہہ کام عین دین عیسائی کے شروع سے چلا آتا ہے اور یہہ کام تمام کلیسیا کا تھا نہ ایک دو آدمی کا کلیسیا نے بھیجا وہ لوگ گئے (ف ۲) یہہ کام ہمیشہ خطرہ اور مصیبت کے ساتھہ ہوتا ہے مگر خدا کا فضل اسکے شامل حال رہتا ہے جبکہ مشنری لوگ نیک نیتی سے آتے ہیں بڑی برکت ہوتی ہے (ف ۳) جو کوئی اس کام پر مقرر ہو کے باہر بھیجا جاتا ہے اُسکو چاہئے کہ اکونین اور لسطرہ کی مصیبتوں کو یاد رکھے کیونکہ آج تک عیسائیوں سے ویسی ہی دشمنی کیجاتی ہے پر خدا نگہبان ہے تو بھی سارے ایمانداروں کو چاہئے کہ اپنی دعاؤں سے اُس بھائی کو سنبھالیں جو باہر گیا ہے

۲۷ (۲۷) اور اُنہوں نے پہونچکے اور کلیسیا کو جمع کر کے سب کچھہ جو خدا نے اُنکے ساتھہ کیا اور یہہ کہ غیر قوموں کے لئے ایمان کا دروازہ کھولا بیان کیا

(دروازہ) نہ صرف ظاہری طور پر کہ اُن کے کان تک خدا کا کلام سنا سکیں مگر ایسا دروازہ کھولا کہ دل کے اندر بات تاثیر کر سکے ایمان کی راہ سے (۱۶-۱۴ و ۱ قرنتی ۱۶-۱۴ و ۲ قرنتی ۲-۱۲) (ف) دروازہ کھولا خدا نے

ان منادوں کی خدمت کی چابی سے (متی ۱۶-۱۹) آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں کیا ہیں کلام اور کلام کی خدمت (ف)
صرف وہی سارے دروازے کھول سکتا ہی جو داؤد کی چابی رکھتا ہی (مکاشفات ۳-۲۰) (ف) خداتعالی منادوں کے منہہ
کا دروازہ کھولتا ہی اور سُننے والوں کے کان کا دروازہ کھولتا ہی خدا ممالک کے دروازے بھی کھولتا ہی کہ انجیل وہاں چلی جاوے
جنپر یہہ دروازے کھلے ہیں اُنپر آسمان کا دروازہ بھی آخر کو کھولا جائیگا یہہ کام انسان کا نہیں ہی خدا سے ہی (ف) خدا
نے دروازہ کھولا (۱ قرنتی ۱۶-۹ و کلسی ۴-۳) توبھی انہوں نے کام کو پورا کیا (ایت ۲۶) یہہ لوگ خداوند کے ساتھہ
ہمخدمت ہوئے (۲ قرنتی ۶-۱) توبھی برکت ترقی پھل عزت خدا سے ہی (یوحنا ۱۴-۱۲ سے ۱۴ و ۱ قرنتی ۱۵-۱۰) کو بھی دیکھو
(غیر قوموں کے لئے) دروازہ کھلا پہلے یہودیوں کی کترن بھیگی تھی اور ساری زمین خشک تھی اب یہودیوں کی کترن خشک
ہی اور ساری زمین سیراب ہی اس بھید کو (قاضی ۶-۳۷) میں دیکھو اور اسکے ساتھہ (متی ۱۱-۲۵ و ۲۶) بھی (ف)
یہہ بات مناسب اور حق ہی کہ مشنری مجالس میں مناد اپنی خدمت کی رپورٹ سناویں جیسے ان رسولوں نے سنائی کیونکہ جن
لوگوں نے انکو بھیجا ہی وہ سب ماجرا سُنیں اور خدا کی ستایش کریں اور لوگونکے دل بھریں مگر ایسی رپورٹ سنانیوالوں
کو بڑی احتیاط کرنا چاہئے کہ اپنی خدمت پر فخر نہ کریں دیکھو رسولوں نے سارے کام جو ہوئے خدا کی طرف منسوب کر کے
بیان کئے کہ اُسنے یوں یوں کیا نہ یہہ کہ ہم نے یوں کیا ہاں کہہ سکتے ہیں کہ فلاں فلاں کام خدا نے ہمارے وسیلہ سے
کیا (ف) اس زمانہ میں بھی ایسی رپورٹ بار بار کچھہ سننے میں آیا کرتی ہی مگر اکثر ایک بڑا افسوس ہم ہندوستانیوں کے
دل میں ہوا کرتا ہی وہ یہہ ہوتا ہی کہ خالص رپورٹ بہت کم سننے میں آتی ہی جو پاک اور موثر ہی مگر کچھہ مبالغہ ہوتا ہی جبکہ حد
سے زیادہ بڑھا کے بات سنائی جاتی ہی اور کچھہ غرض بھی بعض وقت ایسی رپورٹ میں پائی جاتی ہی اور کچھہ فخر بھی ہوتا ہی
کہ لوگ ہماری تعریف کرینگے پس بھائیو تم جو ایسی رپورٹ سنانیوالے ہو خالص رپورٹ بلا ملونی کی سنایا کرو اور سننیوالونکو
چاہئے کہ خدا کا شکر کریں جب اچھی باتیں سنتے ہیں اور خدا سے دعا بھی کریں کہ کام پر برکت دیوے

(۲۸) اور وے شاگردوں کے ساتھہ وہاں مدت تک رہے ۲۸

(مدت تک) اِس مدت کا ٹھیک اندازہ معلوم نہیں ہی مگر انطاکیہ کے مشن کے شروع سے یروشلم کی مجلس تک (۴ یا ۵)
برس ہوئے تھے اگر مشن کے کام میں قریب دو برس کے باہر رہے ہونگے تو دو یا تین برس وہاں رہے ہونگے (شاگردوں
کے ساتھہ) نہ اپنے اپنے گھروں میں خدا کی خدمت سے الگ ہو کے مگر جب مقدس لوگ آرام کرتے ہیں تب بھی وہ دوسرے
کام کا شروع کر دیتے ہیں وہ آرام میں بھی کام کرتے ہیں کیونکہ وہ لوگ اپنے سارے وقت کو خدا کی خدمت میں صرف کرتے

ہیں جب باہر کام کرکے آتے ہیں تب گھر پر کام کرتے ہیں (ف) میرے گمان میں کام کا موقع ہر حالت میں عیسائی کو ہی پر یہہ کچھہ بات نہیں ہو کہ منادی کرکے آئے اور بیکار بیٹھے ہوئے ادھر اُدھر کی باتیں کرنا یا سست پڑے رہنا کچھہ نہ کچھہ کام خدا کا کرنا چاہئے موقعے بہت ہیں

# پندرھواں باب

(۱) اور بعضے یہودیہ سے آکے بھائیوں کو تعلیم دینے لگے کہ اگر تم موسیٰ کے طریق کے موافق ختنہ نہ کرواؤ نجات نہیں پاسکتے

اب کچھہ فساد اُٹھا اور یہہ پہلا فساد ہی کلیسا میں جوشن کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وقوع میں آیا اور یہہ تو ایک بڑا بھاری سوال پیش آیا اور اُسکے ساتھہ مباحثے اور تردوات اور جدائیاں بھی پیش آئیں شیطان نے جلدی سے جدائی کا تخم کلیسا میں بویا تاکہ قیام سے پیشتر کلیسیا ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے اسلئے اسکا جواب دینا ضرور ہوا اور اسی لئے ختنہ کی بابت یروشلم کی بڑی مجلس ہوئی اور یہہ عیسائیوں کی پہلی مجلس تھی (بعضے لوگ آئے) یہہ لوگ فریسیوں میں سے تھے مگر عیسائی ہوگئے تھے بدلیل (آیت ۵) کے (ف) تب یہہ فساد کلیسیا کے اندر سے اُٹھا نہ باہر سے اندرونی فساد زیادہ تر مضر ہوتے ہیں نسبت بیرونی فسادوں کے (ف) بعض کہتے ہیں کہ اس فساد کا پیشوا اسمی سرنتھس ایک شخص تھا اسی نے ایمانداروں کو پہلے پطرس کے برخلاف اُبھارا تھا جب کرنیلیس وغیرہ کو بپتسما ملا تھا (۱۱-۲) اور اُسی شخص نے پولوس کے برخلاف بھی لوگوں کو اُبھارا تھا جب اُسنے طیطس کا ختنہ نہیں کروایا تھا دیکھو (گلاتی ۲-۳ و ۴) اس شخص سرنتھس کے ساتھہ ابیون بھی شریک تھا جس کے شاگرد ابیونٹی کہلائے تھے یہہ لوگ مسیح خداوند کو صرف ایک مشہور شخص جانتے تھے اور اُس کی عزت سے واقف نہ تھے (نجات نہیں پاسکتے) یہہ بات ان لوگوں نے صاف صاف کہی کچھہ ریاکاری سے پردہ پوشی میں بدعت نہیں سکھلائی بلکہ صاف عیسائیوں کو سُنایا کہ بغیر ختنہ کے غیر قوم جو عیسائی ہوئے ہیں نجات نہیں پاسکتے چاہئے کہ شریعت موسوی کے موافق ختنہ بھی کراویں تب نجات ہوگی (ف) پہلے پطرس نے بھائیوں کو تبلایا تھا کہ نجات بغیر ختنہ کے ہوسکتی ہو (۱۱-۱۸) اب یہہ لوگ علانیہ کہتے ہیں کہ بغیر ختنہ کے نجات نہیں ہوسکتی (ف) یہہ نئی تعلیم تھی جو رسولوں نے سنائی تھی کہ غیر قومیں بغیر

ختنہ کے یہودیوں کے ساتھ میراث الٰہی میں شراکت پیدا کرینگی مگر یہودیوں سے بعض نافہم کوتاہ اندیش لوگوں کو تعصب نے پکڑا اور اُنہوں نے اسکی مخالفت کی اگرچہ وہ بھی عیسائی تھے مگر پورا ناخمیر یہودیت کا نہیں نکلا تھا جیسے آجکل بھی بعض مسلمان اور ہندو عیسائی ہوتے ہیں اور بعض بعض میں سے اُنکے پورانے خمیر کی تاثیر مدت تک نہیں نکلتی ہے وہ مسیحی تعلیم میں کچھ محمدیت اور کچھ ہندویت ملایا کرتے ہیں ایسے ہی ان فریسیوں نے کیا۔ خدا کی کلیسیا نے نامختون لوگونکو انطاکیہ میں قبول کیا تھا اِسلئے یہہ بدعتی لوگ انطاکیہ کو جائے جنگ جانتے تھے (ف۳) تکرار بنیادی باتوں میں تھا کہ آیا ختنہ نجات کے لئے ضروری ہے یا نہیں غیر قوم یہودی بنکے عیسائی بنیں یا بغیر ختنہ کے کلیسیا میں شامل ہوجاویں (ف۴) ختنہ سے مراد یہہ تھی کہ تمام شریعت یہود پر عمل کرنا چاہئے پس جیسے کہ یوحنا کے بپتسمہ سے مراد اُس کی ساری تعلیم تھی (۱-۲۲ و لوقا ۲۰-۴) ویسے ہی ختنہ سے مراد موسیٰ کی شریعت کی تعلیم تھی گویا یہہ لفظ خلاصہ کے طور پر استعمال کئے جاتے تھے اسیطرح مسیح کا بپتسمہ بولنے سے مراد مسیح کی ساری تعلیم کا قبول کرنا ہے (ف۵) ختنہ کا دستور کچھ موسیٰ ہی سے نہیں تھا بلکہ بزرگوں سے تھا (یوحنا ۷-۲۲) یعنے ختنہ کا حکم ابراہیم کو اور اُس کی نسل کو تھا (پیدایش ۱۷-۱۰ سے ۱۲) تو بھی ختنہ کے حکم سے پہلے ابراہیم راستباز ٹھہر چکا تھا (رومی ۴-۱۰) پس ختنہ کے سبب سے راستبازی نہ تھی مگر ختنہ نشان تھا اُس راستبازی کا جو نامختونی میں اُسمیں تھی پھر ختنہ نجات کا موقوف علیہ کیونکر ہوسکتا تھا (ف۶) یہہ بدعتی لوگ دین مسیحی کو چھوڑنا تو نہیں چاہتے تھے اِسلئے کہ ایمان لائے تھے اور اُس میں کچھ خوبی دیکھی تھی مگر چاہتے تھے کہ مسیح کے بدلے میں کوئی اور چیز مقرر کریں تاکہ اُس سے نجات ہووے نہ مسیح سے اُنہوں نے مسیح کے دین کی بڑی مخالفت کی اور خدا کے دین کو بہت بگاڑا اور بڑے بھاری اصول میں ہاتھہ ڈالا وہ بولے کہ مسیح کا کفارہ اور موسوی شریعت دونوں شامل ہوجاویں تو بہتر ہے جیسے اسوقت بھی بدعتی لوگ مسیح کا فضل اور اپنے نیک کام اور مقدسوں کی سفارش ملا کے اس سے نجات کے امیدوار ہیں یعنے خدا اور اُسکے ساتھہ آدمی بھی مل کے نجات کا کام کرینگے پس خلاصہ سوال کا یہہ ہے کہ آیا مسیح اکیلا نجات کے لئے کافی ہے یا اُسکے ساتھہ کچھ اَور بھی ملانا ہوگا رسول سکھلاتے تھے کہ صرف مسیح سے نجات ہے یہہ کہتے ہیں کہ نہیں شریعت کے اعمال بھی ضرور ہیں فرق تو بہت ہے (ف۷) بدعتی لوگ چاہتے تھے کہ کلیسیا میں ذات بھی آجاوے کہ بغیر ذات یہودی کے کوئی عیسائی نہیں ہوسکتا چاہئے غیر قوم میں ختنہ کرکے پہلے داخلی یہودی ہوں پھر مسیح سے نجات پاویں

(۲) پس جب پولوس اور برنباس کے اور اُنکے درمیان بہت تکرار و بحث ہوئی تو اُنہوں نے یہہ ٹھہرایا کہ پولوس اور برنباس اور اُنمیں سے اور بعضے اِس مسئلے کی بابت رسولوں اور بزرگوں کے پاس یروشلم میں جائیں

(بہت تکرار و بحث ہوئی) اگرچہ صلح اچھی چیز ہے اور بہت بھاری بات دینداری کی یہہ ہے کہ کلیسیا میں یگانگت ہووے مگر ایسی حالت میں پولوس و برنباس چپ نہیں رہ سکتے تھے اور نہ کوئی دیندار چپ رہ سکتا ہے کہ ایسی بات پر صبر کر کے خاموش رہے اور خدا کے دین کی بنیاد کو خراب کرنے دے جھوٹھی تعلیم کو قبول کر کے صلح قایم رکھنیوالا کلیسیا کو اور اپنی روح کو بھی برباد کرنیوالا ہے (ف) اگرچہ بیشمار لوگ کلیسیا میں سے نکل جاویں تو جانے دو مگر انجیل کی سچائی پر قایم رہو کیونکہ انجیل کی سچائی جان سے علاقہ رکھتی ہے (ف) بہت سا مباحثہ اور بڑی تکرار سچائی کے درپے ہو کے کرنا بہت ہی بہتر ہے اُس صلح سے جہاں سچائی نہیں ہے (**حکایت**) جرمن کے ایک بڑے بادشاہ نے جب ایلچیوں کو دینی مجلس میں بھیجا تو یوں کہا کہ لفظ فقط اپنے ساتھہ لانا ورنہ واپس نہ آنا ہرگز ہرگز میرے سامھنے نہ آنا جب تک لفظ فقط ساتھہ نہ لاؤ یعنے فیصلہ اسبات پر ہووے کہ نجات صرف مسیح سے ہے نہ اَور کسی چیز کے ملانے سے پس اگر مگر کچھہ چیز نہیں ہے نجات صرف مسیح سے ہے ہر ایماندار کے لئے (ف) ایمان کی سلامتی کے لئے جانفشانی کرنا حکم ہے (یہودا ۱-۳) (ف) پولوس ایسے لوگوں کو نہیں کہہ سکا کہ خیر جیسے تھے ویسے تھے یعنے اُسنے اغماض نہیں کیا اِسلئے کہ یہہ بات اغماض کی نہ تھی (ف) اِن بدعتیوں کی تقریر سے نئے مریدوں کے دلوں میں گھبراہٹ اور زلزلہ تو ضرور آ گیا تھا جسکا ذکر (آیت ۲۴) میں ہے اسلئے پولوس نے کوشش کرنا ضرور جانا پولوس نے کبھی ایسی باتوں کی برداشت نہیں کی اُسنے پطرس رسول کو بھی ملامت کی اور اُسکی ذرہ سی کمزوری کی بھی اِس بارہ میں برداشت نہ کر سکا (گلاتی ۲-۱۱ سے ۱۳) (یروشلم میں جائیں) معلوم ہوتا ہے کہ ان بدعتیوں نے یہہ کہا ہوگا کہ یروشلم کی کلیسیا ہماری طرف ہے جو عقیدہ ہم سکھلاتے ہیں وہی عقیدہ رسولوں کا اور سب بزرگان یروشلم کا ہے تم انطاکیہ کے درمیان جدا عقیدہ رکھتے ہو کہ نجات صرف مسیح سے ہے اور کہ غیر قوم بلاختنہ عیسائی ہو سکتی ہیں اسواسطے اہل انطاکیہ نے ان لوگوں کو اصل حال دریافت کرنے کے لئے یروشلم میں بھیجا (اور بعضے) یعنے پولوس و برنباس کو بھیجا اَور اَور بعضوں کو بھی بھیجا مگر معلوم نہیں کہ وہ کون تھے صرف ایک کا نام بعضوں میں سے معلوم ہے اور بس اور وہ شخص طِطِس تھا جو یونانی تھا اور غیر مختون تھا اور اُسکو شاید اسلئے بھیجا کہ یونانیوں کو آزادگی رہے شاید اور بھی ساتھہ جانیوالے غیر مختون ہونگے (ف) اب پولوس پہلی ملاقات سے (۱۴) برس بعد یروشلم میں جاتا ہے (گلاتی ۲-۱) (ف) مگر دیکھو (گلاتی ۲-۲) میں لکھا ہے کہ الہام سے اشارہ پا کے یروشلم کو گیا لیکن یہاں لکھا ہے کہ کلیسیا نے بھیجا تھا پس ضرور وہ شخص روح القدس اور کلیسیا ہر دو سے بھیجا گیا خدا کی روح نے اُسے باطن میں جانیکا اشارہ کیا اور خدا کی کلیسیا نے ظاہر میں کہا کہ اس مطلب کے لئے وہاں جاویں پس وہ چلا گیا (ف) اس پندرھویں باب میں رسولوں اور بزرگوں کا نام چار دفعہ آیا ہے جسپر زور ہے (آیت ۴ و ۶ و ۲۲ و ۲۳) کو دیکھو اور بھائیوں کا لفظ بہت دفعہ آیا ہے (آیت

او۳و۷و۱۲و۲۲و۳۲و۳۳و۳۶و۴۰) کو دیکھو بس مطلب یہہ ہی کہ اس پہلی مجلس میں جو اس بڑے مقدمہ کے انفصال کے لئے ہوئی اُس میں تین قسم کے لوگ جمع تھے رسول لوگ تھے اور بزرگ لوگ تھے یعنے پادری اور بھائی لوگ تھے یعنے عام عیسائی مقدس لوگ (ف۲) اِسوقت جو مجلسیں ہوتی ہیں اُمیں کچھہ فرق نظر آتا ہی کبھی کبھی عام عیسائی جمع ہوتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ پادریوں کو شامل کریں کیونکہ کسی طرح کا اُنکو اُنسے رنج ہوتا ہی مگر ایسا تو بہت ہی کم ہی لیکن اکثر ہوتا ہی کہ بزرگان دین عام عیسائیوں کو نہیں ملاتے ہیں بلکہ ولایتی مشنری دیسی پادریوں کو بھی داخل ہونے نہیں دیتے یہہ کہکے کہ روپیہ ہمارا ہی ہم ولایت سے چندہ جمع کرکے لائے ہیں اِسلئے تم سے الگ ہوکے مجلس کرینگے تمہارا اِس مجلس میں کچھہ دخل نہیں ہی اگرچہ خدا نے تمہیں اپنے کلام کے خزانوں میں دخل دیا اور گھر کے مختار کی مانند بنایا مگر ہم اپنے فانی پیسوں کے حساب میں دخل نہ دینگے اور کلیسیا کا انتظام بھی تم سے صلاح لیکر نہ کرینگے اگرچہ کلیسیا میں تمہیں لوگوں کی ہیں اور جتنا پیسہ تمہاری طرف سے آتا ہی اُسکو ہم کچھہ تمہارا حصہ بھی نہیں سمجھتے اور بعضے کہتے ہیں کہ تمہارا کچھہ اعتبار ہی نہیں ہی یہی باتیں بے برکتی کی ہیں اور اسی سبب سے فرق ہوتا جاتا ہی اور آخر کو اس فرق کا بد نتیجہ نکلیگا ہم نے خدا کے کلام میں کہیں نہیں دیکھا کہ کبھی رسولوں نے یا بھائیوں نے یا بزرگوں نے ایسے فرق کے ساتھہ مجلس کی ہو مگر ایسی باتوں سے لوگ یہہ سمجھتے ہیں کہ حکومت اور ماتحتی قایم رکھنا چاہتے ہیں (ف۵) پولوس اس مجلس میں انفصال کے لئے آیا اگرچہ وہ کچھہ اُنکا دبیل نہ تھا (گلاتی ۲-۵) اور رسولوں سے بھی پولوس کو کچھہ خاص حاصل نہیں ہوا (گلاتی ۲-۶) تو بھی اچھا ہوا کہ وہ گیا اور یہہ مجلس ہوئی کہ سب کی رائے اِس نازک مقدمہ میں کھل گئی (ف۶) رسولوں نے اپنی رائے پیش کی اور رائے کا سبب بھی بتلایا یہہ نہیں کہا کہ ہم رسول ہیں اِسلئے تم سب کو ہماری اطاعت چاہئے مگر سب کے ساتھہ ملکے رائے سُنائی اور دلیل بھی دی

۳ (۳) سو وے کلیسیا سے وداع ہوکے غیر قوموں کی رجوع لانے کا بیان کرتے فونیکی اور سامریہ سے گذرے اور سب بھائیوں کو بہت خوش کیا

(وداع ہوکے) یعنے کلیسیا نے اُنہیں وداع کیا تھوڑی دور ساتھہ چلکے اور یہہ دکھلاکے کہ اس سفر کا مطلب ہمارے سلئے بہت بھاری بات ہی اور تم اس مقدمہ میں ہمارے وکیل ہو یروشلم کی کلیسیا کے ساتھہ (فونیکی وسامریہ سے گذرے) اُسی شارع عام سے گئے تھے جو رومی سڑک کہلاتی تھی اور اُتر سے دکھن کی طرف کو جاتی تھی اس سڑک کے نشان آج تک دنیا میں قایم ہیں۔ فونیکی اور سامریہ جو راہ میں آئے وہاں اُنہوں نے غیر قوموں کی رجوع لانے کا بیان

سنایا فونیکی میں بھی عیسائی تھے (۱۱-۱۹) اور وہ اکثر صور میں رہتے تھے (۲۱-۳ و ۶) اور صیدا میں بھی رہتے تھے (۲۷-۳)
اب معلوم ہوا کہ انکی محنت جو فونیکی میں ہوئی تھی اُسکا پھل یہہ تھا کہ وہاں جماعتیں تھیں

۴ (۴) اور جب یروشلم میں پہونچے کلیسیا اور رسولوں اور بزرگوں نے اُنکی خاطر داری کی اور اُنہوں نے
جو کچھہ کہ خدا نے اُن کے ساتھہ کیا تھا بیان کیا

(پہونچے) یہہ پولوس رسول کا تیسرا سفر تھا یروشلم کی طرف بعد عیسائی ہونے کے (خاطر داری کی) نہ دوستانہ طور پر
مگر ایلچی جانکر اور یہی سبب تھا کہ تمام کلیسیا اُن کی خاطر داری پر جمع ہوئی اگر دوستانہ خاطر ہوتی تو چند شخص خاطر داری کے
لئے بس تھے پر اب ساری کلیسیا جمع تھی اِسلئے کہ انطاکیہ کی کلیسیا کے بھیجے ہوئے وکیل آتے ہیں اور جمع تھے اس لئے
کہ سنیں کہ غیر قوموں میں کیا کیا ہوا اور اسلئے بھی کہ اس مقدمہ کا فیصلہ سنیں (بیان کیا) سب وہ باتیں اور واقعات سُنائے
جو خدا نے اُن کے وسیلہ سے وہاں کام کئے تھے (ف۱) خدا کام کرتا ہے آدمی وسیلہ ہیں پر وہ آنکھہ اور وہ عقل جو پہچانتی ہے کہ
یہہ خدا کے کام ہیں مبارک ہے (ف۲) خادم دینوں کو سوچنا چاہئے کہ خدا نے کیا کیا کام اُن کے وسیلہ سے کئے ہیں شاید کوئی
ہے جو ایک دو کام بتلا سکیگا کہ خدا کے کام ہیں جو میرے وسیلہ سے ہوئے

۵ (۵) اور فریسیوں کے فرقے میں سے بعضے جو ایمان لائے تھے اُٹھے اور کہنے لگے کہ اُنکا ختنہ کرنا اور
حکم دینا کہ موسیٰ کی شریعت پر چلیں ضرور ہے

(فریسیوں میں سے) یہہ وہ لوگ تھے جو زلوتس کہلاتے تھے یعنے شریعت کے غیرتمند (ایمان لائے تھے) یعنے یسوع
مسیح پر ایمان لاکے عیسائی ہوگئے تھے (ف۱) ہر ایمان آدمی کے دل میں سے کمزوری اور تاریکی کو دفع نہیں کرسکتا ہے
ہاں صرف ایک ایمان ایسا ہے جسے زندہ اور موثر ایمان کہتے ہیں (ف۲) کلیسیا میں ہمیشہ شریروں سے پھوٹ نہیں پڑتی ہے
بلکہ بعض وقت ایماندار بھی پھوٹ کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ اُنکا ایمان عقلی اور ضعیف ہوتا ہے اور تمام پرانی تاریکی نکل
نہیں جاتی ہے اِسلئے وہ لوگ پھوٹ کا باعث ہوجاتے ہیں (ف۳) لفظ فریسی کے معنی ہیں جدا کیا گیا یعنے وہ لوگ جنہوں نے
آپ کو سب سے زیادہ پاک جانکر ممتاز ٹھہرایا پر یہہ مغروری کی بات ہے (ختنہ) کرنا ضرور ہے یعنے اُن لوگوں کا جو انطاکیہ میں
ایمان لائے ہیں اور جنکا ذکر پولوس نے سنایا ہے (ف) اُنکا یہہ مطلب ہے کہ یہہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ایماندار تو ہیں عیسائی
بھی ہوئے ہیں مگر اُنکا حق نہیں ہے کہ ابراہیم کی برکات حاصل کریں جب تک کہ ختنہ نہ ہو اور شریعت موسوی پر نہ چلیں

(٦) تب رسول اور بزرگ جمع ہوئے کہ اس بات پر سوچیں ٦

اگرچہ پولس چاہتا تھا کہ وے جو انہیں پریشان اور بیقرار کرتے ہیں آپ ہی کاٹ ڈالے جائیں تو بھی اُسنے نہیں کہا کہ سچے عیسائی ان تکراروں سے الگ ہو جاویں اور بزرگوں اور رسولوں نے بھی نہیں چاہا کہ فرقے ہو جاویں بلکہ (جمع ہوئے) کہ اس بارہ میں سوچیں (ف۱) جب کلیسیا میں بدعتیں نظر آویں تو جہانتک ہو سکے اُس بات پر سوچیں جس کے سبب جھگڑا ہے اور جہانتک ہو سکے کوشش کریں کہ لوگ فرقے فرقے نہ ہوویں یہہ حواریوں کا دستور نہ تھا جیسے اب ہے کہ ایک ادنیٰ سی بات پر جدائیاں ہو جاتی ہیں اور فرقے فرقے ہو گئے ہیں لازم ہے کہ جب تک خدا میں اور بعض لوگوں میں پوری جدائی نظر نہ آوے تب تک جدائی نہ کریں (ف۲) بدعات کے دور کرنے کی اچھی تدبیر یہہ ہے کہ بزرگان دین جمع ہو کر سوچیں کہ کیا درست ہے (ف۳) اسوقت جو کلیسیا میں بہت فرقے نظر آتے ہیں اور یہہ آفت پورب کی کلیسیاؤں سے ہندوستان میں بھی آگئی ہے یہہ اچھی بات نہیں ہے اگر سب فرقوں کے بزرگ جمع ہو کر نیک نیتی سے سوچیں اور ایک دوسرے کی نزدیکی چاہئے نہ جدائی تو امید ہے کہ کسیقدر میل ملاپ ہو جاویگا مگر جب کہ وہ اُن کی طرف کچھہ آویں اور وہ اُن کی اور جبکہ ہر ایک اپنی طرف کو کھینچتا ہے تو ضرور جدائی ہوتی ہے کاشکے ہندوستان میں یہہ بلا سرسبز نہ ہو بلکہ سب آپس میں بھائی ہو کے مسیح کی خدمت کریں (ف۴) رسول اور بزرگ جمع ہوتے تھے مگر ساری کلیسیا بھی وہاں تھی (آیت ۱۲ و ۲۲ و ۲۳) کو دیکھو (ف۵) دیکھو جب بڑی بات کا فیصلہ کرتے تھے تو رسولوں اور بزرگوں نے جمع ہو کے دروازہ بند نہیں کیا تھا جیسے اب دروازہ بند کر کے کمیٹیاں کرتے ہیں وہاں دروازہ کھلا تھا اور سب بھائی سُنتے تھے کہ کیا ہوتا ہے اور بولنے کی اجازت بھی تھی اگرچہ فیصلہ صرف رسولوں نے کیا تھا مگر ہر عیسائی بولنے کو اُس مجلس کا ممبر تھا (ف۶) یہہ عیسائیوں کی پہلی مجلس تھی اور بے شک یہہ مجلس ہر زمانہ کی تمام کلیسیاؤں کی نمونہ تھی پس ہر مجلس میں چاہیئے کہ پادریوں کے ساتھہ تمام عیسائی بھی شامل ہوویں مگر دعا اور ایمان سے آویں اور فروتنی نیک نیتی خوش خلقی سے بات کریں اور ہوشیاری سے بولیں صاف گوئی کو عمل میں لاویں اور جب عام مجلس ہو تو بولنے کی عام اجازت بھی چاہیئے

(۷) اور جب بڑی بحث ہوئی پطرس نے کھڑے ہو کے اُنکو کہا ای بھائیو تم جانتے ہو کہ اگلے دنوں میں خدا نے ہم میں یہہ پسند کیا کہ غیر قومیں میرے مُنہہ سے انجیل کی بات سُنیں اور ایمان لاویں ۷

(بڑی بحث ہوئی) اسکا ذکر کہ کیا کیا بولے یہاں نہیں ہے مگر یہہ کہ بحث زیادہ بڑھگئی ایک دوسرے کو کاٹتا ہو گا

اور ایک دوسرے کے ساتھ اتفاق بھی کرتے ہونگے (ف) جب دو دعائیں ٹکراتی ہیں تب چنگاریاں نکلتی ہیں ایسے
وقت میں رسول چپ چاپ رہتے تھے (مگر پطرس کھڑا ہوا) اسلئے کہ وہ شروع سے کلیسیا میں اول درجہ رکھتا تھا نہ توریت
میں مگر پہلا خادم تھا اسکے سوا خود اُسنے غیر قوموں کے اول شخص کرنیلیوس کو بلاختنہ کلیسیا میں شامل کیا تھا اِسلئے وہ
کھڑا ہوا اور بولا (ف) پطرس کی تقریر پر غور کرکے دیکھو کہ بطور رائے مدلل کے بولتا ہے نہ بطور حکومت کے اگر وہ کلیسیا کا
روحانی حاکم بنگیا تھا بقول بعض لوگوں کے تو اب نہ بطور رائے پیش کرنے کے مگر بطور اختیار کے بولتا اور اگر اُسکا فتویٰ
بے خطا ہوتا تو پھر مجلس عام کی کیا ضرورت تھی اس مقدمہ کا مرافعہ صرف پطرس کے سامھنے کیا جاتا نہ مجلس کے سامھنے
مگر اب تو مجلس کے سامھنے مقدمہ پیش ہے پس آجکل پاپا صاحب کیا کرتے ہیں اسپر بھی سوچنا چاہئیے (ف) ہمیشہ امور
شکیہ کے درمیان حاکم شرع سے فتویٰ نہیں ہوسکتا ہے اور نہیں جایز ہے کہ ایک شخص سے فتویٰ لیا جاوے مگر یہہ کام
مجلس عامہ کا ہے (ف) اس مقام میں پطرس کا نام آخری دفعہ آیا پس پھر اعمال کی کتاب میں اُسکا نام نہیں آتا ہے
اُسکے ذکر کا خاتمہ یہاں ہے کہ وہ غیر قوموں کی نسبت یوں رائے دیتا تھا اور جماعت میں مثل سب بھائیوں کے وہ بھی ایک بھائی
تھا ہاں معزز رسول تھا مگر کلیسیا کا حاکم نہیں تھا اُس کے فتوے اور اُسکی رائے سے ظاہر ہے کہ انجیل کا قانون یوں ہے کہ کلیسیا
عام ہووے سب دنیا کے لئے جیسے پولوس منادی کرتا ہے نہ خاص ہووے یہودیوں کے لئے جیسے بعضے فریسی عیسائی
بولتے ہیں (ف) پطرس جو یہودیوں کا رسول تھا اُس کی رائے یہہ تھی کہ پولوس کا بیان درست ہے جو غیر قوموں کا رسول ہے
وہ ٹھیک اپنی رسالت کا کام کر رہا ہے اب پطرس کا بیان سنو (اگلے دنوں میں) یعنے بہت دن کی بات ہے اوایل زمانہ
انجیل میں یوں ہوا (ف) کرنیلیوس کے عیسائی ہونے سے آج اس مجلس کے وقت تک (۱۵) برس کے عرصہ کا ذکر ہے اسلئے
پطرس اس عرصہ کو اگلے دن بولتا ہے (خدا نے ہم میں یہہ پسند کیا) اس مقدمہ کا فیصلہ نہ صرف اپنی رائے سے ہے مگر اس سے
ہے کہ خدا کی مرضی اسطرح سے ظاہر ہوئی ہے اور وہ زور کرتا ہے ایک واقعہ پر کیونکہ خاص واقعات خدا کی ٹھیک مرضی کو بتلاتے
ہیں کرنیلیوس کا واقعہ صاف الٰہی مرضی کو دکھلاتا ہے پس پطرس کا یہہ بیان ہے کہ تم کیوں ایسے معاملہ میں شک کرتے ہو خدا کی
مرضی تو پندرہ برس گذرے ہیں کہ پولوس کے بیان کے موافق ہم پر ظاہر ہوچکی ہے (ف) بعض جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پطرس و برنباس
بھی اس فرقہ یعنے فریسی عیسائیوں کی طرف کچھہ مایل ہوئے تھے دورنگی کے طور پر جسپر پولوس نے پطرس کو ملامت بھی کی
تھی مگر تو بھی اس مجلس کے وقت اظہار حق کے لئے پطرس ذرا بھی کسیکی رعایت نہیں کرتا بلکہ صاف اُن یہودیوں کے
خلاف بولتا ہے کیونکہ حق پر فکر کا مقام ہے (ف) شاید یہی سبب ہے کہ پولوس و پطرس ایک دوسرے کو دہنا ہاتھہ دے کے
گئے تھے ایک غیر قوموں کے پاس اور دوسرا مختونوں کے (گلاتی ۲-۹) (میرے منہہ سے انجیل کی بات سنیں) خدا

نے اس خدمت کے لئے شروع میں مجھے چن لیا تھا کہ میرے منہہ سے غیر قوموں میں انجیل کی بات سنائی جاوے (ف) خداوند تعالیٰ خاص کام کے لئے خاص لوگونکو چن لیا کرتا ہی دیکھو کیا لکھا ہی (۱ تواریخ ۲۸-۳ سے ۶) تک (ف) اگرچہ انجیل کا سنانا تمام کلیسیا کا کام تھا اور اب بھی تمام کلیسیا کا کام ہی تو بھی خاص لوگ ہیں جو اس خدمت کے لئے چنے جاتے ہیں (ف) انجیل کا لفظ یہاں لکھا ہی ایک اور جگہ بھی انجیل کا لفظ ہی (۲۰-۲۴) میں پس دو دفعہ لفظ انجیل اس کتاب اعمال میں آیا ہی اور اکثر جگہ طریقہ یا کلام یا خدا کی تعلیم کہا گیا ہی

۸ (۸) اور خدانے جو دلکی جانتا ہی اُنپر گواہی دی کہ اُنکو بھی ہماری طرح روح القدس دی

(دلکی جانتا ہی) یعنے دل کا احوال جانتا ہی ہمیشہ خداتعالیٰ ادمی کے دلکی طرف دیکھتا ہی اور اُسکا مرتبہ و منصب اسی دلی حالت پر خدا کے سامھنے موقوف ہی (گواہی دی) خود خدانے گواہی دی کہ غیر قومیں بلاختنہ کلیسیا میں شامل ہو سکتی ہیں (ہماری طرح روح القدس دی) دیکھو (۱۰-۴۴ و ۴۵ و ۱۱-۱۵) کو (ف) خدا یہودیوں کی طرفداری نہیں کرتا اور نہ اُنہیں ذلیل کرتا ہی مگر دونوں قوموں کو برابر فضل دیتا ہی یہہ دلیل پطرس کی صاف جواب ہی اُن مخالفوں کے لئے (ف) تمام الہام یعنے ہر دو عہدنامہ تواریخی واقعات پر موقوف ہیں الٰہی واقعات صاف الٰہی مرضی کو دکھلاتے ہیں اور یہہ طریقہ جسمیں خدا کام کرتا ہی یہی تعلیم ہی (ف) دنیاوی مذہب اور الٰہی دین میں یہہ بھی ایک گہرا فرق ہی کہ خدا کا دین واقعات کے موافق ہی اور واقعات میں سے نکلتا ہی اور واقعات اُسپر گواہی دیتے ہیں پر آدمی کی بناوٹ خیالی بات ہی

۹ (۹) اور ایمان سے اُنکے دل پاک کرکے اُن میں اور ہم میں کچھہ فرق نہ رکھا

(پاک کرکے) یہہ فریسی جانتے تھے کہ یہہ نامختون لوگ ناپاک ہیں پس پطرس بتلاتا ہی کہ ایمان سے خدانے اُن کا دل پاک کیا ہی (ف) پاکیزگی کی اصل جگہ دل ہی خدانے اُسی اصلی جگہ کو پاک کرکے سارے ظاہری فرق دور کردیئے اور یہودی و غیر قوم سب ایک ہوگئے (گلاتی ۳-۲۸) (ف) ایمان سے نہ صرف راستبازی حاصل ہوتی ہی مگر دل بھی پاک ہوتا ہی (ف) پاکیزگی کا وسیلہ صرف ختنہ نہیں ہی مگر ایمان ہی اور ایمان خدا کی بخشش ہی خدا دیتا ہی تب آتا ہی ایمان زندہ کام کرنیوالی چیز ہی (ف) نئے عہدنامہ کا ختنہ ایمان ہی جس کی طرف بپتسما اشارہ کرتا ہی پس یہہ ایمان ایسا ختنہ ہی کہ سارے جسم کو اور روح کو بلکہ بتدریج تمام خواہشوں کو بھی پاک کرتا ہی پس جس نے یہہ دلی پاکیزگی پائی اُسے کچھہ حاجت نہیں ہی شریعت کی طہارت کی جو ختنہ وغیرہ سے مطلوب ہی ساری شریعت اسی طہارت کا سایہ تھا جب

یہہ پائی گئی تو پھر سایہ کی کیا حاجت ہی (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ پاکیزگی کا شروع نہ عقل سے ہی نہ جسم سے نہ ہاتھہ منہہ سے مگر دل سے ہی جب دل میں پاکیزگی آئی تو سب جگہ پھیل جاتی ہی مگر جب اور کسی عضو میں ہی تو سب جگہ پر نہیں پھیل سکتی اور فی الحقیقت پاکیزگی نام اُسی پاکیزگی کا ہی جو دل میں آتی ہی اور سب ظاہری پاکیزگیاں اُسکے پرتو یا عکس ہیں جیسے کسی شخص کا دھوپ میں سایہ دیکھتے ہو پر سایہ میں کیا ہی کچھہ بھی نہیں ہی (ف) مسیح خداوند کا خون آدمی کے دل کو پاک کرتا ہی تب عقل بھی تمام بیہودہ اور نامناسب خیالات سے پاک ہوتی ہی اور ساری بدعتیں بھی اُس سے نکلتی ہیں اور سب کام جو جو روح یا اعضا سے واقع ہوتے ہیں پاک ہوجاتے ہیں (ف) تجربہ کار لوگ جانتے ہیں کہ نہ ریاضت نہ خیرات نہ صوم نہ صلوٰۃ اور نہ کوئی ذکر فکر اور نہ علوم وغیرہ سب کوئی چیز نہیں ہی جو آدمی کے دل میں یہہ تاثیر دکھلاوے کہ دل پاک ہوجاوے یہہ بات صرف مسیحی ایمان میں ہی کہ دلکو پاک کرتا ہی اور یہی سبب ہی کہ ہم مسیح پر فریفتہ ہیں کیونکہ جو پاکیزگی مسیحی ایمانسے ہمارے دلوں میں آگئی ہی اُسنے سب جہان کی چیزوں کو مسیح کے سامھنے ہماری نظروں میں حقیر کردیا ہی اور یہہ صداقت کی گواہی ہمارے پاس موجود ہی

۱۰ (۱۰) پس اب تم کیوں خدا کو آزماتے ہو کہ شاگردوں کی گردن پر جوا رکھو جسکو نہ ہمارے باپ دادے اور نہ ہم اُٹھا سکتے تھے

(آزماتے ہو) یعنے کیوں مرضی الٰہی کے خلاف بولتے ہو خدا نے تو اپنی مرضی کرنیلیوس پر ظاہر کردی ہی اور تم سب جانتے ہو پھر کیوں خدا کی مخالفت کرتے ہو (کہ شاگردوں کی گردن پہ جوا رکھو) یعنے ظاہری رسومات کے بوجھہ کا جوا اُنکی گردن پر کیوں رکھتے ہو مسیح کا جوا تو آسان ہی اور ہلکا ہی (متی ۱۱-۲۹ و ۳۰) پس مسیح کا جوا ہٹا کے دوسرے بوجھہ کا جوا کیوں رکھتے ہو کہ وے تمام شریعت کو پورا کریں (گلاتی ۵-۱ سے ۳) (جسکو نہ ہمارے باپ دادے اور نہ ہم اُٹھا سکتے تھے) جب آدمی کا مزاج روحانی ہوجاتا ہی اور جسقدر روحانی زیادہ ہوتا ہی اُسیقدر وہ معلوم کرتا ہی کہ میں شریعت کی برداشت نہیں کرسکتا اُٹھا نہیں سکتا اور یہہ کہ تمام رسومات اور قربانیوں سے آدمی کا دل کامل نہیں ہوسکتا (عبرانی ۹-۹ و ۱۰) نہ کچھہ زندگی آسکتی ہی (گلاتی ۳-۲۱) یہہ تو موت کی خدمت ہی (۲ قرنتی ۳-۷) (ف) پطرس کا یہہ مطلب نہیں ہی کہ شریعت خدا کی نہایت سختی ہی مگر وہ کہتا ہی کہ انسان نہایت کمزور ہیں اپنے واجب بھی ادا نہیں کرسکتے (ف) اسبات کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ جو لوگ بڑا بوجھہ لادتے ہیں اور لوگوں پر سخت بھار رکھتے ہیں وہ ہرگز اچھے معلم نہیں ہیں اچھا معلم ہمیشہ بوجھہ کو ہلکا کرتا ہی اور یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح کا بوجھہ ہلکا ہی پس جو بھاری بوجھہ ہی وہ مسیح کا نہیں ہی (ف) کام

سے محنت سے کچھ ثواب نہیں ملتا جیسے بیل جوئے کے نیچے سختی اُٹھاتے ہیں پھر آخر کو خوراک کے لئے ذبح کئےجاتے ہیں
یہی حال ہی اُنکا جو صرف شریعت سے راستبازی تلاش کرتے ہیں ساری عمر شریعت کی باتیں مانتے ہیں کوشش کرتے رہتے
ہیں آخر کو مزدوری یہہ ہی کہ ابدی موت سے مریں کیونکہ ناممکن ہی کہ وے شریعت سے راستباز ٹھہریں پس جب شریعت سے
نا راست ہی رہے تو موت اُنکا بدلہ ہی پر ایمان ہی جس کے وسیلہ سے راستباز ٹھہر کے بچ جاتے ہیں

11 (۱۱) بلکہ ہمکو یقین ہی کہ خداوند یسوع مسیح کے فضل سے ہم اُن کی طرح نجات پاوینگے

(اُنکی طرح) جیسے وے بغیر شریعت کے صرف ایمان سے بچینگے ویسے ہی ہم بھی صرف ایمان کے وسیلہ سے بچینگے
کیونکہ نہ وے شریعت کو پورا کر سکتے ہیں اور نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادے (مگر خداوند یسوع مسیح کے فضل سے) بچ
جاتے ہیں اگلے بزرگ مسیح کو آنیوالا جانتے تھے اور اسی ایمان سے بچ گئے ہم اُسے آیا ہوا جانتے ہیں تب اُنکا ایمان اور ہمارا
ایمان ایک ہی (ف) لوقا کا مطلب یہہ ہی کہ اس عقیدہ کو چھوڑنا نہیں چاہئے بلکہ مضبوطی سے پکڑنا چاہئے کہ خدا کے بیٹے
نے اپنی موت سے رسومات کی شریعت کو ہمارے لئے پورا کیا اور اپنے جی اُٹھنے سے شریعت اخلاقی کو بھی پورا کیا پس یہودی
کے لئے ختنہ کچھ مفید نہیں ہی اور غیر قوم کے لئے نامختونی کچھ مضر نہیں دونوں کے لئے فضل الٰہی کافی ہی وہ فضل جو مسیح
یسوع کی موت اور حیات میں ظاہر ہوا

12 (۱۲) تب ساری جماعت چپ رہی اور وے برنباس اور پولوس کا یہہ بیان سُننے لگے کہ خدا
نے کیسی نشانیاں اور کرامتیں اُنکے وسیلہ غیر قوموں میں ظاہر کیں

(چپ رہے) پہلے بڑا مباحثہ کیا مگر اب چپ ہوئے کیونکہ پطرس کی زبان سے وہ دلیلیں سنیں جو سچی اور برحق تھیں
اور جنسے مُنہہ بند ہوا اور غور کے کان کھل گئے اور دل نرم ہو گیا فضل کی باتوں نے شریعت کے جوش کو دبا لیا تب چپ
ہوئے اور اُن واقعات کے سُننے پر دھیان لگایا جن میں خدا کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف نظر آتا ہی (برنباس و پولوس
یہاں پھر برنباس کا نام پہلے آیا کیونکہ پولوس کی نسبت یروشلم کے لوگ برنباس کو زیادہ جانتے تھے اور وہ عمر میں بڑا
شخص تھا (خدا نے اُنکے وسیلہ سے کیا کیا معجزات ظاہر کئے) یہہ ذکر کہ کیا کیا معجزات غیر قوموں کے درمیان واقع
ہوئے بڑا جواب تھا اُس سوال کا جو مجلس میں پیش ہوا تھا کہ خدا نے غیر مختونوں کے درمیان کرامتیں اور معجزے
ظاہر کئے اور بغیر ختنہ کے روح القدس اُنہیں بخشی اور مختونوں و غیر مختونوں کو برابر برکات عنایت کیں پس اب کیا

ضرور ہی کہ شریعت کا بوجھہ اُنپر ڈالا جاوے (ف) یہاں ذکر نہیں ہی کہ کیا کیا معجزات اُنہوں نے سُنائے مگر ظاہر ہی کہ
وہی باتیں سُنائی ہونگی جو پچھلے بابوں میں مذکور ہیں (ف) عیسائی مذہب کی حقیت پر یہہ سب سے بڑی دلیل ہی کہ
زندگی کا کلام انجیل میں اور اعمال میں معجزوں کے ساتھہ سنایا گیا ہی اور یہہ سب معجزات بھی اُسی عجیب مسیح کے ہیں جن میں
نہ مبالغہ ہی نہ بے انصافی کی بات ہی مگر رحم اور الٰہی تاثیر نظر آتی ہی

۱۳ (۱۳) بعد اُسکے کہ وے چپ ہو رہے یعقوب کہنے لگا ای بھائیو میری سُنو

ایک وقت ہی بولنے کا اور ایک وقت ہی چپ رہنے کا (واعظ ۳-۳ سے ۸) مجلس میں باری باری سب بول سکتے
ہیں (اقرنتی ۱۴-۳۱) کیونکہ خدا بے انتظامی کا بانی نہیں ہی خدا کی روح عیسائیوں میں رہتی ہی تب وہ سب کام ادب و
انتظام سے کرتے ہیں مگر جہاں خدا کی روح نہیں ہی وہاں گڑبڑ ہی غل شور مچاتے ہیں اپنی اپنی بولتے ہیں اور ایک دوسرے
کی نہیں سنتا عیسائیوں کا ہمیشہ یہہ دستور ہی کہ ایک ایک کرکے بولتا ہی ایک دوسرے کے بیان میں ہرج نہیں کرتا ہی نہ
ایک کی بات پر دوسرا بے توجہہ ہو کے اُسکی حقارت کرتا ہی اور اُنہیں کہنا نہیں پڑتا کہ ذرا سُنئے تو سُنئے تو (ف) ہندو
مسلمانوں کا یہہ حال ہی کہ پوری بات نہیں سُنتے بلکہ فقرہ فقرہ پر ساتھہ ساتھہ بولتے جاتے ہیں تاکہ کچھہ نتیجہ کلام کا ہاتھہ
میں نہ آوے (یعقوب کہنے لگا) یہہ یعقوب رسول نہیں ہی وہ تو مدت گذری کہ ہیرودیس کے ہاتھہ سے شہید ہو چکا مگر یہہ دوسرا
یعقوب ہی جس کی طرف پطرس نے اپنی خلاصی کی خبر بھیجدی تھی (۱۲-۱۷) اور اسی نے پولوس سے یروشلم میں ملاقات کی
تھی (۲۱-۱۸) یہہ یعقوب خداوند مسیح کا بھائی ہی (گلاتی ۲-۹) (ف) پطرس کی تقریر خدا کے کام سے علاقہ رکھتی تھی مگر یعقوب
کی تقریر خدا کے کلام سے علاقہ دکھلاتی ہی اور مطلب و حاصل ہر دو بیان کا واحد ہی پس مطلب واحد کے ثبوت پر دونوں شخصوں
نے اچھی دلیلیں سُنائیں یہاں سے عیسائیوں کو بیان کا طور سیکھنا چاہئے فروتنی اور محبت اور ترتیب اور بیانات میں ترقی
بزرگوں کی تقریر میں سے نکلتی ہی

۱۴ (۱۴) شمعون نے بیان کیا ہی کہ کس طرح پہلے خدا کو پسند آیا کہ غیر قوموں میں سے ایک گروہ اپنے
نام کا چن لے

(شمعون) یعنے پطرس نے (۲ پطرس ۱-۱) اُسکا پہلا نام جو عبرانی نام ہی وہی بولتا ہی کیونکہ یہہ دونوں شخص عبرانی
تھے ایک عبرانی جب دوسرے عبرانی کا نام لیتا ہی تو اُسے یہودی لفظ سے یاد کرتا ہی (ف) ایسی بول چال ہمجنس اہل

ہم قوم اور ہم ملک لوگوں میں زیادہ خوشنما اور پیاری ہوتی ہے (غیر قوموں کو) دیکھو (۱۰ وا باب کو) (اپنے نام کا جن سے)
اور اسکا شروع کرنیلیوس سے ہوا (ف) حکم تھا کہ تثلیث مبارک کے نام پر ساری قوموں کو بپتسمہ دو اسکا مطلب یہہ ہے
کہ دنیا کے سب لوگوں میں سے ایک برگزیدہ جماعت نکالی جاویگی اور وہ گروہ خدا کے نام کی ہوگی وہ دنیا کی نہیں ہیں
جیسے مسیح دنیا کا نہ تھا اور سب دنیا دار دنیا کے ساتھہ برباد ہونگے

۱۵ (۱۵) اور اسپر نبیوں کی باتیں متفق ہیں چنانچہ لکھا ہے

(نبیوں کی باتیں) یعنے سب نبیوں کی باتیں اگرچہ الفاظ جدا گانہ ہوں پر مطلب واحد پر سب متفق ہیں (لکھا ہے) مثال ایک
جگہ سے پیش کرتا ہے اور وہ جگہ (عاموس ۹-۱۱ و ۱۲) ہے یہہ باتیں وہاں لکھی ہیں

۱۶ (۱۶) کہ بعد اسکے میں پھر اونگا اور داؤد کے گرے ہوئے مسکن کو بناؤنگا اور اُسکے ٹوٹے پھوٹے
کی مرمت کر کے اُسے پھر کھڑا کرونگا

یعقوب کا مطلب ان ایات کے پیش کرنے سے یہہ ہے کہ خدائے ازلی کی مرضی اور نیت ان آیات سے یوں ثابت ہے
کہ نجات داؤد کے مسکن سے تمام آدم زاد کے بقیہ کی طرف بہہ نکلیگی (ف) اِس پیشگوئی کا کچھہ عکس اُسوقت نظر آیا
تھا جب یہودی لوگ بابل کی جلاوطنی سے واپس آئے تھے اور عزرا کے وسیلہ سے ہیکل کی تعمیر پھر ہوئی تھی مگر خاص
طور پر پوری ہوئی اُسوقت کہ مسیح خداوند آیا اور نجات کی راہ ساری قوموں کے لئے کھولدی اور اخص طور پر اُسوقت
پوری ہوگی جب یہودی اب پھر اپنے وطن میں جمع ہونگے اور جلال الٰہی تمام دنیا پر سایہ کریگا (۲-۱۶ سے ۲۱) (میں
پھر اونگا) یعنے رحمت اور آرام کے ساتھہ خداوند یسوع مسیح پھر آویگا اپنے بندوں کی ملاقات کے لئے (مسکن) محل کا ذکر
نہیں ہے مگر مسکن یا ڈیرہ یا خیمہ کا ذکر ہے اس سے اشارہ ہے خاندان داؤدی کی طرف اور یہودی ہیکل کی طرف (ف) نبی
کہتا ہے کہ مسیح کے پھرنے کے وقت یہودی ہیکل گری ہوئی ہوگی اور اُسکا خاندان نہایت پست حالی میں ہوگا جیسے کہ
اِسوقت یروشلم کا حال ہے (ف) ابن داؤد جو داؤد کا بھی خداوند ہے وہ آویگا اور بحال کریگا اور غیر قوموں کو بھی ساتھہ
لیگا اور نئے طور سے بحالی ہوگی مگر اُسی بنیاد پر جو سابق کی ہے خداوند پھر کلیسیا کو بحال کریگا اور سب غیر قومیں بھی اُس میں
نجات پاوینگی بغیر ختنہ کے صرف مسیح خداوند کے نام سے (ف) نئے عہد نامہ کا زمانہ بحال کرنیکا زمانہ ہے بحالی کا شروع
ہوا ہے کہ غیر قومیں بھی بغیر ختنہ کے خداوند پر ایمان لا کے الٰہی برکات حاصل کرتی جاتی ہیں مگر بڑا وقت بحالی کا

آئیوالا ہی یعنے یہہ پیشگوئی مسیح کی پیدائش کے وقت سے پوری ہونی شروع ہوگئی تھی لیکن آمد ثانی میں کامل ہوگی

(۱۷) تاکہ آدمیوں کی بقیہ اور وہ سب غیر قومیں جو میرے نام کی کہلاتی ہیں خداوند کو ڈھونڈھیں ۱۷
یوہیں خداوند جو یہہ سب باتیں کرتا ہی فرماتا ہی

(آدمیوں کا بقیہ) یعنے وہ لوگ جو یہودی قوم سے باہر ہیں پر خداوند کے ہیں (سب غیر قومیں) جنہیں خداوند کا نام سنایا جاتا ہی جب وے ایمان لاویں تو یہہ برکات پاوینگے (ف) داؤد کے مسکن کی عمارت شروع ہوگئی ہی جو روحانی طور پر خدا کے لئے ایک مسکن طیار ہوتا ہی کہ سارے آدم زاد پر روح القدس بہائی گئی ہی مسیح کی موت سے زندگی کا چشمہ سب طرف پھوٹ نکلا ہی

(۱۸) خدا کو قدیم سے اپنے سب کام معلوم ہیں ۱۸

(قدیم سے) یعنے قدیم سے خدا کی نیت یوں ہی کہ یہودیوں کی ٹوٹی پھوٹی کلیسیا کو پھر کھڑا کرے اور اُن کے مسکن کو پھر بناوے اور بڑا لمبا چوڑا مسکن کھڑا کرے جسمیں ساری ایماندار قوم بھی شامل ہوں (ف) خداوند اپنے کاموں کو اکیلا آپ کرتا ہی جیسے نبیوں کے صحایف میں خبر دی تھی کہ میں آپ کرونگا اب جو یہہ غیر قومیں شامل ہوتی ہیں یہہ کام خداوند کا ہی وہی یہہ کرتا ہی کیونکہ وہ غیر قوموں کا بھی خالق اور باپ ہی جیسے یہودیوں کا باپ ہی وہ غیر قوموں کو بھی پیار کرتا ہی جیسے شروع میں اِن یہودیوں کو بھی کیا تھا

(۱۹) پس میری صلاح یہہ ہی کہ اُنپر جو غیر قوموں میں سے خدا کی طرف پھرے ہیں بوجھہ ۱۹
نہ ڈالیں

(میری صلاح) یعنے مجھہ یعقوب کی رائے یہہ ہی۔ دیکھو یعقوب کلام الہی سے دلیلیں دیکے اپنی رائے صاحب اختیار کی مانند رسولوں میں اور جماعت میں پیش کرتا ہی اسلئے کہ وہ یروشلم کا بشپ یا اسقف تھا (بوجھہ نہ ڈالیں) یعنے جب کام چل رہا ہی ظاہری رسومات کا بوجھہ اُسکو روکیگا اور نقصان ہوگا ظاہری رسومات کا بوجھہ کام کو دباویگا رسومات جس مطلب پر رکھی گئی ہیں وہ مطلب بغیر رسومات کے بھی نکلتا ہی تب کیا ضرور ہی کہ بوجھہ ڈالیں اور ختنہ کا حکم دیں (ف) دیکھو یعقوب بھی یہودی تھا اور اسقف تھا اور اُس شہر کا جہاں یہودی بکثرت تھے اور اُنکے درمیان اُسکا کام تھا اور

وہ جانتا تھا کہ اس جماعت میں بہت ہیں جو ختنہ چاہتے ہیں تو بھی اُسنے ایسی رائے دی یہہ رائے محبت اور سچائی کے بغیر تعصب کے تھی اور اس تمام مجلس کا یہی فتوی ہوا کہ ایماندار لوگ رسوم شریعت کے بوجہہ سے آزاد ہیں کیونکہ ایمان کے وسیلہ سے مغز شریعت اُن میں ہی (ف) یہہ فتوی سچائی سے ہی نہ اِسلئے کہ نامور آدمیوں کی راے یوں ہوئی یا آنکہ اس راے پر بہت ہاتھہ اُٹھے نہ اِسلئے کہ لوگوں کے دو حصہ کرکے ووٹ لیگئے مگر روح کی یگانگت سے سب کی یہہ رائے ہوئی کہ نومریدوں کو بیفاید باتوں میں دق نہ کریں یہی خدا کا مطلب ہی کہ بغیر ختنہ کے لوگ ایماںسے نجات پاویں (ف) شکی باتوں میں سب آزاد تو ضرور ہیں کہ اپنی اپنی رائے پیش کریں مگر چاہئے کہ سب کچھہ محبت سے ہووے اور یگانگت اور موافقت خدا کے کلام سے اور بھائیوں سے نہ چھوڑیں اس مجلس میں سب کو بولنے کی اجازت تھی چھوٹے اور بڑے سب بولتے تھے مگر جب خدا کی روح کے ساتھہ دعا کرکے اُنہوں نے یہہ کام کیا تھا تب پوری موافقت اُن میں ظاہر ہوئی اور غلامی کے جوئے تلے دوبارہ جوتے نہیں گئے

٢٠ (٢٠) بلکہ اُن کو لکھہ بھیجیں کہ بتوں کی نجاستوں اور حرامکاری اور گلا گھونٹے اور لہو سے پرہیز کریں

چار چیزوں کا ذکر یہاں ہی (بتوں کی نجاست) اِسلئے کہ غیر قوموں کے درمیان بت پرستی بہت تھی اور جب وے بتونکو قربانی چڑھاتے تھے تو قربانی کا کچھہ حصہ چڑھانیوالونکو بھی ملا کرتا تھا جیسے پرشاد ملا کرتے ہیں یا مسلمانوں میں مقبروں سے یا نذر نیاز سے تبرک ملا کرتے ہیں اِن باتوں سے پرہیز کرنیکا سبب یہہ تھا کہ غیر قوم بت پرستوں پر یہہ بات ظاہر کریں کہ ہم جو عیسائی ہیں بت پرستی سے بالکل الگ ہو گئے ہیں بلکہ ہمیں اُنسے نفرت ہی (رومی ١٤-١٥ اور اقرنتی ٨-١٠ اور ١١) دوسری بات (حرام کاری بھی) یعنے حرام کاری سے الگ رہیں (ف) شاید کوئی تعجب کریگا کہ ایسے بڑے گناہ کو ان چیزوں کے ساتھہ ملا کے بیان کیا ہی یہہ چار چیزیں جو بیان ہوئی ہیں رسمی شریعت کی ہیں مگر حرامکاری اخلاقی شریعت سے متعلق ہی اور وہ باقی تین چیزیں یہودیوں کے لئے ٹھوکر کا باعث تھیں مگر یہہ گناہ سب جہان کے لئے ٹھوکر کا باعث ہی تو جاننا چاہئے کہ اِسکا شمول ان تین چیزوں کے ساتھہ اِسلئے کیا گیا ہی کہ بت پرستونکے درمیان حرامکاری ایک خاص گناہ تھا سب درجے کے لوگ اسمیں بغیر شرم کے شامل تھے بڑی بےپرواہی کے ساتھہ حرامکاری غیر قوموں میں جاری تھی اور ہمیشہ بت پرستی کے ساتھہ زناکاری ہوتی تھی اُنکے مذہب کا ایک حصہ حرامکاری بھی تھی جیسے اِسوقت بھی ہندؤں میں بت پرستی کے ساتھہ حرامکاری کا رواج ہی وے حرامکاری کو بڑا گناہ نہیں جانتے

اُنکے مندروں کے ساتھہ حرامکار عورتیں بھی متعلق تھیں اب جو لوگ اُن میں سے عیسائی ہوئے ہیں چاہئے کہ
اس بیہودہ عادت سے منع کئے جاویں اگر اُن میں یہہ اپنی قدیم عادت رہی تو نہ وہ عیسائی ہیں اور نہ اُنسے عیسائی
لوگ ملاپ رکھہ سکتے ہیں اور وہ دین کی بڑی بیعزتی کا باعث ہونگے تیسرے (گلا گھونٹے جانور کھانے سے) منع کیا
چوتھے لہو کے کھانے سے منع کیا یہہ حکم نوح کے وقت سے جاری تھا اور موسیٰ کی شریعت میں اسکی ممانعت ہوئی تھی
(ف۱) حکم تھا کہ لہو زمین پر بہایا جاوے تب گوشت کھایا جاوے لیکن جسوقت حقیقی لہو زمین پر بہایا گیا اور مسیح کلوری
پہاڑ پر موا اُسوقت ساری قربانیوں کے نمونے پورے ہوگئے پھر اس حکم کی پابندی کی حاجت نہ رہی مگر اسوقت
بھی یعقوب کچھہ عرصہ کے لئے غیر قوموں کو یہہ حکم دیتا ہی اسلئے کہ یہودی عیسائی اپنی پرانی عادت کے سبب ٹھوکر
نہ کھاویں کہ جب اُنہیں لہو کھاتے دیکھیں تو اُنکے ساتھہ رفاقت نہ کرینگے (ف۲) یعقوب نے ان بعض رسمی باتوں کا تھوڑا سا
بوجھہ بھی اُسوقت غیر قوموں پر رکھا اس مصلحت سے کہ کلیسیا کے شروع کا زمانہ ہی مناسب ہی کہ غیر قوم عیسائیوں میں اور یہودی
عیسائیوں میں رفاقت بنی رہے اور میل ملاپ ہو جاوے (ف۳) اسلئے بھی ان رسمی باتوں سے منع کیا کہ ابھی ہیکل قایم تھی
اور وہاں قربانیاں ہوتی تھیں تا وقتیکہ ہیکل گرائی نہ جاوے اُس کی عزت مناسب ہی پس جب تک ہیکل قایم ہی رسمی
شریعت رہی خاصکر ان امور میں ممانعت کی گئی اور ختنہ کا حکم نہیں دیا گیا اگرچہ وہ بھی رسمی شریعت کی بات تھی
مگر اُسکا حکم دینے سے دین مسیحی کے اصول میں نقصان آتا تھا اور وہ رسم بنیادی بات ٹھہرتی تھی پس سب کچھہ مناسب
کیا (ف۴) رسول لوگ دیکھتے تھے کہ عشاء ربانی میں لہو اور گوشت نہ اصل لہو اور گوشت ہی مگر باطنی لہو اور گوشت کا
نمونہ ہی ورنہ وہ لوگ جو لہو کھانے سے منع کرتے ہیں آپ لہو و گوشت کیوں کھاتے پس وہ خوب جانتے تھے کہ یہہ حقیقی
لہو و گوشت نہیں ہی وہ ایک باطنی فیضان کا نمونہ ہی یہہ سند رومن کیتھولک کے خیال کو صاف کاٹتی ہی کہ وہ لوگ جو
عشاء میں لہو و گوشت کو بعینہ لہو و گوشت جانتے ہیں درست نہیں ہی (ف) حاصل کلام آنکہ اگرچہ اُسوقت گلا گھونٹے
جانور اور لہو کے کھانے سے مصلحتاً وہ لوگ منع کئے گئے مگر اب کوئی عیسائی ان دستورات کی قید میں نہیں ہی وہ وقت
نکل گیا وہ مصلحت اب نہ رہی اب حقیقی آزادگی کا ظہور ہی (۱ قرنتی ۱۰-۲۳ سے ۲۶) سب کچھہ میرے لئے حلال ہی پر سب
فایدہ مند نہیں سب کچھہ میرے لئے حلال ہی پر سب ترقی نہیں بخشتا ہی (ف) عیسائیوں کو چاہئے جو چاہیں کھاویں
مگر کسیکے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہوویں سور اگرچہ پاک ہی مگر اہل اسلام کو ٹھوکر نہ کھلانیکے سبب اگر نہ کھاویں تو بہتر ہی
پس اپنی آزادگی کو دوسروں کی ٹھوکر کا باعث نہ کریں

۲۱ ( ۲۱ ) کیونکہ اگلے زمانہ سے ہر شہر میں موسیٰ کی منادی کرنیوالے ہوتے آئے ہیں کہ وہ ہر سبت کو عبادت خانوں میں پڑھا جاتا ہی

یہہ سبب ہی ایسا حکم دینے کا کہ مدت مدید سے موسیٰ کی کتاب ہر شہر میں سنائی جاتی ہی اور ہر سبت کو اُسکی کتاب پڑھی جاتی ہی جسمیں شریعت رسمی کا بہت ذکر آتا ہی اب جہاں عیسائی اور یہودی رلے ملے رہتے ہیں تو چاہئے کہ اُنکی رعایت سے ان دو تین باتونکو بھی عیسائی عمل میں لاویں ورنہ یہودی خفا ہو کے اُنسے ملنا چھوڑ دینگے اور نفرت کرینگے اِسمیں کچھہ فایدہ نہیں مگر نقصان ہی پس آزادگی کے دونوں شقوں میں سے اس شق پر مصلحتاً عمل کریں

۲۲ ( ۲۲ ) تب رسولوں اور بزرگوں کو ساری کلیسیا سمیت پسند آیا کہ اپنے میں سے کئی مرد چن کے پولوس اور برنباس کے ساتھہ انطاکیہ میں بھیجیں یعنے یہودا ملقب بہ برساباس اور سیلاس کو جو بھائیوں میں مقدم تھے

( ساری کلیسیا ) نہ صرف رسولوں اور بزرگوں نے اس رائے کو پسند کیا مگر ساری کلیسیا نے پسند کیا (ف) انجیل کی آزادگی ساری کلیسیا سے مروج ہوئی سب نے اتفاق کیا کہ یہہ بات مناسب اور کلام کے موافق ہی ہاں بزرگوں اور رسولوں نے تو سب کچھہ کیا مگر تمام کلیسیا کا اتفاق تھا ( چُنکے بھیجیں ) یعنے لایق اور معتبر لوگونکو چن لیں کہ وہ جاویں ( یہودا ملقب بہ برساباس ) یہہ وہ یہودا نہیں ہی جو یعقوب کا بھائی تھا ( ۱-۱۳ ) اور نہ وہ یہودا ہی جو تدی کہلاتا تھا ( متی ۱۰-۳ ) اور وہ یہودا بھی نہیں ہی جو یوسف برساباس کا بھائی تھا ( ۱-۲۳ ) لیکن یہہ کوئی اور یہودا ہی اور اس سے زیادہ اسکی بابت کچھہ معلوم نہیں ہی ( سیلاس ) یا سلوانس یہہ وہ شخص ہی جو سفر دویم میں پولوس کا ساتھی تھا ( آیت ۴۰ ) اس شخص کی طرف پولوس نے ہمیشہ اپنا میل محبت بہت دکھلایا ہی اور تین خطوں میں اُس کا نام اپنے نام کے ساتھہ ملایا ہی ( ا تسلونیقی ۱-۱ و ۲ تسلونیقی ۱-۱ و فلپی ۱-۱ ) ( ف ) یہہ دونوں شخص بھائیوں میں مقدم تھے جیسے اِسوقت بھی کلیسیا میں بعض بھائی مقدم نظر آتے ہیں جو خدا کو بہت پیار کرتے ہیں اور کلیسیا اُنہیں عزت دار بھائی جانتی ہی ایسے ہی یہہ شخص تھے پس انکو اسلئے چن لیا تاکہ انطاکیہ کی جماعت بھی ان کی عزت کرے اور اِس بزرگ مجلس کے فتوے کی بھی عزت ظاہر ہو کہ یہہ فتویٰ بہت بھاری بات ہی کہ تمام جہان کی غیر قوم عیسائیوں سے علاقہ رکھتا ہی ( ف ) ( آیت ۳۲ ) میں ہی کہ یہہ لوگ نبی تھے شاید مقدم اسی سبب سے ہوئے کہ وہ نبی تھے خدا کی روح اُن میں تھی

دیکھو خدا کا انتظام فریسی عیسائیوں نے آکے انطاکیہ کی کلیسیا میں کیسا جھگڑا اور اختلاف ڈالا اور بھائیوں کے دل پریشان کر دئے اسلئے پولوس یروشلم کیطرف بھیجا گیا اور یہاں آکے سیلاس نبی کے ساتھہ ملگیا اور اب کیسے مقدس لوگ وہاں جاتے ہیں اور سیلاس پولوس کے مشنری سفر ونکا ساتھی ہوگیا یہہ سب کچھہ فریسیوں کے اعتراض کے سبب سے ہوا خدا نے بدی میں سے نیکی نکالی پس آدمی نہیں جانتا کہ کس کس چیز سے کیا کیا ہونیوالا ہی پس ہرگز ہرگز نہیں چاہئے کہ ہم اپنے دشمنوں کی مخالفت سے پریشان ہوویں شاید خدا کی مرضی اور باطنی انتظام کا یہہ ایک حصہ ہی جس سے ہمارے لئے کچھہ خوبی نکلیگی اگر ہم نیک نیتی سے رہیں تو سب کچھہ ہمارے فایدہ کے لئے ہی

۲۳ (۲۳) اور اُنکے ساتھہ یہہ لکھہ بھیجا کہ انطاکیہ اور سوریا اور کلکیہ کے بھائیوں کو جو غیر قوموں میں سے ہیں رسولوں اور بزرگوں اور بھائیوں کا سلام

(لکھہ بھیجا) دیکھو لکھنے کا ذکر مسیحی دین کی باتوں کی بابت پہلی دفعہ یہاں آیا ہی اگرچہ لکھنے کا ذکر (یوحنا ۲۰-۳۱ و ۲۱-۲۴) میں بھی ہی مگر وہ انجیل اس کتاب کے بہت دنوں بعد یوحنا رسول نے لکھی ہی اسلئے لکھنے کا پہلا ذکر یہاں ہی نہ وہاں (ف) لکھنے کا ذکر بولنے کے ساتھہ (خروج ۱۷-۱۴) میں یوں ہی تب خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ یادگاری کے لئے کتاب میں اسے لکھہ رکھہ اور یشوع کے کان میں یہہ کہدے کہ میں عمالیق کا نام نشان آسمان کے تلے سے مٹا دونگا۔ مگر نئے عہدنامہ میں پہلا ذکر لکھنے کا جب آیا تو غیر قوموں کی طرف خطاب ہی کہ یہودیوں اور غیر قوموںکا فرق مسیح کے سبب سے مٹ گیا (ف) یاد رکھنا چاہئے کہ جب کسی بڑی بھاری مجلس کا فتویٰ یا کوئی مضمون مفید ہووے تو چاہئے کہ قلمبند ہو جایا کرے کیونکہ لوگ سنانے میں اکثر غلطیاں کرتے ہیں پر لکھنے میں وہ مضمون عبارت کے درمیان بندھا رہتا ہی عیسائیوں میں ایک کہاوت ہی کہ (فقط لکھے ہوئے کلام پر بھروسہ کرتے ہیں اگرچہ لوگ کچھہ بولیں) دیکھو بے لکھی باتیں یعنے وہ باتیں جو مدت بعد قلمبند ہوتی ہیں جنکو حدیث بولتے ہیں کسقدر غلطیوں سے بھری ہوئی ہیں اور اُنسے کیسے اختلافات دنیا میں پیدا ہوئے ہیں اور اُنہیں ماننے والے کیسی راستی سے الگ ہو جاتے ہیں (ف) لکھا ہوا فتویٰ جو سب بزرگوں اور بھائیوں اور رسولوں کے اتفاق سے نکلا وہ جاری بھی ہوگیا اسیطرح اگر جماعت اور پادری سب ملکے کام کریں تو اُنکے انتظام بھی جاری ہونگے اور جب اختلاف ہی تب برکت اُڑ جاتی ہی (ف) دیکھو خط جو لکھا گیا سب کی طرف سے تھا نہ صرف رسولوں کی کیونکہ سب لوگ مسیح کی خدمت کرتے ہیں اور سب مسیح کا بدن ہیں (ف) سلام جس لفظ کا ترجمہ ہی وہ لفظ یونانی میں (خیرین) ہی اور یہی لفظ (یعقوب ۱-۱) میں ہی اور فلادیوس لیسیس کے خط میں بھی یہی لفظ ہی پس یعقوب کا محاورہ یہہ معلوم ہوتا ہی

اُس سے کچھ ظاہر ہی کہ یہہ خط جو مجلس کی طرف سے لکھا گیا یعقوب اسقف خداوند کے بھائی کے ہاتھہ سے لکھا گیا سلام کا لفظ عہد جدید میں کہیں لکھتے ہیں اُنکا محاورہ دوسرا لفظ ہی وہ (اربی ہی) (کلکیہ) معلوم ہوگیا کہ کلکیہ عیسائی جماعت ہوگئی تھی جیسے سوریا اور انطاکیہ میں تھی اور شاید کلکیہ کی جماعت پولوس کے وسیلہ سے اُسی وقت بن گئی تھی جب وہ یروشلم سے ترسس کو گیا تھا (۹-۳۰) اور جب انطاکیہ سے برنباس ...ہ آیا تھا (۱۱-۲۵ و ۲۶) انہیں وقتوں میں وہاں جماعت بن گئی تھی

۲۴ (۲۴) ازبسکہ ہم نے سنا کہ بعضوں نے ہم میں سے جنکو ہمنے حکم نہیں کیا جا کے تمہیں باتوں سے گھبرا دیا اور تمہارے دلوں کو یہہ کہکے پریشان کیا کہ ختنہ کرنا اور شریعت پر چلنا ضرور ہی

(ہم میں سے) یعنے بعض ہم میں سے گئے بغیر حکم کے (ف۱) شاید وہ شخص یوں بولے ہونگے کہ ہم یروشلم کے بزرگوں کی طرف سے سناتے ہیں (ف۲) یاد رکھنا چاہئے کہ روح القدس کبھی اُن لوگوں کو باہر نہیں بھیجا کرتی ہی جو انجیل کے پھیلانے میں رسوم کے سکھلانیوالے ہیں یہہ نفسانی جوش اور غرض کی باتیں ہیں جو لوگ اگر بجائے انجیل کے رسومات سکھلاتے ہیں (گھبرا دیا) یعنے اُن کی تعلیم گھبراہٹ کا باعث ہوئی انجیل گھبراہٹ کا باعث نہیں ہی وہ تسلی کا باعث ہی پس جھوٹے معلم اپنی طرف سے ہوتے ہیں نہ روح القدس کی طرف سے وہ نہ سکھلاتے بلکہ خراب کرتے ہیں وہ نہ تسلی کا باعث ہیں مگر گھبراہٹ کا سبب ہیں یہہ علامتیں جھوٹھے معلموں کی یاد رکھنا چاہئے (ف۱) دیکھو جھوٹھے معلم یہودیہ سے آئے تھے اور کلیسیا کے درمیان سے آئے تھے کلیسیا کے اندر سے اُلٹی باتیں بولنیوالے اُٹھتے ہیں (۲۰-۲۳) شیطان چاہتا ہی کہ بھیڑوں کو پھاڑ کھاوے تب وہ اپنے لئے کلیسیا ہی میں سے لوگوں کو نکالتا ہی کہ نقصان کا باعث ہو جاویں (ف۲) یاد رکھو کہ جو کچھہ سچائی اور یگانگت سے تعمیر کیا جاتا ہی وہ سب مخالفت اور بدعت سے گرجاتا ہی پس بھائیو جھوٹھے معلموں سے ہوشیار رہو (ہمنے حکم نہیں دیا) تب اُنکا بیان اپنا تھا نہ بزرگوں اور رسولوں کا وہ کلیسیا سے الگ تھے اگرچہ آپ کو عیسائی بتلاتے تھے اِسوقت بھی بہت لوگ ہیں جو آپ کو عیسائی بتلاتے ہیں اور کلیسیا کے خیالات سے الگ خیالات رکھتے ہیں اور اپنی مرضی کی باتیں سنایا کرتے ہیں

۲۵ (۲۵) سو ہم نے جمع ہو کے مناسب جانا کہ کئی مرد چُن کے اپنے عزیزوں برنباس اور پولوس کے ساتھہ

[illegible] ) یعنے متفق الرائے ہوکے جیسے (۲-۱) میں لکھا ہو گویا سب میں ایک ہی روح ہو سب سچائی پر متفق ہیں جب
دل [illegible] ہوتی ہو تو قوت بہت ملتی ہو

لوگ [illegible] ایسے آدمی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نام پر فدا کی ہیں تمہارے ۲۶
پاس بھیجیں

(فدا کی ہیں) یعنے اپنی جانوں کو اُنہوں نے عزیز نہیں جانا جان بھی دینے کو خداوند کے لئے ہمیشہ طیار رہے (ف)
سابق زمانہ میں کلیسیا کے درمیان ایسا دستور نہ تھا کہ ایک دوسرے کی تعریف مجلس میں کریں جیسے آج کل ہوتا ہو وہ صرف
مسیح کی تعریف کرتے تھے لیکن اب اس خط میں پولوس و برنباس کی تعریف یروشلم کی کلسیا کرتی ہو جن میں تمام بزرگ اور
رسول اور عوام عیسائی بھی شامل ہیں یہہ سب ان دو شخصوں کی تعریف کرتے ہیں دستور کے برخلاف اسکا ایک خاص
سبب ہو وہ چاہتے ہیں انطاکیہ کی کلیسیا پر ان شخصوں کا رتبہ ظاہر کریں تاکہ جواب ہو وے اُن معترضونکو بھی جو پولوس
و برنباس کے خلاف وہاں بولتے تھے پس یہہ لوگ اپنی رائے بتلاتے ہیں کہ پولوس حقیقی رسول ہو اور جب پولوس فتویٰ
دیوے تو تمام کلیسیا کو معلوم ہووے کہ سب کی مرضی سے ہو (ف) ہر مسیحی خادم کو یہاں سے یہہ سیکھنا چاہئے کہ اس خدمت
میں اپنی جان بھی خداوند کے لئے دریغ نہ کرے اور مسیح کا جان نثار خادم بنے جیسے پولوس و برنباس تھے

(۲۷) پس ہم نے یہودا اور سیلاس کو بھیجا اور وے آپ زبانی وہی بیان کرینگے ۲۷

یعنے منہہ کی گواہی لکھی ہوئی خط کے ساتھ تاکید کے لئے بیان کرینگے (ف) کلام کا صرف پڑھنا ہی کافی نہیں ہو
مگر زبان سے بھی سنانا چاہئے تب یقین اور تاثیر بہت پیدا کرتا ہو

(۲۸) کیونکہ روح القدس کو اور ہمیں پسند آیا کہ ان ضروری باتوں کے سوا تم پر اور بوجھہ نہ ڈالیں ۲۸

(روح اور ہم) جیسے مسیح نے فرمایا تھا کہ روح القدس اور تم بھی میرے گواہ ہوگے پس وہ کہتے ہیں کہ روح نے ہماری
ہدایت کی گویا روح نے ہمارے وسیلہ سے یہہ کام کیا جو ہمنے کیا جان بوجھہ کے کیا کہ یہہ خداوند کا کام ہو جو اسنے ہمارے وسیلہ
سے کیا ہیں یہہ فتویٰ اور اس بنیادی مسئلہ کا جواب خداوند نے ہمارے وسیلہ سے تمہیں دیا ہو کہ غیر قوموں پر غلامی کا بوجھہ
نہ ڈالیں) جس سے انجیل کی آزادگی جاتی رہے (ف) مطلب یہہ ہو کہ ہم یہودی لوگ فتویٰ دیتے ہیں کہ غیر قوم کو ختنہ کی

ضرورت نہیں ہی کلیسیا کے بزرگوں کو جایز نہیں ہی کہ کوئی ایسا نیا قانون جاری کریں جو نجات سے علاقہ رکھتا ہو انکا
کام صرف یہہ ہی کہ مسیحی مقررہ قانون پر عمل درآمد کریں (ف) روح القدس نے ضرور اس مسلہ کے حل کرنے میں اُن کی
ہدایت کی تھی تو بھی شاگردوں کی یہہ کوشش ہوئی کہ مجلس کرکے دعا کے ساتھہ صلاح کی پس خواب میں اُن کی ہدایت
نہیں کی گئی مگر جب وہ مناسب طور سے حق بات پر سوچنے کے لئے جمع ہوئے تو حقیقی محنت کا پھل پایا کہ روح کے
فیضان سے حقیقی بات کا انکشاف اور القا خدا نے اُنہیں بخشا پس معلوم ہوا کہ روح کی پاک تاثیر انسانی آزادگی کے
ساتھہ ہی

۲۹ (۲۹) کہ بتوں کے چڑھاوے اور لہو اور گلا گھونٹے (جانور کو کھانے) اور حرامکاری سے پرہیز
کرو انسے اگر تم آپ کو بچائے رکھوگے تو خوب کروگے سلامت رہو

یعنے ایک حکم کہ حرامکاری سے بچو یہہ تو نہایت ضروری بات ہی جو ہر زمانہ میں سب کو چاہیئے باقی تین باتیں رسمی
شریعت کی اِسلئے لکھی گئی ہیں کہ کمزور یہودی جو عیسائی ہوئے ہیں ٹھوکر نہ کھاویں نہ اِسلئے کہ ہر زمانہ میں یہہ فرض
ہوں (ف) اس مجلس میں کیسا حکم تھا کہ سب کو سنبھالنا چاہتے تھے مگر وہ لوگ جو اس وقت بعض رسمیات پر ایسا
زور دیتے ہیں کہ ہر ایک حالت میں سب انکو فرض بتلاتے ہیں وہ اس مجلس کا مزاج نہیں رکھتے ہیں وہ کمزوروں کو
طاقت نہیں دیتے مگر بوجھہ سے دباتے ہیں اگرچہ سب کو بعض رسوم پسند نہ ہوں تو بھی کہتے ہیں کہ ضرور مانو پس وہ
امور جو آزادگی کے ہیں اُنمیں مناسب آزادگی دوسروں کی ترقی کے لئے کام میں لانی چاہیئے۔

۳۰ (۳۰) سو وے رخصت ہوکے انطاکیہ میں آئے اور جماعت کو اکٹھا کرکے خط دیدیا (۳۱) اور وے
۳۱ اُسے پڑھکے اس تسلی سے خوش ہوئے

(خوش ہوئے) اِسلئے کہ یہودی غلامی سے آزادگی پائی (ف) ایک چھوٹا سا خط پاکے خوش ہوئے ہمیں کسقدر
خوشی لازم ہی جبکہ ہمنے سارا نوشتہ اللہ کا پایا ہی (ف) اچھی مجلس کا اچھا پھل ہوتا ہی یہہ مجلس سب لوگوں کے لئے نمونہ تھا
محبت کا یہہ اسلئے نہیں جمع ہوئے تھے کہ بحث کرکے ایک دوسرے کا منہہ بند کریں یا ایک دوسرے پر ملامت کریں
یا طعن آمیز باتیں کرکے ایک دوسرے کی طبعیت کو خراب کریں یا نالش کرکے ایک کو جرم لگادیں اُن میں کچھہ حیلہ اور

دغابازی تھی وہ صلح چاہتے تھے اور سچائی پر گواہی کے طالب تھے تب یہہ راستی نکلی اور دنیا کے آخر تک اس فیصلہ سے کتنی روحوں کی سلامتی ہوئی اور اہل شرع کے دکھوں سے بچے

۳۲ (۳۲) اور یہودا اور سیلاس نے کہ وے بھی نبی تھے بھائیوں کو بہت باتوں سے نصیحت کر کے تقویت دی

(یہودا و سیلاس) نہ صرف خط سنا کے بیٹھ رہے مگر خدمت کی کیونکہ وہ (نبی تھے) جیسے پولوس و برنباس بھی نبی تھے (۱۱-۲۷ و ۱۳-۱) (ف) خدا کے لوگ سستی نہیں کرتے ہیں جب ایک کام تمام کرتے ہیں تب دوسرا کام شروع کر دیتے ہیں آرام سے گھر میں نہیں بیٹھتے ہیں (تقویت دی) ایسی باتیں سنا کے کہ نجات مسیح سے مفت ملتی ہی صرف ایمان کے وسیلہ سے دیکھو (آیت ۹ و ۱۱) (ف) اس تقویت اور نصیحت کا یہہ پھل ہوا کہ یہودیوں اور غیر قوموں کا پورا میل ملاپ ہو گیا

۳۳ (۳۳) اور وے چند روز رہکے صحیح و سلامت بھائیوں سے رخصت ہوئے اور رسولوں کے پاس لوٹ گئے

اس آیت کا مضمون صاف ہی

۳۴ (۳۴) پر سیلاس کو وہاں رہنا پسند آیا

یہہ فقرہ بہت سے قدیمی نسخوں میں نہیں ہی بعض میں ہی اسکا سبب کچھہ معلوم نہیں ہی

۳۵ (۳۵) اور پولوس اور برنباس انطاکیہ میں رہے اور بہت اور وں کے ساتھہ خداوند کا کلام سکھلاتے اور سناتے تھے

(سکھلاتے اور سناتے تھے) اندر والوں کو سکھلاتے تھے اور باہر والونکو سناتے تھے یہی دو کام خادم دینوں کے ہیں بشارت سنانا اور ایمانداروں کو تعلیم دینا کہ دین کی گہرائی کو دریافت کریں (ف) انہیں ایام کے اندر وہ معاملہ بھی ہو گیا تھا جو پطرس کی ملامت کے بارہ میں ہی دیکھو (گلاتی ۲-۱۱ سے ۱۴) (ف) پولوس و برنباس اکثر انطاکیہ میں رہتے تھے گویا وہ انکا صدر مقام تھا کبھی کبھی اس میں بہت فایدہ ہی کہ بڑے بڑے واعظ ایک ہی شہر میں جمع کئے جاویں اور

اور کبھی اس میں بھی فایدہ ہی کہ ایک شہر میں بڑا مشن ہووے اور اطراف میں چھوٹے چھوٹے مشن ہوں پر ہر ایک بات میں مسیح اپنے بندوں کی ہدایت کرتا ہی جب وہ بلاتا ہی تب آدمی آتے ہیں جب وہ کھینچتا ہی تب وے رجوع لاتے ہیں جب وہ حکم کرتا ہی تب وے کھڑے ہوتے ہیں چاہئے کہ جب وہ کچھہ کام لینا چاہے تو زور سے اُٹھیں جب وہ دل میں آرام دیوے تب آرام کریں

۳۶ (۳۶) اور چند روز بعد پولوس نے برنباس کو کہا آؤ ہر ایک شہر میں جہاں ہمنے خدا کا کلام سنایا پھر جاکے اپنے بھائیوں کو دیکھیں کہ کیسے ہیں

(۳۶ سے ۴۰ تک) برنباس و پولوس میں جو تکرار ہوئی اُسکا ذکر ہی (پولوس نے برنباس کو کہا) اسکا سبب یہہ تھا کہ انطاکیہ میں بہت معلم تھے اور مدت سے جمع ہوئے تھے اسلئے پولوس نے بہتر جانا کہ برنباس کو لیکر پھر سفر کرے نہ اسلئے کہ کوئی نیا مشن جاری کرے مگر اسواسطے کہ جہاں پہلے کلام سنا چکے تھے وہاں جاکے وہاں کے بھائیونکی حالت کو دیکھیں کہ مسیح میں کیونکر ترقی کرتے ہیں (ف۱) مناسب نہیں ہی کہ کلیسیا کا نیا بوٹا لگا کر سینچا نہ جاوے (۱ قرنتی ۳-۶) کیونکہ شیطان شریر بہت جلدی کڑوا دانہ بوتا ہی (متی ۱۳-۱۹) زمیندار کا کام کبھی تمام نہیں ہوتا جبتک کہ غلّہ ٹھکانے سر نہ پہونچ جاوے بلکہ پھر دوسری فصل کا کام شروع ہو جاتا ہی ہل چلاتا ہی بیج بوتا ہی نیلاؤ کرتا ہی آبپاشی کرتا ہی فصل کاٹتا ہی بھوسا جدا کرتا ہی یہی حال خادمانِ دین کا ہی اُنکو بھی کلیسیا کی بہت خدمت کرنی پڑتی ہی (ف۲) خادم دین کا یہی کام نہیں ہی کہ کچھہ وعظ گرجا میں سناویں اور بیماروں کی خبر لیں اور ملاقات کرکے مزاج پوچھیں اور اُنکے گھروں میں حقّے پیکر آیا کریں بلکہ ہوشیار چوکیدار کی مانند اُنہیں جگاویں اور اپنی تعلیم اور تاثیر کے وسیلہ سے اُنکی روحوں میں کچھہ کام بھی کریں تاکہ اُن کی پاسبانی کے وسیلہ سے وہ سب کھرے گیہوں نکل آویں (ف۳) پولوس و برنباس پھر جاتے ہیں تاکہ نئے شاگردوں کو دیکھیں کہ قایم ہیں یا نہیں ترقی کرتے ہیں یا ٹھہر گئے ہیں تاکہ اُن کی بابت فکر یا شکر کریں یہہ سب پادریوں کے لئے نمونہ کی بات ہی خواہ وے دیسی پادری ہوں یا ولایتی اُنہیں ہمیشہ اسبات کا فکر چاہئے کہ کلیسیا کس حالت میں ہی پولوس نے ہمیشہ نئے مریدوں کی فکر کی اور بڑی محبت دکھلائی اور ہمیشہ آرزومند تھا کہ اُنکا منہہ دیکھے اور اُنکی کمتی کو پورا کرے (رومی ۱-۱۱ و ۱۲ و ۱۵-۳۲)

۳۷ (۳۷) اور برنباس کی صلاح تھی کہ یوحنّا کو جو مرقس کہلاتا ہی اپنے ساتھہ لیچلیں

(کیونکہ وہ اسکا بھانجا تھا (کلسی ۴-۱۰) یہہ وہی مرقس ہے جس نے انجیل لکھی ہے)

۳۸ (۳۸) لیکن پولوس نے مناسب جانا کہ اس شخص کو جو پمفیلیہ میں اُنسے جدا ہوا اور اس کام کے لئے اُنکے سنگ نہ گیا ساتھ نہ لیجائیں

دیکھو ۱۳-۱۳)

۳۹ (۳۹) تب اُن میں ایسی تکرار ہوئی کہ ایک دوسرے سے جدا ہوگیا اور برنباس مرقس کو لیکے جہاز پر کپرس کو روانہ ہوا

(ایسی تکرار) ایک تکرار کے بعد دوسرا تکرار پیش آیا پہلے پطرس اور پولوس میں تکرار ہوا جب پولوس نے پطرس کو ملامت کی تھی اسکے بعد پولوس و برنباس میں جو بڑے رفیق تھے تکرار ہوا (ف۱) خدا کا کلام پاک ہے وہ بڑے بڑے رسولوں اور نبیوں میں بھی جو کمزوریاں ہیں دکھلاتا ہے (ف۲) برنباس تسلّی کا بیٹا یا نصیحت کا فرزند کہلاتا تھا مگر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص آپ کو کسی بات میں مضبوط جانتا ہے تو وہ اُسی میں گرتا ہے (ف۳) لسترہ کے لوگوں سے ان رسولوں نے سچ کہا تھا کہ ہم بھی تو تمہارے مانند آدمی ہیں (ف۴) ایسی تکرار ہوئی یونانی میں ہے خفگی ہوئی تیزی کے ساتھ (ف۵) ضرور وہ دین سچا ہے جو اپنے معلمان کی کمزوریوں سے گھٹ نہیں جاتا مگر زیادہ بڑھجاتا ہے تب وہ اپنی طاقت سے پھیلنے والا ہے انجیل اگر آدمیوں سے ہوتی تو جلدی فنا ہوجاتی عیسائیوں میں بہت کمزوریاں ہیں ان کی کمزوریاں انجیل کو برباد کر ڈالتیں مگر نہیں وہ تو اور بھی بڑھتی ہے اب کہ تکرار ہوئی تو اُسکا کیا نتیجہ ہوا یہہ کہ جدائی ہوئی سفر میں دو سفر ہوگئے دو طرف انجیل چلی گئی اب تو دونا کام ہوگیا (ف۶) انجیل ایک خزانہ ہے پر مٹی کے برتنوں میں رکھا ہے (۲ قرنتی ۴-۷) پر ہمارا یہہ خزانہ مٹی کے باسنوں میں رکھا ہے تاکہ ظاہر ہووے کہ قدرت کی بزرگی ہم سے نہیں بلکہ خدا سے ہے عیسائیوں کی کمزوری میں خدا کا زور ظاہر ہوتا ہے (۲ قرنتی ۱۲-۹) کیونکہ میرا زور کمزوری میں کامل ہوتا ہے (ف۷) اب دریافت کرو کہ اس تکرار میں کسکا قصور تھا آیا برنباس کا یا پولوس کا اسمیں تو کچھہ شک بھی نہیں ہے کہ ضرور مرقس نے پہلی دفعہ ان لوگوں کو سفر میں اکیلا چھوڑ دیا تھا اور آپ یروشلم کو چلا آیا تھا پر چھوڑ دینے کا ٹھیک سبب معلوم نہیں ہے کہ کیا تھا شاید سفر سے تھک گیا تھا یا خطرہ اور خوف جو اُس سفر میں تھا اُس سے ڈر گیا تھا یا محنت کرنے سے جی چرایا تھا پس پولوس نے کہا کہ اس شخص نے ہمیں ایک دفعہ سفر میں چھوڑ دیا تھا اب ہم دوسرے سفر میں اسے ساتھہ نہیں لیچلیتے بموجب (امثال

۲۵-۱۹ امثال) مصیبت کے وقت بے اعتماد انسان کا اعتقاد کرنا اُس دانت کی مانند ہی جو ٹوٹا ہوا اور اُس پاؤں کی مانند
ہی جو بند سے اُکھڑ گیا ہو۔ یہہ بات پر برنباس نے ضرور کہا تھا کہ جوان عیسائی کو ایک قصور کے سبب بالکل رد کرنا مناسب
نہیں ہی ہاں وہ میرا رشتہ دار ہی اور اس رشتہ داری کے سبب میں اُس سے خوب واقف ہوں وہ فی الحقیقت ایسا ہی
بزدل نہیں ہی وہ جوان چاہتا ہی کہ ایک دفعہ پھر آزمایا جاوے تاکہ اپنا سابق کا داغ مٹاوے پس اُسکی درخواست قبول
کرنا چاہئے کہ ساتھ چلے۔ اسمیں بھی شک نہیں ہی کہ مرقس نے اسکے بعد ایسی ہی دلاوری دکھلائی اور ایک عرصہ کے
بعد پولوس نے بھی اُسے قبول کرلیا پھر پولوس کا بھروسہ اُسپر ہوگیا اور پوری تسلی اُسکی بابت ہوگئی اور اُسنے کہا کہ وہ خدمت
کے لئے کام کا ہی (کلسی ۴-۱۰ و ۱۱) اسطرح سے جو میرے ساتھ قیدی ہی اور مرقس برنباس کا بھانجا جس کی بابت تم نے حکم
پائے اگر وہ تمہارے پاس آوے تو اُس کی خاطر کرو اور یسوع ملقب بہ یسطس یہہ سب جو مختونوں میں سے ہیں تمکو سلام کہتے
ہیں صرف یہی خدا کی بادشاہت کے واسطے میرے ہم خدمت ہیں جو میرے لئے تسلی کا باعث ہوئے (۲ تمطاوس ۴-۱۱)
لوقا اکیلا میرے ساتھ ہی مرقس کو اپنے ساتھ لے آ کیونکہ وہ اس خدمت میں میرے کام کا ہی (ان مقاموں سے ظاہر ہی کہ
آیندہ سفروں میں اُس جوان نے وفاداری سے خدمت کی یہانتک کہ وہ جو اُسکو پہلے قبول نہ کرتا تھا اب کس پیار سے
قبول کرتا ہی) شاید اب کوئی کہے کہ برنباس اسوقت جو محض حق پر تھا تب پولوس کی غلطی ہی کہ اُسنے اس جوان کے قبول
نہ کرنے میں اسوقت سخت مزاجی دکھلائی تو اسکا جواب یہہ ہی کہ پولوس بھی حق پر تھا وہ یہہ نہیں کہتا تھا کہ مرقس بُرا آدمی ہی
اور کسی دوسرے کام کے بھی لایق نہیں ہی مگر یہہ کہتا تھا کہ ایسے سفر میں ساتھ لیجانا مناسب نہیں ہی بہتر ہی کہ وہ
یہاں دوسرا کام کرے اور برنباس کی رائے اِسلئے نہیں قبول کرتا تھا کہ برنباس نرم دل آدمی تھا (۴-۳۶ و ۱۱-۲۴)
اُسکا گمان تھا کہ یہہ شخص نرمی دل اور رشتہ داری کے سبب شاید اسوقت اچھی رائے نہیں دیتا ہی اور اس سے پہلے
پطرس کے ساتھ تکرار کے وقت اسی نرمی دل کے سبب سے ایک غلطی بھی برنباس کی ظاہر ہوچکی تھی (گلاتی ۲-۱۳)
اور باقی یہودیوں نے بھی اُسکے ساتھ مکر کیا یہانتک کہ برنباس بھی اُن کی ریا میں شریک ہوا (ف) دونوںکے پاس
دلیلیں تھیں مگر دونوں کے مزاج برابر نہ تھے فضل سے ہرکسی کا خاص مزاج جاتا نہیں رہتا ہی ہاں ہر خاص مزاج بھی
پاک ہوجاتا ہی یہاں دونوں کے پاک مزاج ظاہر ہیں کہ دونوں نیک نیت ہیں مگر مزاج کی جدائی بھی ظاہر ہی خصوصیت
مزاج کے سبب سے (ف) دونوں حق پر تھے مگر تو بھی نتیجہ میں اختلاف تھا (ف) بہتر تھا کہ آپس میں فیصلہ کرکے
بغیر اس تکرار کے جدا ہوتے مگر تکرار کرکے جدے ہوئے یہہ ضرور دونوں کی کمزوری ہوئی پس کوئی آدمی آدمیوں پر
فخر نہ کرے (۱ قرنتی ۳-۲۱) (ف) مرقس کے دل میں کتنا غم پیدا ہوا ہوگا کہ ایسی تکرار کا باعث ایسے عمدہ شخصوں کے

درمیان میں ہوں تو بھی خدا نے اِس بُرائی میں سے بھلائی نکالی کہ ایک سفر کے عوض دو سفر ہو گئے اور دونا کام خداوند کا ہوا اور پھر اُن میں باہمی میل اور رفاقت ہو گئی اختلاف کی وجہہ درمیان سے اُڑ گئی بلکہ زیادہ رفاقت آ گئی اسوقت کے بعض عیسائیوں کے مانند وہ نہ تھے کہ نسلاً بعد نسلاً بھی بعض میں دشمنی چلتی ہے اور بغیر موت کے دشمنی دور نہیں ہو سکتی ہے یہہ روح کا پھل نہیں ہے مگر بے ایمانی کا پھل ہے اور ہندو مسلمان کی روح ہے نہ عیسائی روح (ف۱۲) کوئی رسول کوئی نبی کوئی مقدس کوئی آدمی بے عیب اور بیقصور اور بے خطا نہیں ہے صرف ایک شخص ہے جو یسوع مسیح ہے اُسمیں کوئی داغ اور چین نہیں ہے وہ قدوس ہے وہی ایک کامل انسان اور کامل خدا ہے وہی بھروسہ کے لایق ہے اُسی پر نظر ٹھہرتی ہے وہی پورا آسرا ہم سکا ہے (ف۱۳) رسولوں اور نبیوں سے غلطی اور خطا اپنی رائے میں ہو سکتی ہے مگر الہام میں وہ غلطی نہیں کر سکتے کیونکہ الہام نہ اُن کی رائے ہے مگر وہ روح القدس کے وسیلہ سے بیان ہوتا ہے اُسکا دینیوالا خدا ہے وہ خدا کا کلام ہے نہ اُنکا (ف۱۴) کوئی شخص عیسائیوں کے درمیان بعض وقت تکرار دیکھ کے نہ کہے کہ وہ کیسے عیسائی ہیں ضرور وہ سچے عیسائی ہیں اور تکرار اُن میں بھی ہوتا ہے مگر عداوت ابدی نہیں ہوتی ہے ہم عیسائیوں کا تکرار دیکھ کے ہرگز ٹھوکر نہیں کھا سکتے مگر عداوت ابدی دیکھ کے کہتے ہیں کہ وہ عیسائی نہیں ہیں فریب سے کلیسیا میں گھسے ہوئے ہیں کیونکہ دشمنی جو دلوں میں مرکوز ہو جاتی ہے وہ موت ہے اور مسیح سے مطلق جدائی ہے بعض لوگ ہمنے کلیسیا میں ایسے بھی دیکھے ہیں کہ دلوں میں پوشیدہ عداوت رکھتے ہیں اور ظاہر میں میل ملاپ دکھلاتے ہیں پر موقع پر وہ عداوت نیش مارتی ہے اور ظاہر ہو جاتی ہے (ف۱۵) بعض وقت ایک اور آفت بھی ہمیں نظر آتی ہے کہ جب ایماندار آپس میں کسی تکرار کے باعث جدائی دکھلاتے ہیں تو اُس کے دوست اُسکی طرف اور اُسکے دوست اُسکی طرف ہو کے ایک میدان جنگ قایم کر دیتے ہیں یہہ ساری باتیں جسمانی مزاج کی ہیں چاہئے کہ یہہ لوگ اُن دونوں بھائیوں کے درمیان کی آگ کو بجھاویں نہ آنکہ اُسپر زیادہ لکڑیاں ڈال کے خوب آگ بھڑکاویں (ف۱۶) مقدسونکی کمزوریوں میں اور اُن گناہوں میں جو مدت تک دلوں میں حکومت کرتے ہیں بہت فرق ہے پہلی شکل تقدس میں خلل انداز نہیں ہے مگر دوسری شکل صاف بے ایمانی کو دکھلاتی ہے (ف۱۷) برنباس نرم دل تھا اُسنے کمزوروں کی برداشت کی پولوس سخت باپ کی مانند تھا اُسنے سختی سے بچے کی تنبیہ کی تاکہ درست کرے پس کلیسیا میں دونوں قسم کے بزرگوں کی ضرورت ہے تو بھی نہایت ضرور ہے کہ تکرار سے بچیں اور جب دیکھیں کہ سب آدمی برابر نہیں ہیں نہ سب کی رائے برابر ہے اور کوئی اُن میں سے اپنی رائے پر قایم رہنا مناسب جانتا ہے تو اب اتنی بات کو ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دیں کہ سب کچھہ محبت کی روح سے کیا جاوے اور اختلاف بغض کو نہ جننے پاوے (ف۱۸) اعمال کی کتاب میں یہاں برنباس کا ذکر تمام ہوتا ہے پھر اُسکا نام اس کتاب میں اب نہیں آتا ہے وہ اپنے وطن کی طرف چلا گیا اور پولوس یورپ کی طرف

۴۰ (۴۰) پر پولوس سیلاس کو منظور کرکے اور بھائیوں سے خدا کے فضل کے سپرد ہو کے چلا گیا

(دو دو چلے گئے) جیسے مسیح نے بارہ کو اور ستر کو بھی دو دو کرکے بھیجا تھا (مرقس ۶-۷، لوقا ۱۰-۱) جب برناباس پولوس کے پاس سے چلا گیا تو اُسکے عوض سیلاس آگیا اور جب مرقس چلا گیا تو تمطاؤس آگیا کلام کی خدمت کا کام کسی آدمی پر موقوف نہیں ہے مگر خدا سے ہوتا ہے جب ایک چلا جاتا ہے خدا دوسرے کو کھڑا کرتا ہے اسیطرح آج تک کلیسیا میں کام چلتا ہے (ف) تکرار تمام ہو گیا محبت و توبہ و سچائی کا پھل قایم رہگیا لیکن پولوس و برناباس بلامد مرقس و لوقا وغیرہ سب بہشت میں اکٹھے ہو کے آرام میں ہیں وہاں کچھ جدائی اور تکرار نہیں ہے اسیطرح خدا کلیسیا کی سب جدائیاں ختم کریگا اور سب پاک ہو کے مسیح کے ساتھ ابدی رفاقت میں رہینگے یہاں دنیا میں شاید بعض وقت کسی عیسائی بھائی سے ہم ذرا خفا ہو کے اُس کی طرف نفرت دکھلاتے ہیں مگر وقت آویگا کہ ہمارا اور اُسکا جو حقیقی رشتہ روحانی ہے ظاہر ہوگا اور وہ اور ہم اکٹھے ہو کے ابدی مکانوں میں فرشتوں کی مانند مسیح کے ساتھ رہینگے پس بھائیو سب کچھ سوچ سمجھ کے کیا کرو (ف) (بھائیوں سے خدا کے فضل کے سپرد ہو کے گیا) شاید دعا کے ساتھ بھائیوں نے اُسے رخصت کیا جیسے (۱۳-۳) میں ہے

اب پولوس کا دوسرا مشنری سفر شروع ہوا (۱۵-۴۱ سے ۱۸-۲۲) تک اسکا ذکر ہے

۴۱ (۴۱) اور سوریا اور کلکیہ میں گذر کے کلیسیاؤں کو تقویت دیتا پھرا۔

(آیت ۴۱ سے ۱۶ باب ۳ تک) کلیسیاؤں میں دورہ کرنے کا بیان ہے (سوریا اور کلکیہ سے گذر کے) شاید اُسی رستہ سے گیا جسکا ذکر (۹-۳۰) میں ہو چکا ہے جب یروشلم سے ترسس میں جاتا تھا (ف) پولوس ملک کے بیچ میں گیا لیکن برناباس جزیروں اور سمندروں کے کنارہ پر گیا یعنے سلامیس اور پافس کی طرف جو کپرس کے جزیرے میں تھے اور پولوس دربی و لسترہ و اکونین و فسیدیہ والے انطاکیہ کی طرف کو گیا (تقویت دیتا پھرا) عیسائی دین کا پھیلانا اسی بات پر موقوف ہے کہ پولوس نے نہ صرف کلیسیائیں قایم کیں مگر تقویت بھی دی (ف) نومرید ضرور کم واقف ہوا کرتے ہیں اور تجربہ کاری انتظام مجالس اور انتظام جماعت کے بارہ میں نہیں رکھتے ہیں اسیلئے پولوس نے بار بار اُن کی ملاقات کی تاکہ ایمان میں قوی ہو جاویں اور اور بزرگ بھی ہر ایک جماعت کے اوپر مقرر کئے اور جب اُنہیں چھوڑا تو خداوند کے سپرد کرکے گیا جیسے (۱۴-۲۱ سے ۲۳) میں ہے تو بھی کچھ عرصہ کے بعد پھر ملاقات کرتا تھا تسلی دینے کے لئے اور مدد کرنے کے لئے بھی اسیطرح عمارت اُٹھتی تھی کہ ردہ پر ردہ رکھتا تھا مگر اُسکا خاص کام یہہ تھا کہ غیر قوموں کے درمیان بنیاد کلیسیا کی قایم کرے (۱ قرنتی ۳-۶ سے ۱۰)

# سولہواں باب

(۱) اور وہ دربی و لسترہ میں پہونچا اور دیکھو وہاں تمطاؤس نام ایک شاگرد تھا جسکی ما ایماندار یہودی عورت تھی پر باپ یونانی تھا

(تمطاؤس) مرقس کی عوض اللہ نے اُسے دیا پولوس اُسے ایمان میں اپنا بیٹا کہتا ہے (۱ تمطاؤس ۱-۲) اس شخص نے اس دوسری ملاقات سے پہلے ہی بھائیوں کے دلوں میں جگہ پائی تھی اس سے ظاہر ہے کہ پہلی ملاقات میں وہ عیسائی ہوگیا تھا اُن خوف خطرہ کے دنوں میں جسکا ذکر (۱۴-۱۹ و ۲۰) میں ہے یہہ اُن میں سے ایک تھا جنکو پولوس نے تقویت دی تھی اور نصیحت کی تھی کہ ایمان میں مضبوط رہیں اور اُبھارا بھی تھا کہ بہت دُکھہ اُٹھا کے خدا کی بادشاہت میں شریک ہونا ضرور ہے (۱۴-۲۱ و ۲۲) (ف) اس شخص کی نانی میں بے ریا ایمان تھا اور نانی کے وسیلہ سے اسکی والدہ یونیقی میں وہ ایمان آیا اور والدہ کے وسیلہ سے وہی ایمان تمطاؤس میں آیا تھا - یہہ شخص لڑکپن سے نوشتوں سے واقف تھا (۲ تمطاؤس ۳-۱۵) اور اُس کی بابت پیشگوئیاں بھی ہوئی تھیں کہ وہ کیسا شخص ہوگا (۱ تمطاؤس ۳-۱۵) شاید کسی نبی سے پیشگوئیاں ہوئی ہونگی یا جسوقت یہہ پادری ہوا اُسوقت مقدسوں نے اُسکی نسبت پیشگوئیاں کی ہونگی (۱ تمطاؤس ۴-۱۴) اِسکا باپ یونانی تھا یہہ بات شریعت کے برخلاف تھی (استشناء ۷-۳) نہ اُنسے بیاہ کرنا اُس کے بیٹے کو اپنی بیٹی نہ دینا نہ اپنے بیٹے کے لئے اُسکی کوئی بیٹی لینا (عزرا کے ۱۰ باب میں) اِسکا ذکر صاف ہے (ف) کوئی کہتا ہے کہ شریعت میں منع تھا کہ یہودی مرد غیر عورت سے شادی کرے لیکن یہہ منع نہ تھا کہ عورت یہودی غیر قوم کے مرد سے شادی نہ کرے جیسے آستر نے کیا تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رواج ہوگیا تھا ورنہ یہہ شریعت کے ضرور برخلاف تھا چنانچہ استشنا کی آیت بالا میں دیکھو پس یہہ شادی جو یونیقی سے اِس یونانی نے کی تھی خلاف شرع یہودی کے ہوئی تھی کنعان میں یہہ دستور نہ تھا مگر دور دور کے ملکوں میں ایسا ہوتا تھا (ف) معلوم نہیں کہ تمطاؤس کا باپ اسوقت جیتا تھا یا نہیں مگر گمان غالب ہے کہ مر گیا تھا یا اُسنے اُسے چھوڑ دیا ہوگا (ف) معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت یونیقی نے فکر کیا ہوگا کہ میں یہودی عورت ہو کے بے ایمان یونانی سے شادی کی گئی ہوں تو اُسے کسقدر غم ہوا ہوگا شاید اسی غم سے اپنے باپ دادوں کے خدا کی طرف اُسنے اپنا دل لگایا اور بہت متوجہ ہوئی اور جو کچھہ اُسنے اپنی

والدہ سے سیکھا تھا اُسے یاد آیا تب اُسمیں بیریا ایمان پیدا ہوگیا (ف) اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب ہم اپنے گناہوں سے واقف ہوکر پریشان ہوتے ہیں اور آپ کو سخت مریض پہچانتے ہیں تب ہمیں حکیم پیارا معلوم ہوتا ہی اور اُسکے علاج پر ہم دل لگاتے ہیں تب ہم میں صحت آتی ہی یعنے ایمان (ف) ایماندار لڑکی کی شادی بے ایمان مرد سے ہرگز نہ کرنی چاہئے وہاں برکت کی کیا امید ہی (ف) اس عورت یونیقی نے طفلی میں اپنے بیٹے تمطاؤس کی تعلیم میں بھی محنت کی تھی کہ وہ لڑکائی سے نوشتوں سے واقف تھا اور والدہ کے ایمان کی تاثیر سے اُسمیں بھی پاک ایمان آگیا تھا جب پولوس وہاں آیا تو تمطاؤس میں مسیحی ایمان کے حاصل کرنیکا پورا مادہ موجود تھا اچھی تعلیم سے اچھی استعداد پیدا ہوتی ہی (ف) نیک والدہ سے بچوں میں ہمیشہ برکت آتی ہی (حنا) سموئیل کی ما کیسی نیک تھی اُسنے اپنے بچے کو کیسی نیکی کی راہ پر ڈالا (مریم) مسیح خداوند کی والدہ کیسی نیک تھی (سلومی) جوزبدی کے دو بیٹوں کی ماں تھی کیسی اچھی تھی (یونیقی) تمطاؤس کی والدہ کیسی ایماندار تھی (مونیقا) اگسطین کی والدہ نہایت نیک عورت تھی خدا کی بادشاہت یعنے کلیسیا میں نیک ماؤں کا بڑا درجہ ہی اور جس کلیسیا میں نیک عورتیں ہیں وہاں کیسی برکت ہوتی ہی

(۲) اور وہ لسطرہ اور اکونین میں بھائیوں کے نزدیک نیک نام تھا

(نیک نام تھا) حال آنکہ اسوقت کچھ بہت عمر کا نہ تھا بلکہ لڑکا تھا کیونکہ دس برس بعد پولوس اُسے جوان بتلاتا ہی (۱تمطاؤس ۴-۱۲) کہ کسی کو اپنی جوانی کی حقارت نہ کرنے دے نہ صرف اپنے وطن لسطرہ میں نیک نام تھا مگر اکونین میں بھی اُسکی نیکی بھائیوں میں ظاہر تھی (ف) کیا ہی مبارک ہیں وہ جوان عیسائی لڑکے جو کلیسیا میں نیک چلن مشہور ہیں پر افسوس اُن بچوں پر جنہیں ہر کہیں بدمعاش کہتے ہیں

(۳) اُسے پولوس نے چاہا کہ اپنے ساتھ لیچلے سو اُسکو لیکے اُن یہودیوں کے سبب جو اُس نواح میں تھے اُسکا ختنہ کیا کیونکہ وے سب جانتے تھے کہ اُسکا باپ یونانی تھا

(ساتھ لیچلے) کیونکہ سارے ساتھیوں میں سب سے زیادہ پیارا اور کام کا آدمی یہہ جوان تھا (فلپی ۲-۱۹ سے ۲۲) تک نکالکے دیکھو کہ کیا لکھا ہی وہ خالص دلسے خدا کا خادم تھا اُسکی خدمت بے ریا تھی- ایسے لوگ بھی خدا تعالیٰ کلیسیا میں بھیجتا ہی اب بھی ہیں اور آیندہ کو بھی ہونگے (۱قرنتی ۴-۱۷) میں وہ عزیز اور دیانتدار فرزند کہلاتا ہی (۱قرنتی ۱۶-۱۰ و ۱۱) میں ہی کہ وہ میری طرح خداوند کا کام کرتا ہی اور کہ کوئی اُسے حقیر نہ سمجھے (۱تسلونیقی ۳-۱ سے ۶) تک دیکھو کہ وہ خدا کا خادم مسیح کی خوشخبری میں ہمارا ہم خدمت ہی (ف) پولوس نے اُسے لایق سمجھا کہ ساتھ رہے اُس میں دو طرح کی لیاقتیں

تھیں بڑی لیاقت تو یہہ بھی کہ بے ریا ایمان اُسمیں تھا اور وہ خدا کی خدمت میں سرگرم سپاہی تھا دوسری لیاقت
یہہ تھی کہ والدہ کی طرف سے یہودی تھا اور والد کی طرف غیر قوم تھا اسلئے غیر قوموں میں خدمت کے لائق تھا اور
یہودیوں میں بھی اور نوشتوں سے بھی خبردار تھا پس علمی لیاقت اور روحانی لیاقت اور قومی لیاقت بھی اُس میں تھی
(ف) یہی پہلا شخص ہی جو غیر قوموں میں سے مشنری ہوا اب تک غیر قوموں میں سے شاید کہیں کہیں کلیسیا کے خادم تو ہوئے
تھے مگر مشنری ابتک کوئی نہ ہوا تھا تمطاؤس پہلے ہوا (ف) شاید کوئی کہے کہ غیر قوم میں کا مشنری طیطس پہلے ہوا ہی
جیسے (گلاتی ۲-۳) سے کچھہ سمجھا جاتا ہی تو جواب یہہ ہی کہ یہہ ذکر جو طیطس کی نسبت ہی اس واقعہ سے پیچھے کا ہی (ختنہ کیا)
پس ضرور اسکا باپ مرگیا تھا کیونکہ یہودیوں کا دستور تھا کہ بغیر اجازت باپ کے کسی لڑکے کا ختنہ نہ کیا جاوے مگر یہاں
پولوس کے حکم سے ختنہ ہوتا ہی جو اُسکا ایمان میں باپ ہی اسلئے کہ جسمانی باپ مرگیا ہی (ف) اس ختنہ کی پولوس کو ضرورت
تھی کہ یروشلم میں فساد نہ اُٹھے اس فساد میں اُس کی جان کا خطرہ تھا پولوس اُسے ساتھہ لیکر یہودیوں میں منادی کر سکتا
تھا کیونکہ نامختون یونانی اُسکا مددگار تھا اسلئے وہ اُس سے نفرت کرتے کیونکہ یہودی ختنہ کے عاشق تھے جیسے مسلمان
کٹی ہوئی موچھوں سے خوش ہیں اور چونکہ تمطاؤس والدہ کیطرف سے یہودی تھا اور یونانی باپ کے سبب سے ابتک
ختنہ نہیں پایا تھا اسلئے یہودی اُسکو مثل مرتد کے ناپاک جانتے تھے پس پولوس نے خوب کیا کہ رفع فساد اور حکمت
عملی کے لئے اُسکا ختنہ کروایا اچھے خادم دوراندیشی کے ساتھہ مناسب کام کرتے ہیں (ف) طیطس کا ختنہ پولوس نے
نہیں کرایا تاکہ سب پر ظاہر ہو جاوے کہ نجات کے لئے ختنہ کی کچھہ ضرورت نہیں ہی اور یہہ کہ تمطاؤس کا ختنہ ایک
خاص مطلب سے تھا (ف) جب تمطاؤس کا ختنہ کرایا تو پولوس یہودی بنگیا تاکہ یہودیوں کو بچاوے (۱ قرنتی ۹-۱۹)
(ف) گمان ہی کہ ایسے وقت پر بہت گواہوں کے سامہنے تمطاؤس نے قسیس کا درجہ پایا ہو (۱ تمطاؤس ۴-۱۴ و ۶-۱۲
و ۲ تمطاؤس ۱-۶) نیک نامی کے سبب جو اُس کی مشہور تھی بہت لوگ جمع ہوئے ہونگے کہ اُسکا آرڈنیشن دیکھیں اور بہت
دعائیں ہوئی ہونگی وہ نیا مرید نہیں تھا مگر دیر کا عیسائی تھا اور نیک نام بھی تھا اسلئے اُسکو اسوقت آرڈنیشن ملگیا تو بھی
پولوس نے بغیر رضامندی اور لوگوں کے ایسا نہیں کیا بلکہ اُسنے اور بزرگوں کو بھی اُسپر ہاتھہ ڈالنے میں شریک کیا اور
اُس سے بھی اقرار سب کے سامہنے لیا جیسے اسوقت تمام کلیسیا کے سامہنے اُسقف وغیرہ سب سے اقرار لیتے ہیں جو قسیس
یا ڈیکن کا درجہ پاتے ہیں۔ پولوس اُس سے آپ بخوبی واقف تھا تو بھی بغیر اوروں کی گواہی کے ہاتھہ نہیں ڈالا (ف)
یہانسے یہہ بھی معلوم ہوگیا کہ تمطاؤس کا باپ یہودی مرید بھی نہ تھا اگر وہ یہودی مرید بھی ہوتا تو ضرور طفلی میں تمطاؤس
کا ختنہ کرواتا

۴ (۴) اور جب وے شہروں میں گذرتے تھے اُن قانونوں کو جو رسولوں اور بزرگوں نے یروشلم میں مقرر کئے حفظ کرنے کو پہونچایا

(جنکا ذکر ۱۵-۲۲ سے ۳۰ تک لکھا ہی یعنے مسیحی منادی اور سب روحانی تعلیم کے ساتھہ یہہ قانون بھی پہونچاتے تھے

۵ (۵) سو کلیسیائیں ایمان میں استوار ہوئیں اور گنتی میں روز بروز بڑھتی گئیں

جب کلیسیائیں بڑھہ جاتی ہیں تو اُن میں کوشش بھی زیادہ شروع ہو جاتی ہی جیسے ہر ایک عیسائی جب اُس میں زندگی الٰہی آتی ہی تو وہ زیادہ کوشش کرتا ہی جب کلیسیا میں اور آدمی میں ایمان مضبوط آجاتا ہی تو ضرور ترقی کی ہی (ف) ایمان میں استواری اور شمار میں لوگوں کی ترقی ہونا یہہ دو بڑی باتیں ہیں چاہئے کہ خادم دین اس مطلب پر دعا اور کوشش بھی کریں (ف) اسوقت لوگونکا عجب حال ہی بعض تو ایک کلیسیا دوسری کلیسیا کے برخلاف کھڑا کرنا چاہتے ہیں اور بعض نئے نئے نام دیکر جماعتیں جماعتوں میں سے نکالتے ہیں یا بعض عیسائیوں کو عیسائیوں میں سے الگ کرکے سمجھتے ہیں کہ اُنہوں نے خوب کلام کی خدمت کی ہی مگر تمام نوشتہ میں ایسے کام کے لئے کہیں اجازت نہیں ہی بلکہ کلام کے خلاف ہی سچے عیسائیوں کا یہی منشا ہی کہ سب عیسائی یگانگت میں رہیں تاکہ ایمان میں مضبوطی اور خیالات میں اتفاق پیدا ہو اور کلام کی خدمت اتفاق سے کریں آجکل ہندوستان میں ایسے کام بھی کہیں ہوتے ہیں کہ لوگ ایک کلیسیا کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک نئی کلیسیا بناتے ہیں یہہ دکھلانے کو کہ ہماری کلیسیا اتنی بڑی ہی اور یہہ کام نیک نیتی سے نہیں ہوتا ہی اس سے کچھہ ایمان میں مضبوطی بھی نہیں آتی ہی بلکہ اور زیادہ کمزوری پیدا ہوتی ہی خدا ہماری حفاظت کرے کہ ہم ایسی بھرتی سے بچیں - آیت بالا پر نظر کرنا چاہئے کہ خدام دین کی خدمت سے جماعت میں ایمان کی مضبوطی اور شمار کی ترقی ہونا چاہئے نہ یہہ کہ دوسرے مشن کے عیسائیوں کو اپنے پاس نوکری دیکر ایک جماعت بنادیں اور کہیں کہ ہماری سوسائٹی کے کام پر اتنی برکت ہوئی ہی کہ فلاں فلاں جگہ جماعتیں قایم ہوگئی ہیں ناظرین آپ سمجھہ لیویں کہ یہہ حال کن لوگوں کا ہی میں برادرانہ محبت سے اپنے سب مشنری بھائیونکو صلاح دیتا ہوں کہ اُسی کو ترقی جانیں جسکا ذکر آیت بالا میں ہی اور بھرتی کو ترقی نہ سمجھیں

۶ (۶) اور جب وے فروگیہ اور ملک گلاتیہ سے گذرے اور روح القدس نے اُنہیں اسیا میں کلام سنانے سے منع کیا

(فرگیہ) ایشیاء کوچک میں کوہ تورس کے نزدیک اتر و پچھم کی طرف واقع ہی (گلاتیہ) فرگیہ کے اوتر میں ہی (ف۱) اسیوقت اسی سفر میں گلاتیہ کی کلیسیا کی بنیاد ڈالی گئی تھی اور اسیوقت فرگیہ میں بھی کلیسیا قایم ہوئی تھی اور اُن کی بنیاد پولوس سے ڈالی گئی تھی دیکھو (گلاتی ۱-۲ و ۴-۱۹ و ۱ قرنتی ۱۶-۱) کو اور یہہ کلیسیائیں پولوس کے تیسرے مشنری سفر میں موجود تھیں (ف۲) ہم نہیں بتلا سکتے کہ اُن دو کلیسیاؤں کا مفصل بیان لوقا نے کیوں نہیں لکھا شاید اُسکا ارادہ تھا کہ جلدی یورپ کا بیان شروع کرے اسلئے اُنپر اشارہ کر کے آگے لکھنے لگا اور یہہ تو ضرور مشکل ہی کہ سب کچھہ بیان ہو سکے (یوحنا ۲۰-۳۰) اسیطرح بہت سی باتوں کا بیان اناجیل میں تھوڑا تھوڑا لکھا ہی کوئی انجیل یہہ نہیں بتلاتی کہ کوئی اور بھی انجیل لکھی گئی ہی متی ایسا بیان کرتا ہی کہ گویا وہی ایک انجیل لکھنیوالا ہی مرقس و لوقا اور یوحنا بھی اسیطرح لکھتے ہیں اور اعمال میں پولوس کے خطوط کا کچھہ بھی ذکر نہیں ہی بلکہ یہہ بھی نہیں بتلایا گیا کہ کبھی پولوس نے کوئی خط بھی کسیکی طرف لکھا تھا تو بھی تمام ٹکڑے عہد جدید کے ایک ہی روح سے ہیں اور الہامی ہیں اور آپس میں اتفاق بھی رکھتے ہیں پر یہہ بات نہ انسان کی کوشش سے ہی مگر خدا کی روح سے ہی (ف۳) یہانسے سیکھنا چاہئے کہ کسی پادری یا پاسٹر کے کام کی رپورٹ مفصل ہمیشہ مطلوب اور درکار نہیں ہی اور اُن کی کوششوں کا انجام اُنکی تعریف نہیں ہی اسبات میں خوشی ہی کہ اگرچہ میرا نام گم ہو وے تو بھی میرا نام آسمان پر لکھا ہی (لوقا ۱۰-۲۰) اسپر کہ روحیں تمہاری تابع ہیں خوش مت ہو بلکہ اس سے خوش ہو کہ تمہارے نام آسمانپر لکھے ہیں (ف۴) اہل گلاتیہ اسیا کے لوگ نہیں تھے بلکہ وہی قوم گال جنکو لوگ سلٹک کہتے تھے جیسے آیرلنڈ و فرانس کے باشندے نکلے ہیں (ف۵) مسیح خداوند سے تین سو برس پہلے گال یعنے فرانس سے یہہ لوگ نکلے اور اُنکا ایک حصہ بہت لڑائیوں کے بعد ایشیاء کوچک کے درمیان سکونت پذیر ہوا اور گال سے گلاتیہ کہلائی (روح القدس نے کلام سنانے سے منع کیا) شاید کسی نبی کی زبانی یا اندرونی ہدایت سے کیونکہ باطنی تاثیرات ہمیشہ ناچیز نہیں ہیں اور پولوس تو پیغمبر تھا اُسکے دل میں روح القدس سے ہدایتیں القا ہوتی تھیں کہاں کلام سنانے سے منع کیا (اسیا میں) یعنے سمندر کے پوربی کنارہ کے نزدیک جسے رومی لوگ ایشیا کہتے تھے (ف۱) صرف ایک مدت تک وہاں کلام سنانے سے منع کئے گئے تھے کیونکہ تھوڑے عرصہ کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی کوشش اور کامیابی کے ساتھہ وہاں محنت کی گئی تھی اور سبنے اسیا میں خدا کا کلام سنا تھا یہودیوں نے بھی اور غیر قوم نے بھی (۱۹-۱۰) (ف۲) اسوقت منع کئے جانے کی یہہ وجہہ تھی کہ خداوند کا ارادہ تھا کہ پہلے یورپ میں نئے کام کا شروع ہو جاوے پر یہہ لوگ چاہتے تھے کہ اسیا میں افسس شہر کی طرف جاویں خدا نے اس ارادہ کو پسند نہیں کیا اور وہاں کلام سنانے سے ابھی منع کیا یورپ کی طرف پہلے بھیجا (ف۳) شاید کوئی پوچھے کہ اسکی کیا وجہہ تھی کہ انہیں یہاں چھوڑ کر وہاں یورپ میں روشنی بھیجی گئی اسکا جواب

یہی ہے کہ مالک کی مرضی ہے اپنے گھر کے جس کمرے میں چاہے بتی جلاوے اور جس کمرے میں جب چاہے روشنی کرے وہ زیادہ دانا ہے (ف) پھر اگر کوئی یوں کہے کہ اُسوقت گلاتیہ کے وحشیوں میں کیوں کام کیا گیا اور افسس شہر کے عالموں میں کیوں ابھی انجیل جانے سے روکی گئی تو اُسکا بھی وہی جواب ہے کہ خدا کی مرضی یوں ہی ہوئی اور اُس کے سب کام حکمت کے ساتھ ہیں ہم نہیں بتلا سکتے کہ مسیح نے جلیل میں کیوں خدمت کی اور یروشلم میں کیوں پیچھے آیا اور نہیں بتلا سکتے کہ فیلبوس شہروں کو چھوڑ کے بیابان میں غازہ کی سڑک پر کیوں گیا خدا خوب جانتا ہے کہ پہلی ہدایت کی حاجت کہاں ہے کیونکہ شہروں میں اور دیہات میں اور شریفوں میں اور کمینوں میں ہر جگہ روحیں نجات کی محتاج ہیں اور خدا تعالیٰ اُنکی چلاہٹ اور طیاری اور دلی حالت کے لحاظ سے پہلے اور پیچھے اور بیچ میں اُنکے نزدیک روشنی بھیجتا ہے (ف) وہ لوگ جنکو خدا نے دیہات میں گنواروں کے درمیان کام دیا ہے کبھی شہروں میں جانے کی آرزو نہ کریں جب تک بُلائے نہ جاویں اور چاہئے کہ اِسبات سے تسلی حاصل کریں کہ مسیح نے یہودیہ کی نسبت جلیل کو زیادہ پسند کیا تھا اور کہ روح القدس نے پولوس کو افسس میں جانے سے منع کیا تھا پر گلاتیہ اور فرگیہ کے وحشیوں میں کام پر برکت دی تھی یہہ باطنی انتظام کی بات ہے (ف) قوموں کے لئے اور ہر ایک آدمی کے لئے بھی ایک وقت فضل کا ہے کہ اُسوقت خدا تعالیٰ اپنا فضل اُن کے سامھنے پیش کرتا ہے یہہ وقت جو مقرر ہے آگے پیچھے تبدیل نہیں پا سکتا ہے اور کسی انسان کی طاقت سے روکا بھی نہیں جا سکتا ہے جیسے کام کے لئے زور اور زبردستی سے دروازہ بھی نہیں کھلتا ہے (ف) جب فضل کا وقت آتا ہے تب روشنی الٰہی روح کے سامھنے پیش ہوتی ہے اگر اُسوقت آدمی اُس روشنی کی پیروی کرے تو اُسکے قدم سلامتی کی راہ پر چلتے ہیں اور صراط مستقیم پر آجاتا ہے کہ خدا کے نزدیک ابدی آرام میں جاوے اور جو وہ سرکشی کرتا ہے اور روشنی کی مخالفت پر کمربستہ ہوتا ہے اور فضل کا وقت ہٹ جاتا ہے اب مشکل ہے کہ وہ ہدایت پاوے پر اُسوقت کو خدا ہی جانتا ہے اور بعض وقت آدمی بھی جان لیتا ہے کہ اب فضل کا وقت آیا ہے (ف) اِسوقت افسس میں جانے سے ممانعت ہوئی کیونکہ ابھی فضل کا وقت اُنکے لئے نہ آیا تھا اسکے بعد آنیوالا تھا (ف) اکثر خدا کی بادشاہت میں ممانعت اور رکاوٹ ترقی کا باعث ہیں اُنسے ہرج نہیں فایدہ ہے

(۷) تب موسیہ میں آکے بطونیہ کو جانے کی تدبیر میں لگے پر روح نے اُنہیں جانے نہ دیا ۷

(موسیہ) اسیا کے رومی علاقہ کا ایک حصہ تھا فرگیا کے اُتر پچھم میں وہاں آکے ٹھہرے نہیں کیونکہ وہاں کام کرنے کا ابھی حکم نہ تھا اِسلئے (بطونیہ میں) جانے کی تدبیر کرنے لگے (بطونیہ) بحیرہ اسود کے دکھن میں اور اسیا کے اُتر و پورب میں ہے ارادہ کیا کہ وہاں جاویں (روح نے جانے نہ دیا) یعنے مسیح کی روح نے وہاں بھی جانے سے روکا

یہہ غرض نہیں ہی کہ اُنکا دل وہاں جانے پر راضی نہ ہوا دل تو راضی تھا اسیواسطے تدبیر کر رہے تھے کہ وہاں جاویں مگر روح القدس نے جو خدا ہی اُنہیں وہاں بھی جانے سے روکا (ف) یہاں بھی جانے سے روکے گئے اِس روکے جانے کا سبب کیا تھا اسکے دو سبب تھے پہلا سبب یہہ تھا کہ ملک یورپ انجیل کے سننے کو طیار تھا اور خدا تعالیٰ چاہتا تھا کہ پولس جو غیر قوموں کا رسول ہی اُسکے وسیلہ سے یورپ میں بھی جلدی انجیل جاوے اور ان مقاموں میں ابھی وہ کام نہ کرے دوسرا سبب یہہ تھا کہ ان مقامات میں منادی کرنا اور لوگوں کو دیا گیا تھا کہ یہاں دوسرے لوگوں کے وسیلہ سے انجیل کی خبر سنائی جائیگی خاصکر یہہ جگہ پطرس رسول کو دی گئی تھی (۱ پطرس ۱-۱) پطرس یسوع مسیح کا رسول اُن مسافروں کو جو پنطس گلاتیہ کپادوکیہ ایشیا اور بطونیہ میں پراگندہ ہیں - یعنے لکھتا ہی (ف) پہلی صدی کے آخر میں ایک حاکم ان علاقوں کا مسمی پلینی شہنشاہ ترجان کو عرضی لکھکر عیسائیوں کی سزا کے بارہ میں ہدایت طلب کرتا ہی وہ کہتا ہی کہ بطونیہ عیسائیوں سے بھرا ہوا ہی دیکھو وہاں جانے سے یہہ لوگ اسوقت روکے بھی گئے تو بھی وہاں انجیل نے کیسی سرایت کی (ف) یہانسے صاف صاف ظاہر ہوگیا کہ روح القدس آپ انجیل سنانیوالوں کے لئے راہ مقرر کرتا ہی اور آج تک یہہ کام برابر چل رہا ہی پر بیفکر لوگ نہیں جانتے (ف) اب یہہ لوگ خدا سے بھیجے جاتے ہیں نئے علاقہ میں جہاں نئی زبانیں ہیں اور غیر ملک ہی آپ ایشیا کے لوگ ہیں انجیل لیکر یورپ میں جاتے ہیں اب غیر ملک میں کودپڑتے ہیں اور یہہ بات روح القدس کی ہدایت سے ہی کہ روح انہیں سب طرفسے بند کرکے اُسطرف کو ہانکتی ہی یہہ بات کہ یہہ لوگ یورپ میں جاویں بغیر روح کے خاص ہدایت کے نہیں ہوسکتی تھی اور وہاں جاکے غیر زبان میں انجیل سُنانا اور اُس ممالک کی تکالیف کی برداشت کرنا ایسے بیسر و سامان لوگوں کے لئے بہت مشکل تھا اور اُس وقت میں کہ ایسی عملداری نہ تھی جیسی اب ہی پس یہہ سب خدا سے ہوا اور اُسنے اُنہیں وہاں بھیجکے اُنکی مدد بھی کی ہی اور برکت بھی دی (ف) جب روح نے اُسے اور طرف جانے سے منع کیا تو پولوس سمجھہ گیا کہ میری خدمت کا نیا وقت ایا ہی اب نئی جگہ جانا ہوگا (ف) آجکل سوسائٹیوں کے لئے کبھی کبھی بڑی مشکل ہوتی ہی وہ فکر کرتے ہیں کہ دنیا کی قوموں کے درمیان کس کس قوم اور کس کس ملک میں خدا کا کلام لیجانا چاہئے اور کن لوگوں کو اُسطرف بھیجنا چاہئے ان باتونکا فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہی بلکہ بہت سی غلطیاں ہوجاتی ہیں کہ جنکا وقت نہیں ہی وہاں انجیل لیجاتے ہیں دیکھو یہاں رسول بھی غلطی کھاگئے تھے کہ ایشیا اور بطونیہ میں جانا چاہتے تھے پر خدا اور طرف بھیجنا چاہتا تھا اِسلئے چاہئے کہ ہم سب لوگ خدا کے روح کی ہدایت سے کام کریں بہت دعاؤں کے ساتھ خدا سے دریافت کریں کہ وہ کسطرف بھیجنا چاہتا ہی اُسی طرف جاویں (۱۲ زبور ۴) تاریکی ہی میں راستکاروں کے لئے نور چمکتا ہی (۲۵ زبور ۹) وہ حلیموں کو عدالت کی راہ بتاتا ہی اور مسکینوں کو اپنی راہ کی بات سکھلاتا ہی (ف) جب پولوس

پورب کی طرف جانے سے منع کیا گیا اور شمال کی طرف جانے سے بھی روکا گیا تب وہ جانگیا کہ پچھم کی طرف جانے کا دروازہ کھلا ہے (ف) اور یقین ہے کہ اسوقت اُسے مسیح خداوند کا وہ قول بھی یاد آیا ہوگا جو خداوند نے اُسسے کہا تھا کہ میں تجھے دور غیر قوموں میں بھیجونگا (۲۲-۲۱) پورب کی طرف اکثر شہروں میں منادی ہو چکی تھی اب پچھم باقی تھا (ف) جو لوگ بھیجے جاتے ہیں اور جن ملکوں میں بھیجے جاتے ہیں تو چاہئے کہ ہمیشہ الٰہی روشنی اور ہدایت کے طلبگار ہوں مگر اسکے ساتھ کچھہ ہوشیاری کو بھی کام میں لاویں کہ خدا کا مطلب دریافت کریں اور روحانی تحریکات اور باطنی اشارات کو بھی سمجھیں اسکے سوا خدا کا شکر بھی کریں ممانعت پر بھی اور رہنمائی پر بھی کیونکہ دونوں صورتوں میں اُسکا فضل شامل ہے (ف) خدا ہمارے ناروا جوش کو تھام لیتا ہے اپنے فضل سے اور ہماری سستی کے وقت اپنے فضل سے ہمیں اُبھارتا ہے اُسکی بزرگی ابدتک ہووے

(۸) سو وے موسیہ سے گذر کے تروآس میں آئے ۸

(موسیہ سے گذر کے) یعنے موسیہ میں کچھہ نہیں ٹھہرے فوراً اُس جگہہ کو چھوڑ دیا (تروآس میں اُتر آئے) طرواس شمال مشرق کیطرف بحیرۂ اُجین کے کنارہ ایشیاء کوچک کے حد پر ہے یہہ وہی طرواس ہے جہاں ترائی کی لڑائیاں ہوئی ہیں جنکا ذکر ہومر نے یونانی میں کیا ہے اور اسکا بیان تمام دنیا میں مشہور ہے اب کہ پولوس طرواس میں آگیا اور ایشیاء کوچک کی سرحد پر آکھڑا ہوا تو ضرور اُسکے دل میں خیال آیا ہوگا کہ اب کوئی نیا کام خدا ہمارے وسیلہ سے کرنا چاہتا ہے جو ہمیں یہاں لایا ہے

(۹) اور پولوس نے رات کو رویا دیکھا کہ ایک مقدونی مرد کھڑا ہوا اُسکی منت کرتا اور کہتا ہے کہ ۹
پار اُتر اور مقدونیہ میں آکے ہماری مدد کر

(رات کو رویا) ہوا رویا ہوتا ہے جاگتے وقت اور خواب ہوتا ہے سوتے وقت پس جب یہہ رویا ہوا تو اگرچہ رات تھی مگر وہ جاگ رہا تھا سو نہیں رہا تھا (مقدونی مرد) یعنے مقدونیہ کا آدمی پوشاک سے اور کلام سے معلوم ہوا ہوگا کہ مقدونیہ کا آدمی ہے (ف) رومیوں کے وقت میں یونان کے دو حصے تھے پہلا حصہ مقدونیہ کا بسمت شمال تھا اور دوسرا حصہ دکھن کی طرف اخیا کا تھا (منت کرتا ہے) یہہ منت اُس کی ظاہر کرتی تھی کہ اہل مقدونیہ کو انجیل کی بڑی حاجت ہے گویا وہ چلاتے ہیں کہ خدا کا کلام اُن کی جان بچانے کے لئے اُنمیں جاوے (ف) اگرچہ وہ لوگ انجیل سے اور مسیح سے اور پاک نوشتوں سے کچھہ واقف نہ تھے نہ اُنکا ایمان اُنپر تھا مگر وہ نجات کے لئے طیار تھے پس اُن کے دل کی طیاری اس رویا میں پولوس پر خدا

سے یوں ظاہر کی گئی (ف) تمام ملک یونان میں علم اور ہنر خوب بھرا ہوا تھا گویا علموں کا خزانہ وہ ملک تھا اور روحی عملداری کے سبب سے قانون اور طاقت بھی وہاں بہت آگئی تھی مگر انسان کی ابدی سلامتی ان چیزوں سے ہو نہیں سکتی ہے اور نہ دلی بیماری کو ان چیزوں سے صحت ملسکتی ہے اسلئے وہاں کے لوگ بھی چلاتے ہیں اُس علم اور اُس علاج کے لئے جس سے حقیقی شفا ہوتی ہے جو انجیل سنانیوالے دیسکتے ہیں سب عالم اور سب جاہل سب حاکم اور سب محکوم سب امیر اور سب غریب خدا کی کلام اور مسیح کے فضل کے برابر محتاج ہیں اور بغیر اسکے اُنمیں سے کسی کی جان بچ نہیں سکتی اور نہ روح میں سیری آسکتی ہے اور نہ روح کی خواہشیں پوری ہوسکتی ہیں (ف) اگر ہمارے کان کھُلے ہوتے اور ہماری آنکھیں صاف دیکھتی تو ہم جانتے کہ ہمارے چار طرف ایسی ہی چلاہٹ ہے کہ انجیل کا فضل اُن کے پاس پہونچایا جاوے تب عیسائی سب اُٹھتے اور حکم کے موافق ساری قوموں کو انجیل کی منادی سناتے (ف) واضح رہے کہ یہہ جو پولوس نے دیکھا خواب نہیں تھا بلکہ رویا تھا تمام عہد جدید میں خواب کا بہت ہی کم ذکر ہے صرف یوسف کا ذکر ہے اور پیلاطوس کی بی بی کے خواب کا ذکر ہے ہاں پُرانے عہدنامہ میں خواب کا ذکر زیادہ ہے پر اب کہ انجیل آئی کچھہ حاجت خواب کی نہیں ہے ساری مرضی اللہ کی ظاہر ہوگئی ہے اب اکثر خیالات ہوتے ہیں پر بہت شاذ نادر خواب ہوتا ہے (ف) رویا کیا ہے ایک انکشاف ہوجاتا ہے آنکھوں کے سامہنے سے پردہ ہٹا کے خدا کچھہ دکھلاتا ہے پولوس کو رات کے وقت رویا ہوا یقین ہے کہ وہ اپنے سفر کی بابت کچھہ نفرمند بیٹھا ہوگا اور سوچتا ہوگا کہ کچھہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ خدا کی مرضی کدھر لیجاتی کی ہے اور اِس حالت میں خواہ زبان سے خواہ صرف اپنے دل میں خدا سے ہدایت کا طالب ہوگا تب خدا نے فوراً رویا عنایت کیا اور اپنی مرضی ظاہر کردی اسوقت کچھہ حاجت نہیں ہے کہ رویا ہو یا خواب دکھائی دے صرف کلام کی ہدایت اور روح میں مرضی الٰہی کے دریافت کی اُمنگ دعا کے ساتھہ بلا غرض جسمانی کے ہونا چاہئے خدا آپ دل میں ڈالیگا کہ کیا بہتر ہے ہمارا سردار کاہن خداوند مسیح جو پردہ کے اُس طرف ہے ہماری سب باتوں کی پیشوائی اور ہدایت کرتا ہے اُسپر ہمارے کی آس ٹھہری ہے

۱۰ (۱۰) جوں اُسنے رویا دیکھا وونہیں ہم نے مقدونیہ میں جانیکا ارادہ کیا یہہ یقین کرکے کہ خدا نے ہمکو اُنہیں خوشخبری دینے کے لئے بُلایا

(ہمنے) یہاں کتاب کا لکھنیوالا لوقا خود متکلم ہے (لفظ ہم کا) پہلا وقت ہے اسلئے کہ لوقا اب آگیا ہے سب کچھہ اب دیکھتا ہے (ف۱) تھوڑی دیر کے لئے (۱۷-۱) میں جدا ہوا تھا مگر پھر آگیا تھا (۲۰-۵) میں اور پھر کتاب کے آخر تک ساتھہ رہا (ف۲) شاید پولوس یا کوئی اور ساتھی یہاں کچھہ بیمار ہوا ہے اِسلئے لوقا کو جو طبیب تھا بُلا لیا ہے اب چار آدمی ہوگئے ہیں

پولوس اور سیلاس تمطاوس اور لوقا (ف) اوپر کے سب بیان لوقا نے پولوس سے دریافت کرکے لکھے ہیں اور بیانات آئندہ بچشم خود دیکھکر لکھتا ہے کیونکہ اب آگیا ہے اور اسیلئے طرز تحریر اس مقام سے بدلتا ہے کہ اب متکلم کے لفظ سے عبارت چلتی ہے اور چونکہ تھوڑی دیر کے لئے ذرا الگ ہوا تھا وہاں اُسنے جمع متکلم کا محاورہ چھوڑ دیا ہے پھر جب آیا تو جمع متکلم ہو کے بولنے لگا پھر دیکھو کہ جہانتک پولوس کا نام سولوس رہا وہاں تک سولوس لکھا جب اُسکا نام پولوس بدلنے کا وقت آیا وہاںسے پولوس لکھنا شروع کیا یہہ سب باتیں دقیق احتیاط کو دکھلاتی ہیں اسپر غور کرکے ذرا دریافت کرنا کہ کیسی بڑی احتیاط اُن واقعات کے تحریر میں اس شخص نے برتی ہے اور یہہ خدا کی روح کی تاثیر سے ہے مگر فکر عمیق چاہئے (ف) لوقا آگیا اور اُسنے بڑی مدد بھی کی چنانچہ پولوس اُسکی مدد کا اپنے خطوط میں ذکر کرتا ہے اُسنے ضرور بیماری میں بھی مدد کی ہوگی کیونکہ حکیم تھا (ف) دیکھو تین پادری اور ایک ڈاکٹر اس سفر میں ہیں اور ایشیا سے محنت اُٹھا کے جسمانی اور روحانی علاج کرنے کو انگریزوں کے ملک یورپ کی طرف کو جاتے ہیں اور یہہ نمونہ بھی دکھلاتے ہیں کہ روحانی ڈاکٹر اور جسمانی ایماندار ڈاکٹر ملکر کام کریں لوقا طبابت کا کام بھی کرتا ہے اور منادی اور تصنیف وغیرہ کے کام بھی کرتا ہے اور کسی شہر میں روپیہ کا لالچ کرکے حکیم نہیں بن بیٹھا ہے بلکہ خدا کے لوگوں کے ساتھ دُکھ اُٹھانے کو جاتا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ ولایت میں بہت ڈاکٹر ہیں جو پادریوں کے ساتھ اسطرح سے خدمت کرنے کو کم آتے ہیں ہاں ڈاکٹر المزلی صاحب ایک خدا کا بندہ مثل لوقا کے تھا جس نے اپنی ساری زندگی خدا کی خدمت میں کشمیر میں جاکے دُکھ کے درمیان خرچ کی تھی اُس کی یادگاری شکر کے ساتھ ہم دیسی عیسائیوں پر ہمیشہ واجب ہے اب وہ خدا کے پاس چلا گیا اُسکے بعد ڈاکٹر مکسویل صاحب آئے پر وہ مرقس کی مانند خوف خطرہ سے ڈر کر چلے گئے اب دیر ہوئی کہ کوئی نہیں آتا ہے آنا چاہئے پہلے ادھر سے لوگ اُدھر گئے اب اُدھر سے لوگوں کو ادھر آنا چاہئے (ہم نے مقدونیہ جانے کا ارادہ کیا) یعنے یورپ کی طرف جانیکا ارادہ ہوا کشتی کی سواری کے وسیلہ سے (ف) (آیت ۷) میں تھا کہ روح نے جانے نہ دیا یہاں لکھا ہے کہ خداوند نے بلایا پس خداوند نے ایکطرف جانے سے منع کیا تو دوسری طرف کام کرنے کو بلایا (ف) دیکھو جب ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ ہمیں خداوند نے مقدونیہ کیطرف بلایا ہے تو فوراً اُس طرف چلنے کو کمربستہ ہو گئے چاہئے کہ جب مرضی الٰہی کسی کام میں ظاہر ہووے تو فوراً اُسکی تعمیل کے لئے کوشش کریں اگرچہ خوف خطرہ اور تکلیف آتی ہو تو بھی کچھ پرواہ نہ کریں (ف) اسوقت ایشیا کے لوگ یورپ میں گئے تا کہ یورپ والوں کی مدد کریں اب یورپ کے لوگ ایشیا میں آتے ہیں کہ اُنکی مدد کریں مدد کی حاجت سب کو ہے جہاں انجیل نہیں ہے (ف) خدا نے یورپ میں بُلایا تب ظاہر ہے کہ خدا یورپ میں تھا وہ اپنے لوگوں کے ساتھ ساتھ اُسطرف کو جاتا تھا تا کہ اُنکے وسیلہ سے وہاں منادی کرے

۱۱ (۱۱) پس طرواس سے کشتی کھول کے ہم سیدھے سموترلکے اور دوسرے دن نیاپلس

(سیدھے) یعنے برابر چلے گئے راہ میں کہیں موڑنا یا چکر کھانا نہیں پڑا اسلئے کہ ہوا مخالف نہ تھی بلکہ موافق تھی (ف) دیکھو جب آدمی کا ارادہ خدا کو پسند آتا ہی تو ہوا اور سمندر بھی اُسکی مدد کرتے ہیں اور سارے سامان درست ہوجاتے ہیں جس بات میں ہاتھہ ڈالا جاتا ہی وہاں کامیابی ہوتی ہی (ف) اسی بات پر لحاظ کرکے ان مسافروں کی اور بھی تسلی ہوئی ہوگی کہ خدا ہمارے ساتھہ ہی ہمارے کام میں برکت ہوگی یہہ نشان کامیابی کا ہی (سموترا) یہہ ایک جزیرہ ہی بحیرہ اُدجین کے پہاڑوں میں اد طرواس کے اُوتر اور پچھم میں ہی طرواس و نیاپلس کی نصف راہ پر (ف) دوسرے سفر میں اُنہوں نے یہی راہ پانچ دن میں تمام کی تھی (۲۰-۶) اسوقت دو روز میں طی کرگئے کیونکہ اِسوقت ہوا موافق تھی (دوسرے دن نیاپلس) یعنے مقدونیہ کی حد پر یا تھرشیہ کے کنارہ پر سمندر سے (۶۵) میل

۱۲ (۱۲) اور وہاں سے فیلپی میں آئے جو مقدونیہ کے اُس صوبہ کا پہلا شہر اور رومیوں کی بستی ہی اور ہم چند روز اُس شہر میں رہے

(فیلپی) جو سمت پچھم سمندر سے (۱۰) میل) (ف) فیلپی کا نام فیلپوس بادشاہ مقدونیہ کے نام پر ہی جو سکندر اعظم کا باپ تھا اُسنے یہہ شہر بنایا تھا اور اُسکی فصیل بڑی بنائی تھی قسمت مقدونیہ کا پہلا اور مقدم شہر یہہ تھا یہہ لوگ نیاپلس سے چلکر اُسمیں آ پہونچے (رومیوں کی بستی ہی) یعنے وہاں کے باشندے حقوق رومیانہ رکھتے ہیں اُن کی عزت ایسی ہی جیسے رومیوں کی وہ لوگ کوڑے کی سزا سے مستثنیٰ تھے اور وہ اپنے مقدمات میں حکام سے شہنشاہ کے سامھنے اپیل مانگ سکتے تھے (ف) یہہ فیلپی وہی جگہہ تھی جہاں مسیح سے (۴۲) برس پیشتر رومی سلطنت کا فیصلہ ہوا تھا اُس لڑائی سے جسمیں بروٹس و کیسیوس نے مارک انٹونی اور اُگسطس سے شکست کھائی تھی اور بعد شکست کے بروٹس خودکش ہوا تھا اور اوگسطس کی سلطنت کی بنیاد یہاں ڈالی گئی تھی بڑی خونریزی کے ساتھہ (ف) اب مسیح خداوند کی سلطنت کی بنیاد یہاں ڈالی جاتی ہی بغیر خونریزی کے (چند روز رہے) سب حال دریافت کرنے کو اور اسلئے بھی کہ سبت کا دن آجاوے کیونکہ اُنکا یہہ دستور تھا کہ اگر کسی شہر میں یہودی ملجاویں تو کام کا شروع یہودیوں سے کرتے تھے اور سبت کے دن کے اِسلئے بھی منتظر تھے کہ وہاں سب لوگ اکٹھے ملینگے (ف) شہر تو بڑا تھا اور بڑے شہروں میں بڑے بڑے گناہ بھی ہوتے ہیں مگر خدا کا کام بھی وہاں زیادہ ہوتا ہی رسول بھی اکثر بڑے شہروں میں جاتے ہیں

۱۳ (۱۳) اور سبت کے دن شہر کے باہر ندی کنارہ گئے جہاں دعا مانگنے کا دستور تھا اور بیٹھ کے اُن عورتوں سے جو اکٹھی ہوئی تھیں باتیں کرنے لگے

(سبت کے روز) یعنے شہر میں داخل ہو کے جو پہلا سبت آیا اُس سبت کے روز کا یہہ ذکر ہے (شہر کے باہر ندی کنارہ) کیونکہ فیلپی میں کوئی یہودیوں کا عبادت خانہ نہ تھا جیسے اور جگہ میں عبادت خانے تھے (۱۷-۱) اور یہاں اس لئے عبادت خانہ نہ تھا کہ یہودی تھوڑے تھے تو بھی شہر کے باہر ندی کنارہ کوئی جگہ مقرر تھی جہاں سبت کو کچھ لوگ جمع ہو جاتے تھے تب یہہ بھی وہاں گئے (ندی کنارہ) اس ندی کا نام گنگٹیز تھا (ف) وہاں دو دریا تھے ایک گنگٹیز دوسرا اسٹریمون اور اگسطس کی بڑی لڑائی ان دو دریاؤں کے درمیان کے میدان میں ہوئی تھی (اکٹھی ہوئی تھیں) یعنے عورتیں بہت سی آئی تھیں مرد کم تھے اور یہہ عورتیں بھی سب یہودی نہ تھیں غیر قوم کی عورتیں بھی تھیں (ف) جماعت چھوٹی تھی وہ بھی عورتوں کی جماعت تھی اور عبادت بھی کچھہ شان و شوکت سے نہ تھی مگر سادہ طور پر عبادت تھی تو بھی تمام یورپ کا پہلا پھل یہاں پایا گیا (ف) تمام یورپ میں سب سے پہلا عیسائی ایک عورت تھی جسکا ذکر اب آتا ہے وہ وہاں حاضر تھی (بیٹھ کے) بیان کیا کیونکہ کھڑے ہو کے بولنے کا دستور یہاں نہ تھا اسلئے کہ جماعت چھوٹی تھی (باتیں کرنے لگے) رسول ہر وقت بولنے کو طیار رہتے تھے جہاں موقع پایا وہاں بولے خواہ جنگل میں خواہ شہر میں خواہ پہاڑ پر خواہ میدان میں خواہ دریا کے کنارہ خواہ کسی جگہ سننوالے خواہ ہزاروں خواہ دس یا ایک ہی کیوں نہو وہ بولتے تھے جیسے مسیح نے سامری عورت سے باتیں کیں اور فیلبوس نے خوجہ سے (ف) عیسائیوں کی عبادت بندگی موقوف نہیں کسی خاص وقت اور کسی خاص جگہ پر (پیدائش ۲۴-۶۳) اضحاق شام کے وقت دھیان کرنیکو میدان میں گیا۔ صور کی کلیسیا نے سمندر کے کنارہ گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی (اعمال ۲۱-۵) قید خانہ میں پولوس و سیلاس نے آدھی رات کو دعا مانگی (۱۶-۲۵) مچھلی کے پیٹ میں یونس نے دعا مانگی (یونہ ۲-۲) علی ہذا القیاس بہت سے طور ہیں غرض یہہ ہے کہ جب موقع اور جب ضرورت ہوا اور جب وقت ہاتھہ آوے دعا کرتے ہیں اور مسیح کی بات بولتے ہیں (ف) رائی کا دانہ چھوٹا سا ہی مگر بڑا درخت ہوتا ہی کلام کی بات بظاہر حقیر سی نظر آتی ہی مگر بڑا پھل لاتی ہی اور ملک کو دبا لیتی ہی پولوس نے اُسوقت بیٹھہ کے ایک عورت کے دل میں کلام کا بیج بویا (ف) اُسوقت پولوس کا نمونہ سب انجیل کی منادی کرنیوالے لوگ دیکھیں کہ ایک عورت سے چپ چاپ باتیں کرتا ہی کچھہ زور بھی نہیں کرتا اور بڑے بڑے مضامین بھی کھینچکر نہیں لاتا مگر آہستگی اور نرمی سے زندگی کی باتیں چند عورتوں کو سناتا ہی جس کا پھل نہایت مبارک دیکھتے ہیں (ف) اس وقت جب ایک بڑے منادصاحب تشریف لاتے

ہیں تو بڑی جماعت بغیر وعظ بھی نہیں کرتے اور جب وعظ کرتے ہیں تو بڑی کوشش سے چن چن کر مضامین عالیہ سناتے ہیں پر پھل خاک بھی نہیں لگتا ۔

(۱۴) اور شہر طواطیرہ کی ایک خدا ترس عورت لودیہ نام قرمز بیچنیوالی سنتی تھی اُسکا دل خداوند نے کھولا کہ پولوس کی باتوں پر دل لگایا ۱۴

(لودیہ) یہہ نام یونانیوں اور رومیوں میں عام تھا اکثر عورتوں کے لودیہ نام تھے (طواطیرہ) نام شہر کا ہی لودیہ وہاں کی رہنیوالی تھی یہہ شہر ملک لودیا اور فرگیا کی سرحد پر تھا اور یہہ شہر رنگ کے بارہ میں مشہور تھا جیسے پہلے صور وصیدا بھی مشہور تھے (ف) یہودیوں میں یہہ غیر قوم عورت ملگئی تھی کیونکہ اُن کے ساتھہ قرمز کی سوداگری کے سبب میل ملاپ ہوگیا تھا اور خدا کے دین کی باتیں اُسنے یہودیوں سے سنی تھیں اور عبادت الٰہی بھی کرنے لگی تھی (ف) ظاہر ہی کہ مالدار عورت تھی کیونکہ سوداگری کرتی تھی اور اسقدر وسعت بھی رکھتی تھی کہ اپنے گھر ان چاروں منادوں کولگئی کہ مہمانی کرے (ف) دیکھو جو لوگ دوکانداری کرتے ہیں وہ دینداری بھی کرسکتے ہیں خواہ مردہوں خواہ عورتیں پر وہ لوگ سست اور مردہ ہیں جو دوکانداری میں دینداری نہیں کرتے بلکہ دوکانداروں کو دینداری کرنے کی بہت فرصت ہی (خدا ترس عورت) یعنے نو مرید یہودی جو پہلے غیر قوم تھی (سنتی تھی) باتیں سنتی تھی کان کے رستے سے زندگی دل میں آگئی (ف) دیکھو خدا کا کلام زندگی اور موثر زندہ کلام ہی جو کوئی دل لگا کے خدا کی باتیں سنتا ہی اُس میں زندگی آجاتی ہی (ف) کبھی کبھی چھوٹی چھوٹی باتوں سے تمام خیالات بدل جاتے ہیں بلکہ ساری زندگی اولٹ پلٹ ہوجاتی ہی (ف) یہہ عورت بندگی کرنے کو گئی تھی بڑی بھاری دولت اسکے ہاتھہ آگئی بھائیو گرجا میں جانا چاہئے اور جو کچھہ سنایا جاتا ہی اُسپر دھیان لگانا چاہئے (ف) اسیا میں کلام سنانے سے روح نے منع کیا تھا مگر یہہ عورت طواطیرہ شہر کی تھی جو اسیا کا ایک شہر ہی یہاں یورپ کی فیلپی میں سوداگری کی تقریب سے رہتی تھی تو بھی سب سے پہلے ایمان لائی پس یہہ عورت یورپ میں فروکش تھی اہل یورپ سے نہ تھی (اُسکا دل خداوند نے کھولا) اصل میں وہ لفظ ہی جسکا ترجمہ ہی کہ بالکل کھولدیا یعنے دلپر سے پردہ ہٹا دیا باتوں کو سمجھہ گئی (خداوند نے کھولا) یعنے یسوع مسیح نے پس وہ مقلب القلوب ہی اُسکا اختیار آدمیوں کے دلپر ہی اسلئے کہ وہ خدا ہی (ف) جیسے مسیح نے شاگردوں کا ذہن کھولا تھا کہ نوشتوں کو سمجھیں (لوقا ۲۴-۴۵) جسپر بیٹا ظاہر کیا چاہتا ہی اُسکا دل کھولتا ہی (متی ۱۱-۲۷) پولوس نے اسی مطلب پر دعا دی ہی کہ وہ تمہارے دل کی آنکھیں روشن کرے کہ تم سمجھو (افسی ۱-۱۸) (ف) جب مسیح خداوند کھولتا ہی تو کسی کی طاقت نہیں ہی کہ بند کرے (مکاشفات ۳-۷) (ف) یہانسے ظاہر ہی کہ سب آدمیوں کے دل بند ہیں

گناہ کا پردہ پڑا ہی اسلیئے الہی سچائی دلوں میں آ نہیں سکتی پس جب اُسکا فضل کسی پر ہوتا ہی تو وہ اُسکے دل کو کھولتا ہی اور یہی بات ہی جس کی فکر سب کو لازم ہی کہ خدا اُن کے دلونکو کھولے (ف) خداوند یسوع آدمیوں کے دلوں کے نزدیک آتا ہی کہ اُنکی دلوں کو کھولے پر لوگ آپ کھولنے نہیں دیتے (مکاشفات ۳-۲۰) دیکھہ میں دروازہ پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی میری آواز سُنے اور دروازہ کھولے تو اُس پاس اندر آونگا - اس عورت نے پہلے کان لگا کے اُسکی آواز جو پولوس کے مُنہہ سے آتی تھی سُنی اور اپنے دل میں اُسے آنے کی اجازت دی تب اُسنے اُس کے دل میں آکے گناہ کا پردہ دلپر سے ہٹایا اور اُسکا دل کھولا اور خدا کی باتیں سمجھی مسلمان لوگ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی عیسائیوں کی بات نہ سُنے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اُن کی باتیں موثر ہیں دل اُلٹ جاتا ہی پس بھائیو سُننا بڑی چیز ہی اور سنانا بھی بڑی خدمت ہی (ف) دل کے کھلنے میں دو کام ہوتے ہیں انسان کا کام یہہ ہی کہ دل کو سپرد کرے خدا کا کام یہہ ہی کہ دلکو کھولدے جو کوئی نہیں چاہتا کہ میرا دل کھولا جاوے خدا بھی اُسکا دل نہیں کھولتا کیونکہ کچھہ جبر نہیں ہی پر جو ڈھونڈھتا ہی پاتا ہی (دل لگایا) یعنے دل میں جگہ دی اُسکا دل ان باتوں کو ایسا پی گیا جیسے پیاسا آدمی خوشی سے پانی پیتا ہی کیونکہ خداوند نے اُسکے دل کو کھولا وہ جان گئی کہ یہہ زندگی کی باتیں ہیں انہیں روح میں آنے دوں پس وہ فوراً ایک نئی مخلوق ہوگئی (ف) ایک چھوٹے سے وعظ سے یہہ ساری جماعت عیسائی نہیں ہوئی مگر صرف ایک بی بی عیسائی ہوئی پھر اُسی بی بی سے ایک کلیسیا کی بنیاد قایم ہوگئی کیونکہ وہ اور اُسکا سب گھرانہ اُسیوقت عیسائی ہوا اور پھر رفتہ رفتہ وہاں عیسائی بڑھنے لگے تب وہ نیک ایماندار بی بی اُس کلیسیا کی بنیاد ہوگئی

15 (۱۵) اور جب اُسنے اپنے گھرانے سمیت بپتسما پایا تھا تو منت کر کے کہا کہ اگر تمہیں یقین ہی کہ میں خداوند پر ایمان لائی تو میرے گھر میں آ رہو اور ہمیں زبردستی لیگئی

(بپتسما پایا) فوراً اُسی جگہ - یہہ پہلا وقت ہی کہ پولوس کی محنت کے ساتھہ بپتسما کا ذکر آیا ہی پس ضرور اور جگہ میں بھی ایسا ہوا ہوگا کہ یا تو آپ اُسنے بپتسما دیا یا اوروں سے دلوایا ہوگا (ف) پہلا ذکر ہی کہ ایک گھرانہ سب کا سب عیسائی ہوگیا گھرانے میں بال بچے سب شامل ہیں تو ضرور سب کو بپتسما ملا ہوگا اگر یہہ لوگ بچوں کو بپتسما ندیتے تو ضرور لوقا اِسبات کا ذکر کرتا اور ضرور وہ عورت بھی اس ایمان میں شک لاتی کیونکہ بچوں کو فضل میں شریک نہ دیکھتی (ف ۲) فضل کا عہدنامہ پورانے عہدنامہ کے ساتھہ علاقہ رکھتا ہی اگرچہ نشان بدل گئے ہیں مگر مراد نہیں بدلی ہی رسول یہودی ہو کے ضرور بچونکو بھی بپتسما دیتے تھے جیسے بچوں کا پہلے ختنہ بھی کرتے تھے (ف ۳) اگر یہودیونکو پورانے عہدنامہ کے حقوق بغیر ختنہ کے دیئے گئے ہوں

توضرور حقتنہ کا نشان کہ بپتسما ہے وہ بھی عیسائیوں کو نہ دیا گیا ہو گا سترہ سو برس تک مسیح کے بعد کسی عیسائی نے بچوں کو بپتسما دینے کا انکار نہیں کیا اٹھارہویں صدی میں بچوں کے بپتسما کے منکر ایک محض واہیات دلیل لیکے ظاہر ہوئے ہیں (ف۴) اس مقام پر اور آیت (۳۳) میں سارے گھرانے کے بپتسما کا ذکر ہے اور تعجب ہے کہ دونوں گھرانوں میں ایک بھی بچہ نہ ہو مسیحی دین خاندان اور گھرانے کو بھی عیسائی کرتا ہے اسکا یہہ خاصہ ہے یہہ الٰہی تعلیم نہیں ہے کہ آدمی صرف اپنا فکر کرے اور سارے گھرانے سے غافل رہے خدا کی مرضی ہے کہ تمام گھرانہ مسیح میں ایک ہو جاوے خود مسیح نے بھی اپنے پاس بچوں کو بلایا (ف۵) ارجن صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے یہہ بچوں کے بپتسما کا دستور رسولوں سے پایا ہے جسٹن مارٹا وارنیوس وسپرین بھی اسکا ذکر کرتے ہیں (اگر تمہیں یقین ہے کہ میں ایمان لائی) تو میرے گھر میں چلو وہاں مہمان رہو (ف۱) جب آدمی میں ایمان آتا ہے تو وہ تعلیم اور معرفت میں ترقی کا مشتاق ہوتا ہے اور جن کے وسیلہ سے ایمان پایا اُنکا شکر گذار بھی ہو جاتا ہے اور خدا کا بھی شکر کرتا ہے ایمان محبت سے اثر کرتا ہے اسلئے آدمی کا دل اُن لوگوں سے لپٹ جاتا ہے جنکے وسیلہ سے ایمان پایا ہے (ف۲) یہہ لودیہ عورت ضرور اُن دو شخصوں میں سے ایک تھی جنہوں نے پولوس کی دفعہ ضرورت کے لئے کچھ بھیجا تھا (فلپی ۴—۱۰ و ۱۵—۱۶)

۱۶ (۱۶) اور ایسا ہوا کہ جب ہم دعا مانگنے جاتے تھے ایک لونڈی ہمیں ملی جسمیں غیب دانی کی روح تھی اور جو غیب گوئی سے اپنے مالکوں کے لئے بہت کچھ کماتی تھی

(جاتے تھے) یعنے خاص جگہ پر جو شہر کے باہر ندی کنارہ تھی (غیب دانی کی روح تھی) (ف۱) اُس جگہ ایک خاص دیوتا تھا جسکو (پیتھین آپالو) کہتے تھے اُس کی پوجا کیجاتی تھی اور وہ دیوتا ایک خاص سانپ تھا اور غیب گوئی کے بارہ میں مشہور تھا جیسے ہندوستان میں گوگا پیر سانپوں کا مالک مشہور ہے یونان کی ساری بت پرستی اس دیوتا سے علاقہ رکھتی تھی شاید اُس لونڈی نے اس دیوتا سے غیب دانی کی روح پائی ہو کیونکہ وہ شیطان تھا شیطان کبھی کبھی اپنے لوگوں میں اپنی روح کا اثر ضرور ظاہر کرتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو لوگ اُسکے پھندے میں بھی نہیں پھنس سکتے ہاں اکثر بیوقوفی اور جہالت سے یہہ کام ہوتے ہیں مگر کہیں شیطان کی روح کی تاثیر بھی ضرور دیکھی جاتی ہے (ف۲) اب پولوس کی کُشتی یہودیوں کے تعصب سے نہیں ہے مگر عین شیطان سے جنگ ہے (ف۳) اُس شہر میں جو جادوگری رمل افسوں گری اور فال تعویذ کا بہت چرچہ تھا گویا ان چیزوں کے یہہ لوگ مغلوب تھے (ف۴) وہ ایک تپائی پر اُس لونڈی کو بٹھلاتے تھے اور گویا (پیتھین آپالو) کی روح اُس میں آتی ہے خیال کرتے تھے اور وہ غیب گوئی کرتی تھی جیسے اِس ہمارے ملک میں پیرزادیوں کے سر پر شیخ سدو یا چہل تن یا عیوض خاں آیا کرتے ہیں اور وہ غیب گوئی کرتے ہیں لوگ اُنسے اپنی مراد پوچھنے جاتے

ہیں جیسے یہاں فریب ہوتا ہی ایسے وہاں بھی ہوتا تھا اور جیسے یہاں شیطان کی روح نظر آتی ہی وہاں بھی تھی

۱۷ (۱۷) وہ پولوس کے اور ہمارے پیچھے آکے چلاتی تھی اور کہتی تھی کہ یہہ آدمی خداتعالی کے بندے ہیں جو ہمکو نجات کی راہ بتاتے ہیں

(چلاتی تھی) کیونکہ اُس گندی روح نے جو اُس میں تھی معلوم کرلیا تھا کہ یہہ لوگ خداتعالیٰ کے بندے ہیں یعنے خاص برگزیدے اللہ کے ہیں اور اُنکا کام نجات کی راہ بتانا ہی وہ روح خدا کی قدرت کو جانتی تھی اور اُس کی خوبی کا اقرار بھی کرتی تھی جیسے مسیح کو بھی گندی روحوں نے پہچان لیا تھا (متی ۸-۲۹ لوقا ۴-۳۴) جب مسیح کی روح رسولوں میں تھی تو جیسے مسیح کو بھی پہچان لیا تھا رسولوں کو بھی پہچان لیا (ف) بعض وقت شیطان سچ بات بھی بولتا ہی تاکہ لوگ اُسکے زیادہ معتقد ہوں

۱۸ (۱۸) یہہ اُسنے بہت دنوں تک کیا آخر پولوس دق ہوا اور پھر کے اُس روح کو کہا کہ میں تجھے یسوع مسیح کے نام سے حکم دیتا ہوں کہ اُس سے نکل جا اور وہ اُسی گھڑی نکل گئی

(بہت دنوں تک) اُسی راہ میں آتے جاتے کہا (دق ہوا) نہ اپنی تکلیف دیکھکر مگر اُس لونڈی کی جان پر رحم کرکے اُسکے دل میں خفگی اور افسوس بھی آگیا کیونکہ آدمی کی جان کے دشمن میں ایسی طاقت دیکھی (یسوع مسیح کے نام) رسول کی طاقت یسوع مسیح پر موقوف تھی کیونکہ یسوع مسیح خداوند خدا ہی (ف) قریب تمام دنیا پر سانپ پرستی پھیلی ہوئی تھی اور سانپ تو شیطان ہی مسیح اسلئے آیا کہ شیطان کے کام کو برباد کرے پس اُسکے لوگ بھی شیطان کے کام برباد کرنے کی طاقت اُس سے پاتے ہیں (ف) اگرچہ شیطان نے ان لوگوں کی تعریف کی تو بھی مسیح خداوند شیطان کی تعریف نہیں چاہتا بیدین لوگوں کی تعریف مکروہ چیز ہی ایک شخص نے کہا ہی کہ میں نے کیا بدی کی ہی کہ ایسے لوگ میری تعریف کرتے ہیں ایسونکی تعریف کی کچھہ پرواہ نہیں ہی

۱۹ (۱۹) پر جب اُسکے مالکوں نے دیکھا کہ اُن کی کمائی کی امید جاتی رہی تو پولوس اور سیلاس کو پکڑ کے بازار میں حاکموں کے پاس لے چلے

جب بدروح نکل گئی تو نفع کی امید بھی نکل گئی یہہ دلیل ہی اسبات پر کہ حقیقی دیو ضرور اُسمیں تھا (ف) اعمال کی کتاب میں دو مقام پر نفع کی امید کے سبب سے ایذا ہوئی ایک تو یہاں دوسرے (۱۹-۲۴ و ۲۵) میں (ف) یہہ پوجاری لوگ

اور برہمن اور ملانے مسیح کے دین کی ترقی کو بڑے خوف کے ساتھہ دیکھتے ہیں اور جسقدر دین عیسائی پھیلتا ہی ان کے نفع
کی امید جاتی ہی تب یہہ جل کے ایذا دینے کو اُٹھتے ہیں دین مسیح نے اُنکے مندر اور مساجد خالی کردیئے ہیں قبروں کے
میلے کی بُرائی اور دغابازی کی کمائی کو ظاہر کردیا ہی تب نفع اُنکا کم ہوگیا ہی اور ہوتا جاتا ہی مسیح کا دین بعض ہنروں کو
بھی منع کرتا ہی مثلاً رنڈیوں کو اور شراب فروشی کو اور ناچ راگ رنگ کو بھی اِسلئے شریر لوگ زیادہ عیسائیوں سے جلتے
ہیں (بازار میں) یعنے چوک میں چبوترہ کی طرف جہاں کچہری لگی ہوئی تھی (ف) اگر ہم شیطان کو دق کریں تو شیطان ہمیں
بھی دق کرتا ہی اگر شیطان کی طرف ہم سے ممانعت نکلی تو شیطان سے ہماری طرف مخالفت نکلتی ہی

۲۰ (۲۰) اور اُنہیں سرداروں کے آگے لیجاکے کہا یہہ آدمی جو یہودی ہیں ہمارے شہر کو بہت ستاتے

(سرداروں) یعنے فوجداری کے حاکموں سے (ف) یہہ اور بھی بڑی دلیل ہی کہ ضرور معجزہ ہوا ہی اگر معجزہ نہ ہوتا تو
وہ لوگ اُنکا ایسا علاج نہ کرتے (یہودی ہیں) یعنے حقیر جنسے سب ناخوش ہیں اور رومیوں کے سامھنے قابل بھروسہ کے
نہیں ہیں (ف) مسیح کے دین پر ایک آفت یہہ بھی تھی کہ اکثر لوگوں نے عیسایت اور یہودیت میں فرق نہیں جانا
یہودیوں کی حقارت اور تکلیف عیسائیوں پر بھی آپڑی جسقدر وہ لوگ یہود کے دین سے متنفر تھے اُسیقدر عیسایت
سے نفرت کی اور نہ جانا کہ یہہ اَور بات ہی اور وہ اور بات ہی (ف) یہودیوں نے دین عیسائی کو بت پرستی سے زیادہ
بدتر سمجھا حال آنکہ مسیحی دین بت پرستی کا سخت مخالف تھا اور یہودیت کی بیہودگی کا بھی مخالف تھا (ہمارے شہر کو بہت
ستاتے ہیں) ایک جگہ لوگوں نے کہا کہ جہان کو اُلٹ دینیوالے آئے ہیں (۱۷-۶) (ف) الٰہی بادشاہت یعنے دین عیسائی
سے شیطانی سلطنت یعنے دنیا کی تاریکی ضرور ہٹجاتی ہی ان لوگوں نے جان لیا کہ ضرور اسمیں کچھہ ہی شہر میں اور لوگوں میں
خیالات میں اور سب باتوں میں اس سے تبدیل ہوئی جاتی ہی اسلئے کہا کہ بہت ستاتے ہیں (ف) ان لوگوں نے ضرور ستایا
تو تھا مگر ایسا ستایا تھا جیسے فرشتہ نے بیت حسدا کے حوض کے پانی کو ہلایا تھا تاکہ بہتری ہووے (ف) اِسمیں کچھہ
شک نہیں ہی کہ بعد ایمان کے جب مسیح کے ہوتے ہیں تو ہر خواہش کو مسیح کا بناتے ہیں اور اُس کے لئے جیتے ہیں بلکہ ارد
گرد کے بے ایمانوں میں بھی روشنی کی کچھہ کرنیں چمک جاتی ہیں اور یوں تبدیل ہوتی ہی تب ابلیس ضرور ستایا جاتا ہی کیونکہ
مسیح بدی کی برداشت نہیں کرسکتا ہر نیکی کو بھی خالص بناتا ہی تمام شیطانی حکومت کو مسیح اپنا دشمن جانتا ہی اس جہان میں بھی
اور اُس جہان میں بھی ایسا دشمن کہ اُسے ہر طرح سے برباد کرنا چاہے دوستی سے خواہ حکمت سے خواہ زور سے (ف) وہ جسنے زہر کھایا ہی

آسے قے کرائی جاتی ہے تب کسیقدر اسے تکلیف ہوتی ہے مگر یہہ تکلیف اُسکی جان بچانے کو ہے اسیطرح انجیل زہر کو آدمی سے نکالتی ہے اور یہی اُسکے لئے زندگی بخش علاج ہے

۲۱ (۲۱) اور ہمیں ایسی رسمیں بتاتے ہیں جنہیں قبول کرنا اور عمل میں لانا ہم کو جو رومی ہیں روا نہیں

(یہہ بات بھی سچ ہے) کیونکہ انکے شریعت میں حکم تھا کہ کوئی آدمی نیا دیوتا ظاہر نکرے مگر یہاں نہ صرف ایک نئے دیوتا کا ذکر ہوتا ہے مگر تمام رومی مذہب کو باطل بتلایا جاتا ہے بلکہ سب جہان کے دین سوا اسکے باطل ٹھہرائے جاتے ہیں (ف) اگر کمائی میں نقصان نہ آتا تو ضرور یہہ لوگ اُن کی منادی کی پرواہ نکرتے اب غصہ کا سبب تو اور ہے اور ظاہر کچھہ اور کرتے ہیں اپنا غضب دین کے پردہ میں چھپاتے ہیں (۱۷-۶ و ۷ و ۱۹-۲۵ و ۲۷) (ہمکو جو رومی ہیں) یہہ بات بھی بڑے حیلہ کے ساتھہ کہی کیونکہ رومیوں کا نام سب سے زیادہ نامور تھا جیسے یہودیوں کا نام سب سے حقیر تھا جیسے اسوقت بھی کہا جاتا ہے کہ میں انگریز ہوں وہ کالا آدمی ہے پس وہ کہتے ہیں کہ ہم رومی ہو کے یہودیوں سے نقصان اُٹھاتے ہیں اسلئے اِنہیں سزا دینا چاہئے کیونکہ حکم تھا کہ کوئی رومی یہودی نہ بنایا جاوے مگر یہہ لوگ بنانا چاہتے ہیں

۲۲ (۲۲) اور لوگ بھی مل کے اُنکی مخالفت پر اُٹھے اور سرداروں نے اُن کے کپڑے پھاڑ کے اُنہیں بید مارنے کا حکم دیا

اسیطرح افسس میں ہوا (۱۹-۲۸ و ۳۴) اور اسیطرح یروشلم میں ہوا (۲۱-۳۰) اسیطرح مسیح کے ساتھہ کیا (لوقا ۲۳-۱۸) (کپڑے پھاڑ کے) سپاہیوں کو حکم دیا تھا کہ اُنکے کپڑے اِسطرح سے پھاڑیں کہ وہ ننگے ہو جائیں یونانی میں وہ لفظ ہے جسکے معنے ہیں سختی سے کپڑے پھاڑے تھے اور برہنہ اِسلئے کیا کہ خوب کوڑے کھاویں (بید مارنے کا حکم دیا) بغیر تحقیقات مقدمہ کے انسے کچھہ جواب طلب نہیں کیا صرف اُن کی نالش پر مارنا شروع کر دیا (آیت ۳۷) اسیطرح پولوس تین بار بیعزت ہوا ہے (۲ قرنتی ۱۱-۲۵) (ف) یہہ مارنے کا حکم خاص اُن الفاظ میں یوں دیا تھا کہ (پکڑو اُنکے کپڑے پھاڑو اور مارو) رومی لوگ اسیطرح سزا دیتے تھے

۱۱

۲۳ (۲۳) اور اُنہیں بہت مار کے قید خانہ میں ڈالا اور داروغہ کو تاکید کی کہ بڑی ہوشیاری سے اُنکی نگہبانی کرے

(بہت مارا) ایسا کہ زخم ہوگئے اور خون بھی جاری ہوا (قیدخانہ میں ڈالا) بغیر خون دھوئے (آیت ۳۳) (ف) یہودیوں کی شریعت میں چالیس کوڑے سے زیادہ کسی کو مارنے کا حکم نہ تھا مگر یہاں بیشمار کوڑے مارے گئے اسلیئے پولوس کہتا ہے (کوڑے کھانے میں حد سے زیادہ) (۲ قرنتی ۱۱-۲۳) (ف) جب سے مسیح گنہگاروں میں شمار ہوا اُسکے نوکروں کو بھی یہہ عزت ملی کہ کوڑے و قید اُسکے لئے عزت سے اُٹھاویں دُکھ پانے سے جان دینے سے رسولوں کی فتحیابی ہمیشہ کو ہوئی جسمانی ہتھیاروں سے کبھی نہیں لڑے اور نہ بہت سے عذر سنائے مگر چپ چاپ تکلیف کی برداشت کی

۲۴ (۲۴) اُسنے یہہ حکم پاکے اُنہیں اندر کے قیدخانہ میں رکھا اور اُن کے پاؤں کاٹھ میں ٹھوک دیئے

(اندر کے قیدخانہ میں) یہہ قیدخانہ بہت نم اور سردی سے بھرا تھا اُس میں اوپر سے ایسا پانی ٹپکتا تھا کہ آدمی دو چار روز سے زیادہ وہاں جی نہ سکتا تھا اندھیرا بھی اُسمیں تھا اور زنجیریں بھی تھیں (کاٹھ میں ٹھوک دیئے) وہاں باوجود اس سب سختی کے کاٹھ بھی تھا پس لکڑی اور لوہے سے بندھے ہوئے تھے پیر کاٹھ کے سوراخ میں تھے اور بدن میں زخموں کا درد بھی تھا (ف) مبشران انجیل کے پاؤں کبھی ایسے خوبصورت نہیں ہیں جیسے زنجیروں سے کاٹھ میں خوبصورت ہیں (ف) ارجن صاحب کی گردن میں لوہے کا طوق ڈالا گیا تھا اور پاؤں کاٹھ میں تھے اور اوپر کی طرف کو کھینچا ہوا تھا تا کہ شہ رگ شکنجے میں ٹوٹ جاوے

۲۵ (۲۵) قریب آدھی رات کے پولوس اور سیلاس دعا مانگتے ہوئے خدا کی تعریف گاتے تھے اور قیدی اُنہیں سُنتے تھے

(دعا کرکے گیت گاتے تھے) خدا کی تعریف میں جیسے مسیح نے اپنے شاگردوں کے ساتھ گیت گایا تھا (ف) شاید وہی گیت ہوگا جو (زبور ۱۱۳ سے ۱۱۸ زبور تک ہے) خدا رات کو بھی گیت گانے کا ذوق بخشتا ہے (ایوب ۳۵-۱۰) بدن کو زخم سے درد دُکھ تو بہت ہوا لیکن دل روح القدس کی تاثیر اور محبت الٰہی سے ایسا بھرا ہوا تھا کہ دُکھ درد کچھ بھی معلوم نہیں ہوا بلکہ خوشی دل میں تھی جو خاص خوشی ہے اور صرف سچے عیسائیوں کو مصیبت کے وقت بھی عنایت ہوتی ہے (ف) دل آسمان میں ہے تو بدنی تکلیف کم معلوم ہوتی ہے یہی سبب ہے کہ پطرس قیدخانہ میں جب صبح کو مرنے پر تھا آرام کے ساتھ سو رہا تھا (ف) آدھی رات کو گاتے تھے کوئی وقت اور کوئی جگہ بندگی اور عبادت کے لئے مخصوص نہیں ہے مگر دل کی طیاری ہر وقت مطلوب ہے (ف) جب گھبراؤ میں پھنس جاتے ہیں تو خدا وہاں سے زیادہ سُنتا ہے (ف) یہہ درد برداشت کرنا ایسی بات نہیں ہے

جیسے فقیر لوگ تکالیف اور درد کی برداشت کرتے ہیں جب افیون یا بھنگ کے نشہ میں درد کی برداشت کیجاتی ہی بیوقوفی کی غیرت مدد کرتی ہی یا بیہودہ خیال دل میں جمع ہوتے ہیں مگر صحیح سالم مزاج اُنکا تھا جانتے تھے کہ کسقدر تکلیف ہوئی مگر اندھیرے میں اور عذاب کی حالت میں روح سے زبان گاتی تھی (ف) شرم اور درد پر روح کی فتح کا شادیانہ تھا (ف) جب خدا کے حضور سے دُکھہ در دجاتا رہتا ہی تب موت کا دروازہ دعا اور گیت کے وسیلہ سے آسمان کا دروازہ بنجاتا ہی (ف) آدمی مقدس نہیں ہوسکتا کسی جگہ سے نہ مکہ سے نہ کاشی سے نہ یروشلم سے مگر جگہ مقدس ہوجاتی ہی مقدس آدمیوں سے یہہ قیدخانہ ایک مقدس گرجا بن گیا تھا (ف) ہمارے خوبصورت گرجوں میں آرام سے بیٹھکر دعا کرنا اور خوشی سے باجے پر گیت گانا بہت آسان ہی کچھہ دُکھہ نہیں بلکہ عزت پاتے ہیں اور بھائیوں میں دیندار کہلاتے ہیں لیکن ایسے قیدخانہ میں بعد کوڑوں کے گیت گانا حقیقی عیسائیوں کا کام ہی بہت ہیں کہ اگر ذراسی بھی تکلیف روحی اُنپر آجاوے تو دعا بندگی سب بھول جاتے ہیں اور شکایتوں کے ڈھیر لگا دیتے ہیں (ف) سچے عیسائیوں کا گرجا قیدخانہ ہی اور وقت اُنکا دوپہر رات ہی اور جماعت اُن کی قیدی لوگ ہیں اور پادری اُنکے پولوس وسیلاس دو قیدی ہیں جو نہ ممبر پر جلوہ افروز ہیں بلکہ کاٹھہ میں ٹھوکے ہوئے ہیں (ف۱۱) دنیا مسیح کی اُس روحانی طاقت سے بالکل ناواقف نہیں ہی وہ جانتے ہیں تو بھی سختی دل کے سبب نہیں مانتے ہیں (ف۱۲) یہہ واقعہ نمونہ ہی بیشمار مسیحیوں کی شہادتوں کا جو اُسوقت سے لیکر آجتک وقت بوقت وقوع میں آئے ہیں ہر وقت ہر جگہ میں روح نے شادیانہ بجایا ہی (ف۱۳) یہہ اُسی روح کی طاقت کا بیعانہ ہی جو تھوڑے دنوں کے بعد بہت زور کے ساتھہ عام دنیا میں پھیلی تھی (ف۱۴) یہہ پہلا وقت تھا کہ انجیل ملک یورپ میں سُنائی گئی اور وہاں کی منادی کا یہہ پہلا نتیجہ تھا اب دیکھو کہ اُن ممالک میں کیسی روشنی پھیلی ہی پس شروع میں بڑی مخالفت عدم برکتی کی دلیل نہیں ہی (قیدی سُنتے تھے) تعجب کے ساتھہ کان لگائے ہوئے تھے کہ یہہ کیسے لوگ ہیں اور کیا گاتے ہیں اور کیسے خوشی میں ہیں انہیں یہہ دکھہ درد کچھہ بھی یاد نہیں ہی جس میں سب لوگ چار طرف کراہتے ہیں

(۲۶) تب ناگاہ بڑا زلزلہ آیا یہاں تک کہ قیدخانہ کی نیو ہل گئی اور فی الفور سب دروازہ کھل گئے اور سب کی بیڑیاں گر پڑیں ۲۶

(گیت اور دعا جو کی گئی خدا کے سامھنے اُسکا جواب یہہ خدا سے ہوا) (زلزلہ) یہہ نشان ہوا اسبات کا کہ خدا کی قدرت درمیان میں آئی ہی کہ سچائی کو اور الٰہی غیرت کو ظاہر کرے (ف) اسیطرح ایک زلزلہ اُسوقت بھی آیا تھا جب مقدس کریزستم سقف روم نے بادشاہزادے کی طرف سے دُکھہ اُٹھایا تھا یہہ مشہور بات ہی (ف۲) گیت اور دعا میں بڑی تاثیر

ہی دیکھو (۲ تواریخ ۲۰-۲۲) خداکی تعریف اور اُسکے سامھنے چلّانا زمین و آسمان ہر دو کو ہلا دیتا ہی دیکھو زلزلہ آیا زمین ہل گئی اور وہ طاقت جس طاقت سے زمین ہل گئی اللہ کی طاقت تھی اُس طاقت کو کس نے اُبھارا گیت اور دعا نے اُبھارا تھا (ف۳) اسوقت ایک بڑا معجزہ ہوا کہ زلزلہ آیا مگر اس سے بڑا معجزہ اور بھی ہوا کہ داروغہ کا دل ہل گیا (نیو کا ہلنا دروازوں کا کھلنا زنجیروں کا ٹوٹنا صرف زلزلہ عادی سے نہیں ہوسکتا ہی مگر یہہ سب کچھہ خدا کی قدرت سے معجزہ سے ہوا (ف۴) خداوند سب مصیبتوں کی زنجیروں کو توڑتا ہی اور گناہ اور قبر کے بندھن بھی کھولدیتا ہی اور کلام کے واسطے راہ بناتا ہی (ف۵) دنیا جانتی ہی کہ ہم نے کلام کو قید کرلیا ہی انجیل سنانیوالے قید ہیں یا اُنکے ساتھہ شور و غل کرکے ہم نے اُن کے کلام کو دبا لیا ہی مگر یہہ خیال خام ہی کلام بند نہیں ہوتا ہی وہ زلزلہ کے ساتھہ راہ نکالتا ہی

۲۷ (۲۷) اور جب داروغہ جاگ اُٹھا اور قیدخانہ کے دروازے کھلے دیکھے تو یہہ سمجھکے کہ قیدی بھاگ گئے تلوار کھینچ کے چاہا کہ آپ کو مار ڈالے

(داروغہ جاگ اُٹھا) ایسے سخت زلزلہ کے سبب کہ ناگاہ ایک آفت سی آگئی داروغہ صاحب سو رہے تھے اب جاگے اُنکا کام کیا تھا قیدیوں کی حفاظت اور خبرگیری اور اُنکی نسبت حکم کی تعمیل کرنا یہہ اُنکے نگہبان تھے (ف۱) لیکن اور نگہبان تھا جو رات کو نہیں سوتا تھا وہ قیدیوں کا کراہنا سُنتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ کون مظلوم اور کون ظالم ہی وہ خدا ہی جو اپنے بندوں پر ترس کھاتا ہی (۱۲۱ زبور-۴) دیکھہ وہ جو اسرائیل کا نگہبان ہی ہرگز نہ اونگھیگا نہ وہ سوئیگا) اس حقیقی نگہبان نے جیسے اپنے بندوں پر رحم کھایا اسیطرح داروغہ پر بھی ترس کھایا کیونکہ وہ بیوقوفی کے سبب خودکشی کرنے چاہتا تھا اُسنے اُسے ابدی زندگی بخشدی (ف۲) داروغہ کو یقین ہوا کہ قیدی بھاگ گئے اب میں اس غفلت کے جرم میں ضرور قانوناً مارا جاؤنگا کیا ضرور ہی کہ دنیا کے سامھنے بے عزتی کی موت مروں بہتر ہی کہ تلوار لیکر آپ کو مار ڈالوں (۲۷-۴۲) (ف۳) اسی فلپی شہر میں اسیطرح بروٹس اور کاسی یوس سپہ سالاروں نے آپ کو مار ڈالا تھا یونانی و رومی لوگوں میں خودکشی کا کچھہ رواج سا تھا دُکھہ اور پریشانی کے وقت ایسے کام کرتے تھے خاصکر شہر فلپی خودکشی کے بارہ میں مشہور تھا - بڑی جہالت اور نادانی کی بات یہہ ہی ہندوستان میں بھی کبھی کبھی ایسے معاملہ دیکھے جاتے ہیں لیکن کوئی چالیس برس کا عرصہ گذرا ہوگا کہ اس نا ملایم حرکت کا رواج زیادہ تھا اب یہہ کام کم ہوتا ہی یہہ انجیل کی برکت ہی جہاں انجیل جاتی ہی وہاں خودکشی گھٹ جاتی ہی انجیل فہمید بخشتی ہی جنہوں نے انجیل نہیں پڑھی اُن میں بھی کچھہ انجیل کی روشنی علمی بوسیلہ دنیاوی مدارس کے یا بوسیلہ سرکاری قوانین کے یا کسی نہ کسی طرح سے پہنچی ہی ملک میں ضرور روشنی آئی ہی اور روز بروز ترقی ہی اور جیسے اور اور بھی بہت سے بیہودہ خیالات

ہٹتے جاتے ہیں اسیطرح خودکشی وغیرہ بھی ہٹتی جاتی ہی پہلے تو یہہ عالم تھا کہ چھوٹے چھوٹے لڑکے والدین کو ڈرایا کرتے تھے کہ ہم خودکشی کرینگے میں کنوئیں میں ڈوب مرونگا یا میں زہر کھالونگا یا میں اپنا گلا کاٹ لونگا تب والدین اُنکا مطلب پورا کرکے منت کے ساتھہ خودکشی سے روکتے تھے اور ہندو مسلمانوں کی بہت سی عورتیں جو خاوندوں سے گھروں میں دُکھہ اُٹھاتی تھیں زندگی سے لاچار ہوکر خودکشی کرتی تھیں میں نہیں کہتا کہ اب یہہ باتیں نہیں رہیں مگر یہہ کہ بہت کم سُننے میں آتی ہیں جیسے پہلے ہم سُنتے تھے وہ حال اب نہیں ہی (ف) آپ کو مارڈالنا تو آسان ہی ہر کوئی یہہ کرسکتا ہی نشہ پیکر یا افیون کھا کے بدمعاشی کرکے جو کوئی چاہے اپکو مارڈالے لیکن کوئی آپ کو زندہ نہیں کرسکتا (حکایت) مجھے لڑکپن کی ایکبات یاد ہی کہ ایک پٹھان کا لڑکا اپنے والدین کو جب وہ اُسے مکتب میں بھیجتے تھے تو خفا ہوکر کہتا تھا کہ اگر تم میرے پڑھانے میں اسیطرح ہر روز مجھے تکلیف دوگے تو میں گھر سے نکل جاؤنگا اور فقیر ہو جاونگا ایک دن اُسکے باپ نے چلاکر کہا کہ ای نامراد فقیر ہونا کچھہ مشکل نہیں ہی کپڑے پھینکدیئے خاک منہہ پر ڈالی ہاتھہ میں بھیکھہ مانگنے کا پیالہ لیا اور چل نکلے یہہ کام تو ہر کوئی کرسکتا ہی اسمیں کیا بہادری ہی جو تو یہہ کریگا مگر بہادری ہی امیر ہونے میں محنت اور جفاکشی سے لیاقت پیدا کرکے امیر ہونے کی تمنا تیرے دل میں کیوں نہیں ہی تو پٹھان کے گھر میں جولاہوں کی طبیعت کا لڑکا کہاں سے پیدا ہوگیا۔ یہہ سب سچ ہی کہ نیچے گرنا آسان ہی پر بلندی پر چڑھنا مشکل ہی بگاڑنا آسان ہی بنانا مشکل ہی داروغہ صاحب بھی آپ کو مارنا چاہتے تھے بہت آسان تھا مگر پولوس ہمیشہ کی زندگی کی راہ اُن سب کے سامہنے کھولتا تھا صرف لفظ انجیل میں زندگی ہی چاہو تو اُسکے مغز کو کھول کے دیکھہ لو (ف) اب داروغہ میں ایمان آنے کا وقت آیا ہی مگر نئی زندگی سے پہلے دیکھو کیسی ناامیدی اُسکے دل میں آگئی کہ وہ خودکشی کرنے پر امادہ ہوگیا مسیح کھوئی ہوئی بھیڑوں کو بچانے آیا ہی خودکشی کا مشتاق بھی اُس سے نجات پاسکتا ہی

۲۸ (۲۸) تب پولوس بڑی آواز سے پکارا اور کہا اپنے تئیں ضرر مت پہونچا کیونکہ ہم سب یہیں ہیں

(بڑی آواز سے پکارا) جلدی کرکے بلند آواز سے پکارا کہ اُسکے کان میں جلدی خبر پہونچے اور وہ نہ مرے کیونکہ وہ حماقت کا کام کرنے لگا اندھا کنوئیں میں گرنے لگا غافل کے پیچھے سے شیر آگیا اسلئے چلاکر خبردار کرنا پڑا تاکہ اس بدکام کو روک دیوے (ف) رات کے سبب داروغہ نے پولوس کو نہیں دیکھا مگر پولوس اُسے دیکھتا تھا اگرچہ کمرے جُدے جُدے تھے تو بھی خدا کی طرفسے ہوا کیونکہ خدا تعالی کچھہ کام داروغہ کے دل میں کرنیوالا تھا اور پولوس کی بزرگی داروغہ پر ظاہر کرنا خدا کو منظور تھا اسلئے خدا نے پولوس کو دکھلایا کہ وہ آپ کو خودکشی میں ڈالتا ہی تو چلاکے منع کرے یعنے یہہ کام الہی تحریک سے اور اُسکی حکمت سے ہوا (ضرر مت پہونچا) یہہ ایک ہدایت ہی جو اپنے دلی آرام میں سے بولتا ہی نہ مغروری سے اور خود نمائی سے کہ میں

وہ شخص ہوں جسنے معجزہ کرکے خلاصی پائی ہے اور بھاگنے میں بھی جلدی نہیں کی کہ نکل بھاگے جب خدا آزاد کرتا ہے تب کون پکڑ سکتا ہے پس اپنے دلی آرام میں ہو کے مزہ سے کہتا ہے کہ آپ کو ضرر مت پہونچا خودکشی کرکے دنیا سے مت نکل اور آپکو ابدی ہلاکت میں مت پہونچا (ف) وہ لوگ کیا جانتے تھے کہ خودکشی کرنیوالے ابد تک خدا کی رحمت کا مُنہ نہ دیکھینگے ہمیشہ کی زندگی اُن کی نہیں ہے جو لوگ خودکشی کرتے ہیں وہ مطلق بے ایمان اور دوزخی ہیں اس ملک میں بھی لوگ اِس بات کو نہیں جانتے یہہ بھید انجیل نے ظاہر کیا ہے کہ کسی خونی میں حیات ابدی نہیں بستی ہے اور وہ جو اپنا خونی آپ ہے وہ زندگی سے محروم ہے اِسلئے پولوس نے اُسکی جان پر رحم کرکے اُسے اِس حرکت سے منع کیا (ہم سب یہیں ہیں) یعنے کوئی قیدی نہیں بھاگا اگرچہ سب کی بیڑیاں گر پڑیں اور دروازے کھل گئے خدا کی رحمت نے نہ صرف اپنے بندوں پر فضل کیا مگر اُنپر بھی فضل کیا جو اُنکے گیت اور دعا کو سنتے تھے (ف) قیدیوں کے نہ بھاگنے کا سبب یہہ ہوا کہ وہ سب حیران اور ہکّے بکّے رہ گئے اُنہوں نے دیکھا کہ اس پولوس قیدی میں کوئی آسمانی تاثیر ہے کہ ہم بغیر انسان کی مدد کے ایسی خلاصی دیکھتے ہیں یہہ کیا بات ہے کہ خدا اُس کی ایسی سُنتا ہے پس حیرانی نے کسیکو بھاگنے کی فرصت نہیں دی سب وہیں حاضر تھے (ف) دیکھو اس زلزلہ میں اور جب کہ جہاز ٹوٹ گیا تھا (۲۷ باب) تب قیدی چین میں رہے تھے (ف) دیکھو پولوس قیدی قیدخانہ میں اپنے نگہبان کو اور اپنے چوکیداروں کو سنبھالتا ہے اور اُنہیں بھی ہدایت کرتا ہے کہ کیا کرنا چاہئے اپنے کو ضرر مت پہونچا خدا کے لوگ سب کے ہادی ہیں (ف) جو لوگ بھلائی سے بھاگتے ہیں اور آپ کو نقصان میں ڈالتے ہیں جو بُرائی سے بُرے طور سے نکلتے ہیں یہاں سوچنا چاہئے کہ مسیح میں سب کے لئے پناہ ہے پس آپ کو ضرر نہ پہونچاویں مسیح کے پاس جاویں (ف) تو اپنا نقصان نہ کر پس کوئی اور بھی تیرا نقصان نہیں کرسکتا تو گناہ مت کر گناہ سے آدمی کا نقصان ہوتا ہے (ف) اہل دنیا کی تسلّی کیسی کچی ہے کہ آپکو پھانسی دیکر یا قتل کرکے تھوڑی سی بدی سے خلاصی دیں مگر ابدی بدی میں پھنس جاویں انجیل سب کو حکم دیتی ہے کہ کوئی اپنا نقصان نہ کرے ساری بُرائی کو خدا اُنسے دور کرنے سکتا ہے (ف) پس کوئی آپ کو ضرر نہ پہونچاوے نہ زہر سے نہ تلوار سے نہ پستول سے نہ بندوق سے نہ رسّی سے نہ نشے بازی سے نہ بدمعاشی سے نہ بدزبانی سے مگر خدا کیطرف نظر اُٹھاوے وہ ساری بُرائیوں سے بچانے پر قادر ہے اور مذہبوں میں ان باتوں کی کچھہ پرواہ نہیں ہے مگر عیسائی دین ان باتوں سے منع کرتا ہے اور یہہ بھی اسکی بڑی فضیلت ہے

۲۹ (۲۹) تب وہ چراغ منگواکے اندر دوڑا اور کانپتا ہوا پولوس اور سیلاس کے پاوں پر گرا

دیکھو داروغہ صاحب سب قیدیوں کے سامھنے دو قیدیوں کے آگے گھٹنے ٹیک کر سر جھکاتے ہیں اور کانپتے ہیں

اپنی عزت اور عہدہ کے واسطے ایسے شکرگذار نہیں ہیں نہ صرف اس سے خوش ہیں کہ اُنکے وسیلہ سے جسمانی موت سے بچے مگر جاگے ہوئے دل کے دروازہ کے سبب سے یہہ کرتے ہیں اگرچہ بظاہر آدمیوں کے قدموں میں گرتا ہی مگر فی الحقیقت اُسے خدا کے سامہنے گرتا ہی جسے پہلے نہ جانتا تھا

۳۰ (۳۰) اور اُنہیں باہر لاکے کہا کہ ای صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں

(باہر لایا) اُس تاریک کوٹھری سے جو نکلتی تھی (ف) اگر قیدیوں کے لئے فکرمند ہوتا تو پھر فوراً باندھ لیتا مگر وہ تو باہر نکال لایا اور نجات کا سوال اُنسے کیا کہ اصلی اور بنیادی بات کو اُنسے پاوے (ف۲) یہہ سوال دل کے جوش سے ہی کہ میں کیا کروں کہ الہٰی قہر سے بچوں وہ الہٰی سزا سے اب ڈر گیا اُس کی تمیز میں دوزخ کے درد کا شروع اب ہو گیا جس سے نجات چاہتا ہی (ف۳) اُسکا دل طیار ہی کہ جہانسے نجات ملسکے میں لونگا سب کچھ جو کرنے سکتا ہوں نجات کے لئے کرونگا ہر طرح سے اطاعت کے لئے طیار ہوں جو کچھ ارشاد کریں میں بجا لاؤں تاکہ نجات پاؤں (ف۴) ابھی تو مرنے پر طیار تھا ہلاکت ابدی میں جاتا تھا اور ایک نیا گناہ کہ خودکشی ہی کرنے پر تھا۔ ابھی فوراً کیا ہوا کہ مرنے کو طیار نہیں ہی مگر زندگی ٹٹولتا ہی یہہ کیسی تاثیر فوراً دلمیں آگئی (ف۵) شام کیوقت انجیل کا دشمن تھا آدھی رات کو انجیل کے سامہنے ہاتھ جوڑے ہوئے کھڑا ہی اور غلامی کا دعویٰ کرتا ہی اور بھیک مانگتا ہی (ف۶) جو آزاد تھا آپ کو گناہ کی بند میں قیدی دیکھتا ہی وہ جو قیدی تھے اُن کے پاس نجات ہی وہ خلاصی یافتہ ہیں قیدیونسے پوچھتا ہی کہ میں قید سے کیونکر چھٹوں یہہ کیا ہو گیا (ف) شہر میں مشہور تھا کہ یہہ لوگ نجات کی راہ بتاتے ہیں (ایت ۱۷) اب کہ زلزلہ آیا اور دل کی آنکھیں کھلیں اب معلوم ہوا کہ ضرور یہہ لوگ نجات کی راہ جانتے ہیں اب اُنہیں خوب پہچانا جب تک آسمانی تحریک سے خدا آدمیوں کے دلوں کو نہ ملا دیوے دے کسی انجیل سنانیوالے کی عزت سے واقف نہیں ہو سکتے ہیں اور جب جان جاتے ہیں کہ یہہ کون لوگ ہیں تو اُسوقت اُن کی بات ماننے کو طیار ہو جاتے ہیں پس ای میرے بھائیو کلام سناؤ مگر دعا کر کے خدا سے قوت بھی سامعین کے دل میں تاثیر کے لئے نکالو

۳۱ (۳۱) اُنہوں نے کہا خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا اور تو اور تیرا گھرانا نجات پاویگا

(کیا سادہ سیدھا جواب ہی) پولوس نے نجات دہندہ کا نام بتلایا جو سب شکستہ دلوں کو ایمان کے وسیلہ سے نجات بخشتا ہی (ف) پولوس پہلے مطلب اصلی کو پیش کرتا ہی اور اُسکی ساری تعلیم پیچھے دینے سکتا ہی فقط اسی ایک بات پر

۱۲- پہلے اسکے دل کو قایم کرتا ہی جو سب نجات پانیوالوں کا ممکانا ہی اسی سارے سوالوں کا یہی ایک جواب ہی کہ مسیح کو پیش نظر دح کے
رکھنا چاہئے باتوں کی چنداں ضرورت نہیں ہی کیونکہ بغیر اسکے نجات نہیں ہوسکتی ہی صرف اُسپر ایمان لانا چاہئے نہ اس سے کم
اور نہ اس سے زیادہ مگر یہی مطلوب ہی کہ یسوع مسیح پر ایمان لاوے (ف۲) مسیح پر ایمان رکھنا بھی نشان ہی ہر نجات یافتہ کا کوئی
صلیب کا نشان رکھتا ہی اور کوئی تسبیر سبز کا اور تاج کا نشان رکھتا ہی مگر حقیقی نشان جو ہر عیسائی کے دل میں مطلوب ہی وہ
یہہ ہی کہ مسیح پر ایمان ہو اور دل کی آنکھہ اُن کی طرف تاکتی ہو یہہ بس ہی ساری خوبیاں اس سے نکلتی ہیں اور ساری دولت
دو جہان کی اسی سے حاصل ہوتی ہی اگر یہہ نہیں ہی تو سب کچھہ خاک اور دھول ہی (ف۳) داروغہ کہتا ہی کہ میں کیا کروں کہ
نجات پاؤں پولوس کہتا ہی عیسیٰ پر ایمان لا اس سے تیری اور تیرے سب گھرانے کی نجات ہوگی اُس سے کچھہ نقدی نہیں
مانگتا نہ اُسے کچھہ خیرات بانٹنے کو کہتا ہی نہ کہتا ہی کہ نماز پڑھا کر اور نہ کوئی وظیفہ بتلاتا ہی نہ مراقبہ نہ شغل نہ کسی مکان کی زیارت
کرنے کو کہتا ہی نہ دکھشنا ان مانگتا نہ کسی دریا میں نہلانے کا حکم دیتا ہی صرف جواب یہہ دیتا ہی کہ یسوع مسیح پر ایمان لا اور
بچ جا- یہہ اسلئے ہی کہ جب اُسپر ایمان لایا تو ایک جڑ اور تخم سے ہر ایک نیک کام خود بخود ہوویگا اور وہ یہہ بھی دکھلاتا ہی کہ اعمال
سے نجات نہیں ہی مگر صرف ایمان سے بچتے ہیں- وہ نہیں کہتا کہ بڑی محنت سے دعا کیا کر اور نہیں کہتا بدی سے الگ ہو
نیکی کی پیروی کر تب تو نجات پاویگا چنانچہ یہہ بات ساری دنیا کے لوگ بولتے ہیں کہ بدی سے بچنا نیکی کرنا موجب نجات
ہی مگر یہہ جھوٹھی بات ہی نیکی کرنا ضرور اچھا ہی مناسب ہی پسندیدہ ہی بدی سے الگ رہنا نہایت لایق اور فرض بات ہی مگر اس
سے نجات نہیں ہوسکتی ہی اور بدون مسیحی ایمان کے ناممکن اور محال ہی کہ کوئی آدمی بدی سے الگ ہوسکے اور نیکی کرنے پر
قادر ہو پس نجات کا موقوف علیہ مسیح ہی نہ نیکی لیکن مسیح جو ساری خوبیوں کا سرچشمہ ہی وہ خود ایک مجسم نیکی ہی اگر وہ دل میں
آجاوے تو اُس نیکی سے بچینگے مسیح ہمارے گناہ اُٹھالیجاتا ہی اور اپنی راستبازی ہمیں بخشدیتا ہی جب یہہ ہوتا ہی تو ہم لوگ
نیک ہیں نہ اپنی نیکی سے مگر اُسکی نیکی سے اور اُسکی نیکی کامل ہی وہی موجب نجات ہی (رومی ۳- ۱۹ سے ۲۶ و ہفتی ۱۵-۲۱
گلاتی ۲- ۱۰ سے ۱۳ و افسی ا- ۶ و ۷ و ا پطرس ۲-۲۴) ان آیتوں میں ایسی بات کا بادلیل ثبوت ہی کہ نجات صرف مسیح سے
ہی پس کون نجات پاویگا وہ شخص جو اُسپر بھروسہ رکھتا ہی اور کوئی بشر مطلق نجات کا منہہ نہ دیکھیگا اُسپر ایمان لانا کیا ہی یہہ
ہی کہ صحیح خیال اُسکی نسبت ذہن میں آجاوے کہ وہ انسان اور خدا ہو کے ایک مسیح نجات دہندہ اور گناہوں کا کفارہ خدا
کی طرف سے ہی وہ ابدی بادشاہ ہی اُسکے ہاتھہ میں خدا کی مرضی ہی وہی خود مختار اور مالک گھر کا ہی اُسپر نظر قایم ہونیکا نام ایمان
ہی (یسعیاہ ۴۵-۲۲) میری طرف رجوع لاؤ تا کہ تم نجات پاؤ ای زمین کے کناروں کے سارے رہنیوالو کہ میں خدا ہوں اور
میرے سوا کوئی نہیں (یوحنا ۳- ۱۴ و ۱۵) جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ حیات ابدی پاوے (ف۴) مرتد

شہنشاہ جولین نے ہمیشہ عیسائیوں پر یہہ تہمت لگائی کہ اندیکھی چیزوں پر ایمان لانا تمہارا کام ہی یہہ تمہاری دانائی ہی اور آج تک شریر لوگ یہی بولتے ہیں کہ بس یہی تمہاری دانائی ہی کہ اندیکھی چیزوں کا یقین کرتے ہو مگر ہم لوگ فخر کے ساتھ ایسے اندیکھے خدا پر اور ایسے اعتقاد پر خوشی سے قایم ہیں اور اسی میں سلامتی دیکھتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ بغیر اسکے نجات نہیں ہوسکتی اور ضرور یہہ ہماری حکمت ہی یہی ہماری دانائی ہی اسکے سامہنے ساری دنیا کی دانائی ہیچ ہی ضرور یہی سچ ہی کہ نجات مسیح سے ہی ایمان کے ہاتھہ سے اُسے پکڑنا حکمت اور راستبازی اور پاکیزگی اور خلاصی ہی (۱ قرنتی ۱-۳۰) جو فخر کرے سو خداوند پر کرے۔ یہی ایمان ہی جو محبت سے تاثیر کرتا ہی اور دل کو صاف کرتا ہی (۱۵-۹) اور یہی ایمان ہی جو دنیا پر غالب ہوتا ہی (۱ یوحنا ۵-۴) یہی ایمان ہی جو شیطان کے جلتے تیروں کو بجھا سکتا ہی (افسی ۶-۱۶) یہہ تاثیریں اِس ایمان کے تجربہ میں آگئی ہیں اور سب ایمان جھوٹے ڈھول ہیں اور خاک بھی تاثیر اُن میں نہیں ہی اُنہیں بھی تجربہ کرکے دیکھہ لیا ہی اور اس ایمان کا اہل جہاں کہیں دنیا میں نظر آویگا اُس میں یہہ تاثیریں ضرور ملینگی اور ایمانوں کے اہل جسقدر ملینگے خاک دھول سے بھرپور اور ان پاک صفتوں سے خالی ملینگے اِسلئے یقیناً یہہ ایمان موجب نجات ہی

۳۲ (۳۲) اور اُسکو اور سب کو جو اُس کے گھر میں تھے خداوند کا کلام سُنایا

یعنے اس ایمان کا مفصل حال بیان کیا کہ مسیح کون ہی کیونکر آیا ثابت ہوا کیا حکم دیگیا اور کیا کیا واردات واقع ہوئیں سبکو یہہ بیان سنایا تاکہ اُس نجات کو پہچانیں جسکو اُن کے سامہنے پیش کیا (ف) دیکھو خدا کی قدرت کہ قیدخانہ گرجا بنگیا دعا اور گیت وہاں ہوئے خدا کی روح وہاں آئی وعظ بھی وہاں ہوا بپتسما بھی وہاں ہوا جب خدا کی برکت آتی ہی تو دنیا میں کچھہ سے کچھہ ہوجاتا ہی

۳۳ (۳۳) اور اُسنے راتکی اُسی گھڑی اُنہیں لیکے اُنکے زخم دھوئے اور وہیں اُسنے اور سبنے جو اُسکے تھے بپتسما پایا

(لیکے) شاید قیدخانہ سے نکالکے دوسرے گھر میں لایا (زخم دھوئے) پہلے زخموں کی کچھہ پرواہ نہیں کی زخمیوں کو تھرسے باندھکو زمین پر بُری جگہ کے اندر ڈالدیا اور آپ بے پرواہ آرام سے سویا جیسے دنیا میں ہوتا ہی کہ بہت مقدس رات بھر کراہتے ہیں پر شریر آرام سے اور بیفکر سوتے ہیں پر جب ایمان آیا تو داروغہ پنا دور ہوا مگر طبیعت اُس کی بدلکے حکیم اور میزبان کی طبیعت ہوگئی یہہ مسیحی ایمان کا پھل پہلا نظر آیا (ف) اس ایمان سے شیر کے بچے بڑے ہوجاتے ہیں اور عقاب اور گدھہ کبوتر بنجاتے ہیں (بپتسما پایا) اُسی رات میں یہہ بپتسما بڑی جلدی ہوگیا اِسکا سبب یہہ ہوا کہ

وہ خداوند جو آدمیوں کو توبہ اور ایمان رفتہ رفتہ بخشتا ہی اُسنے اس شخص کو سب کچھہ ایک لحظہ میں بخشدیا اُس میں قدرت ہی
کہ چاہے انتظام کے موافق روح میں ترقی بخشے چاہے دفعتًا بڑی اندھیری سے کسی کو نکال لیوے (ف) گمان بھی
نہیں کرسکتے کہ اس رات کے وقت میں گھر کے اندر یہہ بپتسما غوطہ سے ہوا ہو اور کہ پولوس جو زخمی تھا معہ داروغہ اور
اُسکے سب خاندان کے دریا پر یا تالاب پر کہیں گیا ہو پس ضرور چھینٹے کا بپتسما دیا تھا جیسے سب مشنوں میں سوا بپٹسٹ لوگوں
کے رواج ہی پولوس نے خود بھی غوطہ کا بپتسما نہیں پایا تھا (اعمال ۹-۱۸ و ۱۹) پس نجات غوطہ ہی کے بپتسما پر موقوف نہیں
ہی چھینٹے پر بھی نجات ہی بپتسما تو ایک روحانی بات ہی جو مسیح خداوند آدمیوں کو دیتا ہی مگر اُسکا نشان یہہ پانی کا دستور ہی خواہ
چھینٹا ہو یا غوطہ اسمیں بحث کرنا یہہ تکرار لفظی ہی جو ڈاہ اور موت کو پیدا کرتا ہی اور نادان لوگ اسپر زور دیتے ہیں جو عیسائی
دین کی اصلی خوبی سے ناواقف ہیں خیال میں نہیں آتا کہ حنّا پولوس کو جو اندھا تھا ڈولی میں اُٹھا کے دریا پر لیگیا ہو (ف۲)
داروغہ نے اور اُسکے سارے گھرانے نے اُسیوقت بپتسما پایا یہہ کیا مبارک بات ہی کہ آدمی معہ اپنے گھرانے کے بپتسما پاوے
سب اُسکے لوگ اُسکے ساتھہ رہیں یہہ بخشش کسی کسی کو کبھی کبھی عنایت ہوتی ہی جیسے یہودیوں میں دستور تھا کہ گھر کے سب
مرد ختنہ پاویں اسیطرح دین عیسائی کا یہہ دستور ہی کہ سب بپتسما لیویں (ف۳) داروغہ نے رسولوں کے بدن کے زخم دھوئے
رسولوں نے اُسکے دل کی ناپاکی کو دھویا مقدسوں کی خدمت میں بڑی برکت ہی

۳۴ (۳۴) اور اُنہیں اپنے گھر لاکے دسترخوان بچھایا اور اپنے سارے گھرانے سمیت خدا پر ایمان
لاکے خوشی منائی

(خوشی منائی) کیونکہ حقیقی خوشی اُسکے دل میں آگئی (خدا پر ایمان لاکے) کیونکہ پہلے بت پرست آدمی تھا خدا سے
ناواقف مگر اب خدا پر ایمان لایا (ف) اگر یہہ شخص دخلی یہودی ہوتا تو یہاں یوں لکھا جاتا کہ مسیح پر ایمان لایا (ف۲) فلپی
شہر کا یہہ دوسرا گھرانا تھا جو ایمان لایا پہلا گھرانا لودیہ کا تھا یہہ دو گھرانے اب یہاں مقدس ہوئے اور فورًا مہربان
ہوگئے اور ان خاندانوں میں نئی زندگی آگئی کیونکہ عیسایت کا پہلا نتیجہ یہی ہوتا ہی کہ خاندانوں میں فرق آجاتا ہی ایمان دلوں
میں سرگرمی کے جوش پیدا کرتا ہی اور نئے خیالات اور نئے ارادے ہو جاتے ہیں چالاکی ہوشیاری اور کشادہ دلی آجاتی
ہی (ف۳) فلپی لوگ ہمیشہ مہمان نوازی میں مشہور تھے اور یہہ داروغہ ضرور اُن لوگوں میں سے تھا جو پولوس کے بہت زیادہ
پیارے تھے جنکی نسبت اُسنے کہا کہ میری خوشی اور میری تاج دیکھو (فلپی ۴-۱ و ۴-۱۰ سے ۱۶)

۳۵ (۳۵) جب دن ہوا سرداروں نے پیادوں کو بھیجا اور کہا اُن آدمیوں کو چھوڑ دے

(چھوڑ دے) خود بخود پہچان گئے کہ ہم نے بڑی بے انصافی کی ہی کیونکہ قانون کے برخلاف بلاتحقیق جرم کوڑے مارے ہیں (ف) شاید زلزلہ سے بھی ڈرے ہوں کیونکہ زلزلہ تمام شہر میں ہوا اور سخت زلزلہ تھا اگرچہ اُنکو ابھی خبر نہیں ہوئی کہ اُس زلزلہ سے بیڑیاں بھی گر پڑیں تھیں اور عجب قدرت قیدخانہ میں نظر آئی مگر شہر ہی میں جب اُنہوں نے اس زلزلہ کی سختی کو دیکھا تو اُن کے دل میں خیال گذرے کہ آج ہمنے اُن غریب مسافروں پر ناحق ظلم کیا ہی اور سخت قید میں ناحق ڈالا ہی وہ کسی دنیاوی مقدمہ میں بھی ماخوذ نہیں ہیں مگر صرف خدا کا نام سناتے ہیں شاید اُن کے وبال سے یہہ زلزلہ آیا ہی یہہ خدا کی قدرت اُنکے سبب ظاہر ہوئی ہی بہتر ہی کہ وہ چھوڑ دیئے جاویں اسلئے علی الصباح پیادوں کو سرداروں نے بھیج دیا یہہ کہکے کہ وہ چھوڑ دیئے جاویں جہاں چاہیں چلے جاویں ہم کچھ اب مزاحمت نہیں کرتے ہیں

۳۶ (۳۶) تب قیدخانہ کے داروغہ نے پولوس کو اِن باتوں کی خبر دی کہ سرداروں نے کہلا بھیجا کہ
۳۷ تمہیں چھوڑ دیں پس اب نکلکے سلامت چلے جاؤ (۳۷) پر پولوس نے اُنکو کہا اُنہوں نے ہمیں جو رومی ہیں بے ملزم ٹھہرائے ظاہراً بید مار کے قید میں ڈالا اور اب ہم کو چپکے نکالتے ہیں ایسا نہو بلکہ وے آپ آکے ہمیں نکال لیچلیں

(ظاہراً بید مار کے) یعنے بازاری لوگوں کے سامہنے بدن برہنہ کر کے مارا اور اُسمیں بڑی بی عزتی ہماری ہوئی (ف) چار برس بعد بھی پولوس اس رسوائی کو یاد کرتا ہی کہ ہم نے شہر فلپی میں بڑی رسوائی اُٹھائی (۱ تسلونیقی ۲-۲) اور یہہ کوڑے بھی بے (ملزم ٹھہرائے) مارے نہ کچھہ مقدمہ کیا نہ گواہ سُنے نہ مدعاعلیہ سے جواب سُنا نہ جواب طلب کیا صرف مدعیوں کی نالش سُنکے مارنے لگے ایسی بے انصافی ہماری نسبت کی اور ہم درجہ میں (رومی ہیں) یعنے رومیوں کے حقوق ہمیں حاصل ہیں اور قانون میں بعد ثبوت جرم بھی رومی کو کوڑے مارنے کا حکم نہیں تھا اور قسم کی سزا مثل جرمانہ وغیرہ کے ہوسکتی تھی (ف) یہانسے ظاہر ہی کہ سیلاس بھی رومی تھا جیسے پولوس رومی تھا (اب ہمکو چپکے نکالتے ہیں) تاکہ کوئی نہ جانے اور بیچارے مظلوم کہیں چلے جاویں اور بات دب جاوے (آپ آکے ہمیں نکال لے چلیں) سب لوگوں کے سامہنے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ ہم بیقصور مارے پیٹے گئے ہیں اب حکام کو سمجھہ آئی ہی اور نادم ہیں اپنے بدکردار سے مارا اور قید کیا تم نے اب نکالو بھی تم ہی

آکے تاکہ ہماری بیقصوری اور تمہاری خطا ظاہر ہو (ف ۱) سوچو کہ پولوس نے کیا کہا کیسی بات یہہ کہی اُس میں کیسی روح تھی اُسکا مزاج روحانی تھا یا جسمانی تمہیں لوداور آدمیوں میں کیا فرق تھا وہ غصہ نہیں ہوا اور شور نہیں مچایا اور نہیں کہا کہ میں اپنے رومی حق کے لئے اور ایسی بے انصافی کے لئے عدالت بالا میں اب مرافعہ کرکے تمہیں مزا چکھاؤنگا اور فلاں فلاں دفعہ اور فلاں قانونسے اب تمہاری خبر لونگا اُسنے تو یہہ بھی نہیں کہا کہ میرے پاس آکے معافی مانگو ورنہ ہتک عزت کے لئے سزا دلاؤنگا اس مزاج کو دیکھو اور اسوقت کے اکثر عیسائیوں کے مزاج کو بھی دیکھنا کہ ذرا سی بات پر سرخ منہہ بناکے عدالت میں سزا دلانے کو ہر وقت طیار ہیں اسکا سبب یہی ہی کہ مسیحی روح نہیں ہی (ف ۲) جب وہ مارتے تھے اُسوقت چپ چاپ مار کھائی کچھہ نہیں بولا وہ جانتا تھا کہ شیطان اُنپر سوار ہی اب وہ کسکی سُنتے ہیں جو کچھہ کرتے ہیں کرنے دو مگر جب بولنے کا وقت آیا تو وفاداری کے ساتھہ اپنا حق بتلایا (ف ۳) رسولوں نے کوئی بات دینی یا دنیاوی خواہ خاندانی وغیرہ کو حقیر نہیں جانا سب کچھہ مناسب طور سے کیا نہ اپنے واسطے مگر مالک کے لئے (ف ۴) انجیل سے سب کچھہ ظاہر ہوتا ہی کبھی کبھی ایسے دنیا میں ظاہر ہوتا ہی مگر آنیوالے جہان میں سب آشکارا ہو جائیگا (متی ۱۰-۲۶ و ۲۷)

۳۸ ( ۳۸ ) اور پیادوں نے یہہ باتیں سرداروں سے بیان کیں جب اُنہوں نے سُنا کہ وے رومی ہیں تو ڈر گئے

( ڈر گئے ) یہہ سُنکے ڈرے کہ ہمنے رومیوں کو مارا اسبات سے نہیں ڈرے کہ ہم نے عیسائیوں کو مارا اور نہ اسبات سے ڈرے کہ ہم نے ناحق خدا کے بندوں کو مارا مگر اس سے ڈرے کہ رومیوں کو مارا تب یہہ سلطنت کا خوف تھا نہ خدا کا دنیا خدا سے نہیں ڈرتی مگر دنیاوی حکام سے بہت ڈرتے ہیں پر وہ لوگ جو خدا کے ہیں خدا سے زیادہ ڈرتے ہیں اور جنکے دل میں خدا کا خوف ہی اُنکے کام اکثر درستی سے ہوتے ہیں (ف ) سلطنت کا خوف اکثر دلوں کو نہیں سدھارتا مگر خدا کا خوف دلونکو بھی سدھارتا ہی

۳۹ (۳۹ ) اور آکے اُنہیں منایا اور باہر لاکے منت کی کہ شہر سے نکلکے چلے جائیں

( آکے ) اب خود آئے اب دوسری بار پیادوں کی معرفت کچھہ پیام نہیں بھیجا مگر خود آئے کیونکہ آپ کو مقام مأخذہ میں دیکھا (منت کی ) پہلے اُنپر حکم کرتے تھے اب اپنے قیدیوں کی منت کرتے ہیں تاکہ ہمیں قیصر سے کچھہ سزا نہو (یسعیاہ ۶۰-۱۵) اُسکے بدلے کہ تو ترک کئے گئے اور تجھہ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نے تیری طرف گذر بھی نہ کیا میں تجھے

شرافت دائمی اور شیت درشیت کے لوگونکا سر دبناؤنگا (مکاشفات ۳-۹) دیکھہ میں کرونگا کہ وے آویں اور تیرے پاؤں کے پاس سجدہ کریں (باہر لاکے) یعنے قیدخانہ سے باہر سڑک پر لاکے منت کی اور سڑک پر اسلیئے لائے کہ وہ چلے جاویں شہر میں نہ رہیں خوف تھا کہ شہر میں اُنکے رہنے سے خلقت اُبھاری جاویگی مسیحی دین پر اور ہماری بت پرستی میں خلل پڑیگا اُنکی ویسی ہی منت تھی جیسے شیطان کی منت (متی ۸-۲۹) میں مذکور ہے (ف) مگر راقم کے گمان میں یہی خوف ہوگا کہ ہمارے دشمن لوگ شاید انہیں اُبھار کے اپیل کراویں کیونکہ اکثر حکام وغیرہ کے مخالف ایسے موقعے تلاش کیا کرتے ہیں لیکن اُن سرداروں کو یہہ معلوم نہ تھا کہ مسیحی روح کے یہہ لوگ ہیں انسے بدی نہیں نکلتی ہے

۴۰ (۴۰) سو وے قیدخانہ سے نکل کے لودیہ کے یہاں گئے اور بھائیوں کو دیکھہ کے اور اُنہیں دلاسا دے کے روانہ ہوئے

اب کہ اپنی بے قصوری ثابت ہوئی کہ ظالم حکام نے خود آکے معافی مانگی تب جلدی سے معافی دیکے روانہ ہوتے ہیں (ف) ان لوگوں کے حلم کو اور بزرگی کو ملاحظہ کرنا چاہیئے اور یہہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ اِنکے رومی ہونے سے دین میں کچھہ نقصان نہیں ہوا مگر دنیاوی بات دنیا میں کام بھی آئی (لودیہ کے یہاں گئے) دیکھو لودیہ کتنی دلیر ایمان میں ہوگئی تھی کہ اُنکو حکام کے ہاتھہ سے اپنے گھر میں آنے دیا اور نہ ڈری کہ سب لوگ جانینگے کہ لودیہ اُن کی طرف ہے (ف) یہاں آکے اُنہوں نے ظاہر کیا کہ ہم زور و زبردستی سے نہیں نکل آئے ہیں مگر پوری آزادگی ہماری حکام کی طرف سے ہوئی ہے کیونکہ ہم بے قصور تھے اب ہم جہاں چاہیں جاسکتے ہیں (بھائیوں کو دیکھہ کے) یعنے لودیہ کے سب خاندان سے ملاقات کرکے اور داروغہ کے خاندان سے بھی ملاقات کرکے (ف) اور اسی عرصہ میں ضرور ہے کہ اور لوگوں نے بھی انجیل کو قبول کیا ہوگا (دلاسا دے کے) یعنے تسلی اور نصیحت دے کے اور اپنی مصیبت کے پاک بھید بتلاکے (روانہ ہوئے) چلے گئے مگر سب نہیں گئے اُن میں سے دو وہاں رہ گئے دیکھو جو لکھا ہے (۱۷-۱۴) کے ذیل میں (ف) ایک تو وہاں تمطاؤس رہ گیا جو اُنکے لئے فکرمند تھا (فلپی ۲-۱۹ سے ۲۵) دوسرا وہاں لوقا رہ گیا (۱۷-۱) اس شخص کی تعریف پولوس کے خطوط میں ہے (ف) لوقا اپنے کام اور اپنے نام کا ذکر انجیل میں اور اعمال میں بھی ہرگز کچھہ نہیں کرتا ہاں پولوس نے خطوط میں اُسکا ذکر کیا ہے پر وہ ادب اور انکسار اور فروتنی اور الٰہی جلال کے لئے آپ کو فروتن بناتا ہے ہاں اعمال میں فقط یہہ معلوم ہے کہ وہ کب آیا کب گیا ہے ضمیروں کے وسیلہ سے کہ ہمیں تم وے (۱۷-۱) یہاں لکھا ہے کہ (وے گذر کے) یہہ لفظ وے (۲۰-۵) میں پھر

ہم ہو گیا ہے پس اسی سے ثابت ہے کہ کب آیا اور کب گیا (ف) لکھا ہے کہ روانہ ہوئے پس جس کام کے لئے آئے تھے وہ کام پورا کر کے چلے گئے اور جو کچھ کر سکتے تھے سو کر کے چلے گئے اور بہت کام کر گئے

# سترہواں باب

(۱) تب وے امفپلس اور اپلونیہ سے گذر کے تسلونیقی میں جہاں یہودیوں کا عبادت خانہ تھا آئے

اب تسلونیقیہ اور بیریا اور اتھینی کے واقعات کا ذکر ہوتا ہے (تب وے) کیونکہ لوقا خود فلپی میں رہگیا اور پولوس وسیلاس وتمطاؤس چلے گئے اِسلئے وہ نہیں کہتا کہ ہم - مگر کہتا ہے کہ وے یعنے بغیر میرے (امفپلس) فلپی سے (۳۳) میل دکھن وپچھم کیطرف ہے (اپلونیہ) امفپلس سے دکھن وپچھم میں (۳۰) میل ہے (ف) یہانسے ظاہر ہے کہ اُس بڑی اور پکی رومی سڑک سے چل کے گئے تھے جو خوب جاری تھی اسی سڑک کے سبب سے انجیل دور دور گئی اور اس سڑک نے انجیل کے پھیلانے میں بہت مدد کی جیسے آجکل ہندوستان میں ریلوے سے اور بڑی پکی سڑک سے انجیل کو بہت مدد ملتی ہے (تسلونیقی میں آئے) جو اپلونیہ سے (۳۷) میل پچھم میں تھا یہہ شہر مقدونیہ کے علاقہ میں سب سے بڑا شہر تھا آبادی میں اور بحر کے کنارہ پر تھا اس شہر کو لوگ مقدونیہ کے سب شہروں کی والدہ یا اُم کہتے تھے اور اُسکا یہہ نام تسلونیقیہ اِسلئے رکھا گیا تھا کہ تسلونیقیہ سکندر اعظم کی بہن تھی جسنے اپنے ایک سپہ سالار سے شادی کی تھی جسکا نام کسمندر تھا پس اِس تسلونیقیہ بادشاہزادی کے نام سے وہ شہر تسلونیقی کہلاتا تھا آج تک ۷۰ ہزار آدمی کی آبادی وہاں ہے اُن میں نصف یہودی ہونگے یہہ جگہ انجیل کے لئے بڑی موقع کی تھی دیکھو (۱ تسلونیقی ۱-۸) کیونکہ تم سے خداوند کی کلام کی شہرت نفقط مقدونیہ اور اخیہ میں نہیں ہوئی بلکہ ہر جگہ تمہارا ایمان جو خدا پر ہے مشہور ہوا یہانتک کہ ہمارے کہنے کی کچھ حاجت نہیں - اور یہہ لفظ شہرت کا جو یہاں لکھا ہے اسکے معنے تُرہی پھونکنے کے ہیں (عبادت خانہ تھا) فلپی میں کوئی عبادتخانہ نہ تھا فقط ایک چھوٹی سی جگہ شہر کے باہر دریا کنارے تھی امفپلس اور اپلونیہ میں بھی کوئی عبادت خانہ نہ تھا اس بڑے شہر تسلونیقی میں تھا اور اُس علاقہ کے یہودیوں کے لئے یہہ تسلونیقی مشہور جگہ تھی

۲ ( ۲ ) اور پولوس اپنے دستور پر اُنکے پاس اندر گیا اور تین سبت بھر اُنکے ساتھ نوشتوں سے
باتیں کیں

( اپنے دستور پر ) اُسکا دستور تھا کہ ہر جگہ کام کا شروع اگر ممکن ہو تو یہودیوں سے کرتا تھا اور دستور اُسکا اپنا ایجاد
نہ تھا مگر اسلئے تھا کہ مسیح خداوند نے بھی اپنا کام یہودیوں سے شروع کیا تھا ( لوقا ۴-۱۶ ) دیکھو پولوس چھوٹی چھوٹی باتوں
میں بھی خداوند کے نقش قدم پر چلنے کو اپنی عادت اور اپنا دستور بناتا تھا اُسمیں نشان پر دوڑنے کی روح تھی ہم لوگ
بڑی بڑی باتوں کو بھی بدقت قبول کرتے ہیں ( اندر گیا ) یعنے عبادت خانہ کے اندر گیا اور مخالفت سے کچھہ نڈر ابھی
اتنا دکھہ فلپی میں اُٹھایا تھا اور پھر دُکھہ اُٹھانے کو حاضر ہے اسواسطے وہ ان تسلونیقیوں سے کہتا بھی ہے ( ۱ تسلونیقی ۲-۲ ) اگرچہ
ہمنے آگے فلپی میں بڑا دکھہ اور رسوائی اُٹھائی جیسا تم جانتے ہو تو بھی خدا کی خوشخبری بڑی جانفشانی سے تمہیں سنانے کو
اپنے خدا میں ہمت پائی ( تین سبت بھر ) یعنے تین ہفتہ تک کلام سُنایا ( ف ) اور تین ہفتہ میں خدا کے لئے ایک کلیسیا
بن گئی اب ہندوستان کے بعض شہروں میں تین برس تک بھی کلیسیا نہیں بنتی ہے اسکام کے لئے خوش نیتی اور خوش مزاجی
اور خلوص بہت درکار ہے ہماری تندمزاجی اور غرور اور سستی اور عیش طلبی اور دنیاداری اور مکاری اسوقت مارج ہے اور عجب
حالت اسوقت منادوں کی ہے

۳ ( ۳ ) اور کھولا اور ثابت کیا کہ مسیح کو دکھہ اُٹھانا اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا ضرور تھا اور یہہ کہ
یسوع جس کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں وہی مسیح ہے

( کھولا ) یعنے آیتوں کے روحانی مطالب جو اُنکی نظروں سے پوشیدہ تھے اُن کے سامھنے کھولدیئے ( اور ثابت کیا )
دلیلیں لاکے کہ جو مضامین میں بتلاتا ہوں حقیقت میں یہہ درست ہیں اور یونہی مطلب ہے ( ف ) اُسنے دو کام کئے اول
چھلکا اُتارا دویم مغز اُنکے سامھنے رکھدیا تاکہ ابدی زندگی کی غذا اُنہیں کھلاوے ( ف ۲ ) کھولا ایمان کی چابی سے اور
جو کچھہ کمرے میں یا صندوق میں پوشیدہ تھا دکھلایا ( ف ۳ ) بیبل کو بہت غیر قوم بھی پڑھتی ہیں مگر بھید کو جلدی نہیں
پاتی اچھے منادوں کا یہہ کام ہے کہ بھید کو کھولدیں اور خزانہ ظاہر کردیں ( ف ۴ ) اُسنے کیا کھولا یہہ کہ یہی یسوع مسیح ہے اور
ضرور تھا کہ وہ دُکھہ اُٹھاوے اور مرجاوے اور پھر مُردوں میں سے جی اُٹھے یہی مطلب اور منشا پورانے عہدنامہ کا
ہے یہی اُس کتاب کی علت غائی ہے ( ضرور تھا ) اس لفظ پر زور ہے اور زور اسلئے ہے کہ اگر خدا کا بیٹا نہ آتا اور دُکھہ نہ اُٹھاتا

توبنی آدم کو ہرگز نجات نہ ملتی جیسے اب اسکے منکر نجات کا مُنہہ ابد تک ہرگز نہ دیکھینگے کیونکہ سارے نوشتوں کا خلاصہ یہی ہی (ف ۱) اس شہر میں پولوس کے وعظ صرف نوشتوں کے مطالب کے انکشاف پر تھے نہ اپنے دل کی رائے ظاہر کرتا تھا نہ عقلی باتیں کرتا تھا نہ فیلسوفی اور دنیاوی حکمت کے لکچر دیتا تھا مگر عہد عتیق کے مطالب کھولتا تھا کہ صحیح معنے سناوے اور حقیقی تفسیر دکھلاوے (ف ۲) یہودیوں کے درمیان اسی قسم کے وعظوں کی ضرورت تھی مگر اس ملک میں جہاں بہت لوگ بیبل کو قبول بھی نہیں کرتے اور اپنے بیہودہ خیالات میں مبتلا ہیں ہمیں عقلی اور حکمت کی باتیں بھی کرنی پڑتی ہیں تاکہ عقلی دلایل سے قایل کر کے حکمت حقیقی یعنے بیبل کی طرف اُنہیں لاویں اور جب وے بیبل کی طرف آتے ہیں تب بیبل سے دکھلانا پڑتا ہی کہ یہی یسوع مسیح نجات دہندہ سب کا ہی تب اس ملک کا کام اُس ملک کی نسبت زیادہ مشکل ہی اور ایک بڑی وجہہ رکاوٹ کی آجتک اس ملک میں یہہ بھی ہی کہ سرے سے بیبل ہی پر آجتک اُنکا ایمان نہیں ہی پس وہ اُس کے مغز کو کیونکر قبول کر سکتے ہیں منادوں کو چاہئے کہ پہلے بیبل کو منوائیں پھر مسیح کو دکھلائیں (ف ۳) یہودی لوگ عہد عتیق کو مانتے تھے اور مسیح کے بھی منتظر تھے اور اُسپر ایمان اُنکا آج تک ہی مگر وہ یہہ کہتے تھے کہ یہہ شخص یسوع جو ظاہر ہوا یہہ مسیح نہ تھا مسیح کوئی اور شخص آویگا یہہ یسوع جو خود مر گیا اور اُس نے بڑا دُکھ اُٹھایا اور اُسنے بادشاہت فوج لشکر لیکر نہیں کی پس یہہ مسیح نہ تھا پولوس نے ثابت کیا کہ نوشتہ صاف کہتا ہی کہ مسیح کو دنیا میں آکے دُکھ اُٹھانا ضرور ہی اور یہہ کہ اُسکی سلطنت روحانی ہی نہ جسمانی اور یہہ کہ یہہ شخص یسوع جو آیا تھا یہی مسیح تھا اِن ان دلیلوں سے

۴ (۴) اور اُن میں سے بعضے یقین لائے اور پولوس اور سیلاس کے شریک ہوئے اور خداترس یونانیوں کی بڑی جماعت اور بہتیری شریف عورتیں بھی

(خداترس یونانی) یعنے وہ جو یہودیوں کے ساتھہ بندگی میں شریک ہوتے تھے (۱۳-۴۳ و ۵۰) (ف ۱) یہاں بھی عورتوں کا ذکر ہی جو اشراف تھیں نہ صرف یہودیوں میں سے بلکہ بت پرست ایمانداروں میں سے بھی تھیں (۱ تسلونیقی ۱-۹ و ۱۰) جہاں خدا کا فضل ہی وہاں آدمیوں میں طرفداری نہیں ہوتی ہی کیونکہ خدا کے سامھنے ہر جان برابر ہی خواہ چھوٹا بچہ ہو یا بڑا آدمی خواہ عورت ہو یا مرد غلام ہو یا آزاد شریف ہو یا رزیل سب کی جان خدا کے سامھنے برابر ہی (ف ۲) پولوس اس شہر میں اپنے ہاتھہ سے محنت کرتا تھا تاکہ اپنا خرچ آپ پیدا کرے اور کسی پر کچھہ بوجھہ اپنا نہ ڈالے (۱ تسلونیقی ۲-۹ و ۲ تسلونیقی ۳-۷ سے ۹) پس مشقت اور تکلیف تو بہت ہوئی اسلئے بار بار اہل فلپی نے مدد بھی بھیجی (فلپی ۴-۱۵ و ۱۶)

(۵) پر بے ایمان یہودیوں نے ڈاہ سے بھرے بازاریوں میں سے کئی شریر مردوں کو اپنے ساتھ لیکے اور بھیڑ لگا کے شہر میں ہنگامہ کر دیا اور یاسون کا گھر گھیر کے اُنہیں ڈھونڈھا کہ لوگوں کے سامھنے کھینچ لاویں

یہاں دو قومیں مخالفت پر اُٹھیں اول یہودی جنہوں نے خدا سے بیوفائی کی دویم غیر قوم یونانی جنمیں ذراسی روشنی بھی تھی (ڈاہ سے بھرے) یعنے حسد کے جوش میں تھے جوش تو اچھی چیز ہی مگر بیجا استعمال سے نہایت مکروہ اور مضر چیز ہی جیسے آگ جبتک انگیٹھی میں ہی مفید ہی اور جب کمرے میں پھیل جاوے تو سب گھر کو برباد کرتی ہی (بازاریوں میں سے) جو شہدے اور شریر بیکار لوگ ہیں اور ہر بدی کے لئے ہر وقت طیار ہیں بڑے شہروں میں ہر بازار میں ایسے لوگ ہوتے ہیں آجکل بھی اُن بازاری شہدوں سے منادوں کو بڑی تکلیف پہونچتی ہی اور ہمارے زمانہ میں اسوقت کے سنجیدہ مسلمانوں کو بھی اِن شہدے بازاریوں کی مدد کا بڑا بھروسہ ہی یہہ اُن کے ہتھیار ہیں مسیح کی مخالفت میں اور وے خلوت میں انہیں اُبھارا بھی کرتے ہیں اور شاباشی بھی دیا کرتے ہیں پر ہماری تسلی ایسے تکلیف کے وقت میں اِس خیال سے ہوتی ہی کہ جیسے اُنکا مذہب ہی ویسے ہی اُنکے مذہب کے حامی بھی ہیں (بھیڑ لگا کے) بلوہ کے طور پر (یاسون کا گھر) کیونکہ یاسون اُنکا مہماندار تھا اور وہاں سیول فروکش تھے (آیت ۷) شاید یہہ یاسون پولوس کا کوئی رشتہ دار ہوگا (رومی ۱۶-۲۱) اس وقت ایماندار عیسائی ہوگیا تھا (ف) ایسے شریر اور بدذات لوگ اگر عیسائی ہوجاتے تو دین عیسیٰ پر ضرور تہمت لگائی جاتی مگر محمدی مذہب کی بنیاد کے وقت مدینہ کے انصار میں سے بہت لوگ ایسے تھے پر محمدی مذہب پر ایسے لوگوں سے تہمت نہیں لگائی جاتی ہی دیکھو صرف پیادوں نے نظر انصاف چند کلمہ مسیح کی نسبت نیکی کے کہے تھے تسپر بھی یہودی یوں بولے (یوحنا ۷-۴۸ و ۴۹) کیا تم بھی گمراہ ہوئے کیا کوئی سرداروں یا فریسیوں میں سے اُسپر ایمان لایا پر یہہ لوگ جو شریعت کو نہیں جانتے ملعون ہیں (ف ۲) تسلونیقیہ شہر میں سب سے بڑے دشمن بے ایمان یہودی تھے اُنہوں نے منع کیا کہ غیر قوم کو بھی کلام نہ سناویں اپنے گناہوں کا پیالہ بھر دیا جب تک اُنپر غضب نہ آیا (۱ تسلونیقی ۲-۱۶) ہمیں غیر قوموں کو وہ کلام جس سے اُن کی نجات ہو سنانے کے مانع ہیں تاکہ اُن کے گناہ ہمیشہ کمال کو پہونچتے رہیں لیکن اُنپر غضب انتہا کو پہونچا۔ جب سے اُنہوں نے مسیح کو مصلوب کیا اُسدن سے برابر شرارت میں بڑھتے گئے یہانتک کہ خدا کا غضب یروشلم کی بربادی میں اُنپر آیا اور برباد ہوئے گناہ پر گناہ جمع کرکے اپنا پیالہ لبریز کر لیا تو بھی

بعضے اُن میں سے عقل کی بلاہٹ سے نجات پاگئے غیر قوموں نے خوشی سے روشنی کو قبول کیا اور آج تک بعض روشنی میں چلتے ہیں

(۶) اور اُنہیں نہ پاکے یاسون اور کئی بھائیوں کو شہر کے سرداروں پاس یوں چلّاتے ہوئے کھینچ لیگئے کہ یہہ شخص جنہوں نے جہان کو اُلٹ دیا یہاں بھی آئے ہیں

(نہ پاکے) کیونکہ کسی نے انکو باہر پھرنے سے منع کر دیا تھا (سرداروں) یہہ سات سردار تھے اُنکے عہدے کا نام (پولی تاک تھا) سات پولی تاک وہاں رہتے تھے (اُلٹ دیا) کیسی عمدہ گواہی ہی دشمنوں کے مُنہہ سے انجیل کی بابت (۱۶-۲۰ و ۲۱) دیکھو دنیا کیسی ڈرتی ہی الٰہی بادشاہت سے دنیا مٹی کی ہی ہمیشہ ٹوٹنے سے ڈرتی ہی اُسکے مددگار ہزار ہا ہزار آدمی ہیں تو بھی دس پانچ عیسائیوں سے ڈر کے جان نکلتی ہی اور جانتے ہیں کہ ان دوتین سے ہماری بربادی ہوتی ہی (ف) انجیل آدمیوں کے دلوں میں بڑا خوف اور زلزلہ ڈالدیتی ہی اور ضرور اُن میں بڑا تردد ہوتا ہی اور تلوار بھی چلتی ہی مگر انجیل فی الحقیقت صلح اور نجات اور ابدی زندگی بخشتی ہی یہہ لڑائی جو اُس کے ساتھہ ہوتی ہی آدمی کی شرارت کرتی ہی (یہاں بھی آئے ہیں) خدا کے دشمن خدا کے نوکروں کو درندوں کا لقب اور لباس پہناتے ہیں تاکہ سب کے سب اُنپر حملہ کر کے اُنہیں ہلاک کریں

(۷) اُن کی مہمانی یاسون نے کی ہی اور وے سب قیصر کے حکموں کے برخلاف چلتے اور کہتے ہیں کہ بادشاہ دوسرا ہی یعنے یسوع

(مہمانی یاسون نے کی ہی) یعنے گھر میں اُسنے اُنہیں جگہ دی ہی اور وہ سب قیصر کے مخالف ہیں (کہتے ہیں) یعنے انکا قول گرفت کے لایق ہی کہ وے ایک دوسرا بادشاہ بتلاتے ہیں اُنکا کوئی فعل تو بد نہیں ہی ورنہ فعل کو ضرور پیش کرتے جب افعال میں گرفت نہ کر سکے تب اقوال میں دست اندازی کرتے ہیں اور وہ بھی واہیات معنے بنا کر (ف ۱) یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا کہاں ہی یہہ سُنکر ہیرودیس ڈر گیا (متی ۲-۲ و ۳) اور پیلاطوس نے بھی اُس کی بادشاہت کے دعوی کو سُنکے خوف کھایا تھا (یوحنا ۱۸-۳۳ سے ۳۸) اور اسی بات کے سبب پیلاطوس نے اُسے سونپ دیا تھا اب یہی تہمت ان یہودیوں نے لگائی ہی وہ سمجھتے ہیں کہ یہہ ملکی بات ہی اسپر ضرور حکام خیال کرینگے اور انکو مفسد سمجھکر مارینگے ہمارا مطلب برآویگا حقیقت میں رنج کا سبب تو اور کچھہ ہی کہ اُنہوں نے شاگرد بنانے شروع کر دیئے ہیں اور وہ بڑھتے جاتے ہیں اور نجات دہندہ مسیح یسوع کو بتلاتے ہیں اور نوشتوں سے ایسی دلیلیں لاتے ہیں کہ سب علماء یہود کا مُنہہ بند کر دیتے ہیں

بہتر ہی کہ اِس تہمت سے انہیں سزا دلاوین دشمنی کا سبب تو کچھہ اور ہی اور ظاہر کچھہ اور بات کرتے ہیں تمام بے ایمان مخالفوں کی یہی عادت ہی (ف) اب مسلمانوں کا یہی حال ہی کہ دین محمدی کا ثبوت نہیں دیکھتے اور اُن دلایل کا جواب ہرگز اُنکے پاس نہیں ہی جو عیسائی لوگ محمد صاحب کے عدم نبوت پر لاتے ہیں تب وہ اس دشمنی کو چھپا کر کہتے ہیں عیسائی ہمارے مذہب کی توہین کرتے ہیں اور قسم قسم کی باتیں بناتے ہیں یہہ بات صاف نہیں بولتے کہ ہمیں باطل طریق پر ثابت کر دیا ہی

(۸) سو اُنہوں نے یہہ سُنا کے لوگوں اور سرداروں کو گھبرا دیا (۹) تب اُنہوں نے یاسون اور ۸ ۹
باقیوں سے ضامن لیکے اُنہیں چھوڑ دیا

(گھبرا دیا) اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ لوگ جھوٹھی باتوں سے بڑے بڑے لوگوں کو بھی گھبرا دیتے ہیں مگر دانائی کی بات یہہ ہی کہ عوام کی بات بلا تحقیق جلدی قبول نہ کیجاوے اِن حاکموں نے ضرور کچھہ دانائی کا کام کیا فلپی کے حکام کے موافق بلا تحقیق مارنے نہیں لگے جیسے کہ اِن یہودیوں کا منشا تھا بلکہ اُنہوں نے مناسب کام کیا کہ (ضامن لے کے) چھوڑا تاکہ سرکشی اور فساد نہووے اور شہر میں بے آرامی نہ آجاوے (ف) دیکھو انجیل کے وسیلہ سے یاسون پولوس کا کیسا دوست ہوگیا کہ اتنی بے عزتی کی برداشت کی اور اُس کے عوض آپ گرفتار ہو کر گیا اور ضمانت پر چھوٹ کے آیا اور پولوس کو ضرر نہ پہونچنے دیا اُسنے بھی اس تکلیف کو خداوند کے لئے مبارک جانا ارسطرخس اور سکوندس یہہ دو آدمی بھی تسلونیقی کے عیسائی ہوگئے تھے اور ضرور ہمدرد بھائی تھے ارسطرخس افسس کے جھگڑے میں پکڑا گیا تھا دیکھو (۲۰-۴ و ۱۹-۲۹) اور پھر افسس سے پولوس کے ساتھہ طرواس کو چلا گیا تھا اور پھر قیصریہ سے اتالیہ کو گیا تھا (۲۷-۲) اور روم میں اُسکے ساتھہ قید ہوا تھا (کلسی ۴-۱۰) خدا اپنے لئے ہر جگہ سے آدمی چُن لیتا ہی مخالفوں میں سے اُس کے دوست نکل آتے ہیں

(۱۰) لیکن بھائیوں نے فی الفور راتوں رات پولوس اور سیلاس کو بریہ کو بھیجدیا اور وے وہاں پہونچکے یہودیوں کے عبادت خانہ میں گئے

(سیلاس) کا نام تسلونیقیوں کے دونوں خطوط میں پولوس کے ساتھہ لکھا ہی اور تمطاؤس کا بھی نام ہی شاید وہ بھی وہاں تھا جیسے وہ بریہ میں تھا (آیت ۱۴ و ۱۵) کو دیکھو اور (۱۸ باب ۵) کو بھی دیکھو اور پھر (۱ تسلونیقی ۳-۲) (ف) شاید تمطاؤس تسلونیقیہ میں چھوڑا گیا اور پھر آکے بریہ میں پولوس کو ملا (ف ۲) تسلونیقی کے عیسائی خدا کے کام میں بڑے محنتی

تھے (۱تسلونیقی ۱-۳) اور امید میں صابر بھی تھے اور مسیح کے منتظر بھی تھے (۱تسلونیقی ۱-۱۰) پولوس کے وسیلہ سے خدا
کی کلام نے اُن میں بہت تاثیر کی تھی (۱تسلونیقی ۲-۱۳) اور اُنہوں نے دُکھہ اُٹھایا (۱تسلونیقی ۲-۱۴ و ۲تسلونیقی ۱-۴
سے ۱۱) پر بعض کجرو بھی تھے (۲تسلونیقی ۳-۱۱ سے ۱۳) اِسوقت بھی ان بھائیوں نے بڑی محبت دکھلائی کہ پولوس
کی حفاظت کی اور خدا کے لئے آپ دُکھہ اُٹھایا (راتوں رات) پولوس کو اُس مفسدہ کی جگہ سے نکالدیا کیونکہ اب وہاں
رہنا بیفایدہ تھا اب وہاں منادی کا وقت نہ رہا تھا کام چھوڑنے کا وقت آگیا تھا (ف) پولوس کا بڑا ارادہ تھا کہ
پھر جلدی تسلونیقیہ میں لوٹ کر آوے لیکن شیطانی ہرج نے روکا (۱تسلونیقی ۲-۱۷ و ۱۸) اور آنے کی غرض یہہ تھی کہ اُنکی
تعلیم میں کوشش کرے کہ اُن کے ایمان کی کمتیاں پوری ہوں (۱تسلونیقی ۳-۱۰) کیونکہ اُن نو مریدوں کی نسبت اُسوقت
اُسے خوف تھا کہ مصیبت کے سبب لغزش نہ کھاویں جب اُنکے پاس جانے نہ سکا تو لاچار ہو کے تمطاؤس کو اُنکے پاس
بھیجدیا اگرچہ آپ اکیلا رہا اور جب تمطاؤس لوٹ کر پھر پولوس کے پاس گیا اور اُن کے ایمان کا ذکر کیا تب اُسنے تسلی
پائی (۱تسلونیقی ۳-۵ و ۷) اُسوقت اہل تسلونیقیہ نے پولوس کو راتوں رات (بریہ کو بھیجدیا) یہہ شہر تسلونیقیہ سے
(۵۰) میل دکھن پچھم میں تھا آجتک اچھی آبادی وہاں ہے (ف) خدا کے لوگ جب ایک جگہ کو چھوڑ دیتے ہیں تو صرف
جگہ کی تبدیل ہوتی ہے کام کی تبدیل نہیں ہوا کرتی اب بریہ میں کام کرنے کو آگئے (عبادت خانہ میں گیا) فوراً شہر میں
داخل ہوتے ہی یہودیوں کے عبادت خانہ میں چلا گیا یہہ دلیری دیکھو کہ ابھی ایک عبادت خانہ میں تعلیم دینے کے سبب
تسلونیقیہ میں ایسا فساد ہوا تو بھی یہاں آتے ہی فوراً یہاں کے عبادت خانہ میں گھس گیا کیونکہ اُسکا بھروسہ خدا پر تھا
اور یہی بھروسہ اُس کی دلیری کا باعث تھا (ف) اسی جگہ سے پولوس چاہتا تھا کہ تسلونیقیہ میں پھر واپس آوے مگر
نہ آسکا (۱تسلونیقی ۲-۱۸)

۱۱ (۱۱) یہہ تسلونیقیوں سے نیک ذات تھے کہ اُنہوں نے بڑی خوشی سے کلام کو قبول کیا اور روز
بروز نوشتوں میں ڈھونڈھتے رہے کہ یہہ باتیں یوں ہی ہیں کہ نہیں

(نیک ذات تھے) تسلونیقیہ میں بھی بہت یہودی عیسائی ہوئے تھے تو بھی بریہ کے یہودی تسلونیقیہ کے یہودیوں
سے زیادہ سرگرم اور نیک دل تھے یہہ لوگ ابدی زندگی کو ٹٹولتے تھے جو کوئی چاہتا ہے کہ خدا کی مرضی کو دریافت کرے
وہ انجیل کی باتوں کو سمجھہ جاتا ہے (یوحنا ۷-۱۷) اگر کوئی اُسکی مرضی پر چلا چاہے وہ اس تعلیم کی بابت جان جائیگا کہ
کیا خدا سے ہے یا یہہ کہ میں اپنی کہتا ہوں (ف) یہہ لوگ خالی برتن لائے تا کہ تیل سے بھر جاویں اُنہوں نے آپ کو

نجات کا محتاج جانا تب اُنہوں نے بہت کچھہ پایا (ف) دیکھو نیک ذاتی کیا چیز ہی یہی نیک ذاتی ہی کہ آدمی کا دل خدا کا طالب ہو لیسے کو خدا کا کلام نیک ذاتی بتلاتا ہی اور دنیاوی لوگ کچھہ اور چیز نیک ذاتی جانتے ہیں پر حقیقی نیکذاتی یہہ ہی (ف) نیک ذات ہونا بڑے خاندان میں پیدا ہونے سے بہتر ہی اور ہر خاندان کے لوگ نیک ذاتی حاصل کر سکتے ہیں نیک ذاتی کسی خاندان پر موقوف نہیں ہی (ف) یہہ وہ نیکذاتی ہی جو ابراہیم کی روحانی نسل ہونے سے حاصل ہوتی ہی جس سے خدا کے خاندان میں داخل ہو جاتے ہیں (نوشتوں میں ڈھونڈھتے تھے) یعنے یہہ بات تلاش کرتے تھے کہ پولوس کی تفسیر جو عہد عتیق کی کرتا ہی درست ہی کہ نہیں (ف) اسوقت عیسائی لوگ نوشتوں میں بہت کم فکر کرتے ہیں اور پادری زیادہ کرتے ہیں مگر بریہ کے لوگوں نے ایسا کیا جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بڑا خزانہ پاتے ہیں (ف) کلیسیا میں ہندوستان کی اسلئے زیادہ کمزوری ہی کہ وہ نوشتوں میں راتدن نہیں ٹٹولتے اگر ٹٹولیں تو اُن کی آنکھوں کے سامہنے ایک بڑا خزانہ ظاہر ہوگا اور اُن کے دل نور سے بھر جاوینگے لوگوں کو چاہئے کہ ہر معلم کی باتوں پر فکر کریں اور نوشتوں میں سوچیں کہ وہ شخص جو تعلیم دیتا ہی اُسکی تعلیم درست ہی یا نہیں تاکہ در غلائے نہ جاویں صرف اس بھروسہ پر نرہیں کہ یہہ معلم پادری ہی جو کچھہ کہتا ہی مانا جاوے نہیں خود ٹٹولنا چاہئے رومن کتھولک لوگوں کی مانند صرف معلموں کی بات پر بھروسہ کر کے گمراہ نہوں (ف) ایمان صرف کلام سے مطلوب ہی نہ کسی معلم کی زبانی تعلیم سے روم کی کلیسیا اسلئے مرتد ہوگئی کہ نوشتوں کو چھوڑ دیا اور پادریوں نے بھی کلام کے پڑھنیوالوں کو سزا دینے کا قانون نکالا تھا کہ وہ نہ پڑھیں (ف) پاک نوشتے اُن کی زبان میں تھے اِسلئے تو وہ پڑھکر سوچ سکے پس چاہئے کہ کلام کا ترجمہ ہر زبان میں ہووے تاکہ ہر کہیں کے لوگ اُسے پڑھہ سکیں رومی لوگوں نے کلام کا ترجمہ بھی کرنے سے منع کیا تھا یہہ ساری باتیں خدا کا کلام روکنے کی تھیں جب سے کلام کا ترجمہ ہوا ہی دیکھو خداوند کا نام لینیوالے کسقدر بڑھگئے ہیں

(۱۲) غرض بہتیرے اُن میں سے ایمان لائے اور بہت سی یونانی شریف عورتیں اور مرد بھی ۱۲

(ایمان لائے) یہہ ایمان سوچنے کا نتیجہ تھا دیکھو سوچنے سے کیا بڑی دولت ہاتھہ میں آتی ہی کہ دلمیں ایمان آجاتا ہی (ف) مسلمان لوگ کلام کے پڑھنے سے لوگونکو منع کرتے ہیں تاکہ اُنہیں ایمان سے باز رکھیں کیونکہ کلام کے پڑھنے سے ایمان آجاتا ہی (اُنمیں سے) یعنے یہودیوں میں سے (ف) یہی ایک جگہہ ہی جہاں پولوس کو اُسکی قوم کے لوگوں نے قبول کیا (یونانی شریف عورتیں بھی) یعنے اچھے لوگوں کی عورتیں بھی ایمان لائیں (ف) کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ سب سے پہلے عورتیں ایمان لاتی ہیں اور پیچھے مردوں کو بھی کھینچتی ہیں (۱ قرنتی ۷-۱۶) کیونکہ اے عورت تو کیا جانتی ہی کہ اپنے خصم کو

بچاوے اور اسے مرد لوگ کیا جانتا ہی کہ اپنی جورو کو بچاوے (ف) اس شہر میں اشیاء کو جاپ کی نسبت عورتوں اور
مردوں کی تربیت بھی اچھی ہوتی تھی سلیم المزاج ہونے کے سبب سے

(۱۳) جوں تسلونیقے کے یہودیوں نے جانا کہ پولوس بریہ میں بھی خدا کا کلام سناتا ہی وہاں ۱۳
بھی آے اور لوگوں کو اُبھارا

دیکھو (۱ تسلونیقی ۲-۱۵ و ۱۶) جنہوں نے خداوند یسوع اور اپنے نبیوں کو بھی مار ڈالا اور ہمیں ستایا اور وے
خدا کو خوش نہیں آتے اور سب آدمیوں کے مخالف ہیں اور ہمیں غیر قوموں کو وہ کلام جس سے اُن کی نجات ہو سنانے سے
مانع ہیں تاکہ اُنکے گناہ ہمیشہ کمال کو پہونچتے رہیں لیکن اُنپر غضب انتہا کو پہونچا (ف) دیکھو دشمن پچاس میل سے آئے
تاکہ بریہ میں اُنہیں شکار کریں جیسے تسلونیقیہ میں کرنا چاہا تھا اور ایکونیم میں بھی ایسا ہوا تھا جب پولوس لسترہ میں تھا
(ف) اب پولوس نے خوب جانا ہوگا کہ میں نے خود بے ایمانی کی حالت میں کیا کیا تھا (ف) بے ایمان لوگ جسقدر
بربادی میں کوشش کرتے ہیں اگر اُتنی محنت ایماندار لوگ ترقی کے لیے کریں تو کتنا فایدہ ہو مگر ترقی میں کوشش کرنا
مشکل ہی کیونکہ پہاڑ پر چڑھ جانا ہی پر برباد کرنا آسان ہی کیونکہ نیچے اُترنا ہی سنوارنا مشکل ہی بگاڑنا آسان ہی (ف)
جیسے مسیح اپنے منادوں کو بھیجتا ہی اسیطرح شیطان بھی اپنے لوگوں کو بھیجتا ہی نہ یہہ اپنے کام سے تھک جاتے ہیں
نہ وہ اپنے کام سے پر وقت آویگا کہ شیطان تھک جاویگا انجیل تعمیر کرتی ہی دنیا گراتی ہی ایک روح سے لڑتا ہی دوسرا
جسمانی ہتھیاروں سے (ایات ۳ و ۴ و ۶ و ۱۱ و ۱۳)

(۱۴) تب بھائیوں نے فی الفور پولوس کو رخصت کیا کہ سمندر کی طرف جائے لیکن سیلاس اور ۱۴
تمطاؤس وہیں رہے

(بھائیوں نے) یعنے بریہ کے نئے عیسائیوں نے اسیطرح کیا جیسے یروشلم میں (۹-۳۰) اور تسلونیقیہ میں بھی
ہوا تھا (آیت ۱۰) (ف) گمان ہی کہ اسوقت پولوس کوئی ایک ہفتہ بریہ میں رہا ہوگا شیطان نے خلل ڈالا کہ بریہ
میں نرہے (ف) جب خدا کا کام خوب ہوتا ہی تب اچانک شیطانی رکاوٹیں پیش آتی ہیں (ف) شاید انہیں
بے ایمان یہودیوں کے وسیلہ سے تسلونیقیہ میں جانے سے روکا گیا جسکو وہ شیطانی رکاوٹ بتلاتا ہی (سمندر کی
طرف جاوے) معلوم نہیں آگے کہاں جاویگا جب تک سمندر کے کنارہ پر نہ پہونچا اُسے معلوم بھی نہیں ہوا کہ آگے

کہاں کو جاویگا پر وہاں جا کے اتھینی کی طرف کو گیا اور معلوم ہوتا ہے کہ سمندر کی راہ سے گیا (ف۱) اتھینی سمندر کے کنارہ سے خشکی کی راہ (۲۵۰) میل تھی اور جب سمندر کی راہ سے ہوا موافق ہوتی ہے تو تین روز کا راہ تھا (ف۲) معلوم ہے کہ بریہ کے بعض بھائی بھی ساتھ گئے تھے (سیلاس و تمطاوس وہیں رہے) تاکہ نئے مریدوں کو تسلی دیں (ف۳) معلوم ہے کہ تمطاؤس جلدی پھر پولوس کے پاس آگیا تھا فلپی سے تسلونیقیہ میں اور وہاں سے بریہ میں اور اہل فلپی نے تسلونیقیہ میں چندہ بھی بھیجا تھا (ف) اتھینی میں پولوس اکیلا گیا اور کئی بار مسیح کا کام اُسنے اکیلے ہوکے بھی کیا ہے مگر وہ ہمیشہ اکیلا رہنا نہیں چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ دوسرا بھی کوئی میرے ساتھ ہووے دعا میں شراکت کے لئے اور خدمت میں مدد کے لئے اور دکھوں میں ساتھی ہونے کے لئے

۱۵ (۱۵) اور جو پولوس کے رہبر تھے اُسے اتھینی تک لیگئے اور سیلاس و تمطاوس کے لئے حکم لے کے کہ تا مقدور جلد اُسکے پاس آویں روانہ ہوئے

(حکم لیکے آئے) کہ ان دونوں کو اُسکے پاس بھیجدیں کیونکہ وہ اُنکا منتظر تھا (ایت ۱۶) اور یہہ جو رہبر تھے ضرور بریہ کے بعض بھائی ہونگے جو اُسے پہونچانے کو گئے تھے (ف۱) جب تمطاوس اُسکے پاس اتھینی میں آگیا تو پھر وہاں سے پولوس نے اُسے تسلونیقیہ میں بھیجدیا تھا (۱ تسلونیقی ۳-۱) شاید اُسے معلوم ہوا ہوگا کہ اتھینی میں محنت سے پھل بہت ہوگا اور تسلونیقی میں بڑی امید ہے اسلئے تمطاؤس کو وہاں بھیجا (ف۲) اسکے بعد پھر تمطاؤس اُسکو قرنتس میں آکے ملا تھا (۱۸-۵) (ف۳) اب کہ پولوس اتھینی میں آگیا تو یہاں حکمت اور فیلسوفی کے مقام میں آپہونچا اب خدا کی حکمت اور دنیاوی حکمت کا مقابلہ ہوتا ہے یہہ شہر اتھینی جیسے کہ علم و ہنر سے بھرا تھا ویسے ہی بت پرستی اور نفس پرستی سے بھی مالامال تھا گویا شیطان کا گھر تھا بڑے تعجب کی بات ہے کہ جہاں علم و ہنر اور فلاسفی اور حکمت بہت ہے وہاں ضرور بت پرستی یا عیاشی اور شرارت بھی بہت ہے پر جہاں انجیل ہے وہاں سطح سے نیکی ہے علم آدمی کے دل کو روشن نہیں کر سکتا اور عقل کو بھی جیسے چاہئے عقبی کے لئے روشنی نہیں دیسکتا خدا کا خوف حکمت کا شروع ہے اور یہہ اور ہی حکمت ہے جسے دنیا نہیں جانتی

۱۶ (۱۶) اور جب پولوس اتھینی میں اُن کی راہ تکتا تھا اُسکا جی جل گیا کہ اُسنے شہر کو بتوں سے بھرا دیکھا

(بتوں سے بھرا) نیرو شہنشاہ کے دربار میں ایک مورخ تھا اُسنے لکھا ہی کہ اتھینی میں بت پانا آسان ہی اس
سے کہ کوئی آدمی وہاں ملے اور اسکا مطلب یہہ ہی کہ بت نہایت کثرت سے ہیں جیسے اِسوقت کاشی یا بنارس بتوں
سے بھرا ہوا شہر ہی (ف) تمام ملک یونان کے شہروں کی نسبت اِس شہر میں زیادہ بت پرستی تھی جیسے باغ درختوں
یا پتوں سے بھرا ہوا ہوتا ہی ویسے ہی یہہ شہر دیوتاؤں اور تیرتھوں سے بھرا ہوا تھا (ف۲) معلوم ہوتا ہی کہ وہانکے لوگ
بڑے پوجاری بتوں کے تھے اور بت پرستی کے مذہب کو بڑی ترقی اُنہوں نے دی تھی پر کیا اوروں کی نسبت کچھ
اُن کی پاکیزگی زیادہ ہوئی ہرگز نہیں بلکہ اُنکا چال چلن نہایت بُرا تھا جیسے آجکل کاشی کے لوگوں کا چلن سب سے
زیادہ خراب ہی حرام کاری جھوٹھہ دغا فریب بیرحمی خود غرضی عیاشی گھمنڈ غرور بزدلی ایسی صفتیں ان بت پرستوں
میں شدت سے آگھستی ہیں یہہ اِس بت پرستی کے مذہب کا نتیجہ ہی اسکا انجام آپ سے سوچ لو (ف۳) اگرچہ وہ شہر
بت پرست بڑا تھا تو بھی علم ہنر حکمت فیلسوفی صناعی اُس میں بکثرت تھی جیسے کاشی میں ہی بڑے بڑے پنڈت کاشی
میں ہیں اچھی دستکاریاں وہاں ہوتی ہیں اور یہی حال فرانس کا ہی علم و حکمت دنیاوی کے ساتھہ شرارت زیادہ پھیل
سکتی ہی دیکھو وہ لوگ کیسی غلطی میں ہیں جو کہتے ہیں کہ مدارس اور رواج علوم کے سبب ہندوستان کی بت پرستی و
شرارت دفع ہوجاویگی علم سے شرارت کا دفع ہونا محال ہی یہہ بات اِنجیل سے ہوتی ہی جو لوگ اِنجیل پھیلانا چاہتے
ہیں ضرور ملک کی بہتری کے وہ خواہاں ہیں پر جو علم سے یہہ تلاش کرتے ہیں وہ ہمیں اِسکا جواب دیں کہ اتھینی
اور فرانس اور کاشی علم سے کیوں درست نہ ہوئے اُسوقت کہا جاتا تھا کہ اتھینی تمام یونان کی آنکھہ ہی جیسے تمام دنیا کی
آنکھہ یونان ہی (ف۴) سینیکا ستوئیقی نے کہا ہی بت پرستی سے کوئی اور تاثیر نہیں ہوسکتی مگر یہہ کہ گناہ کے سبب ساری
شرم انسان کے دل سے جاتی رہتی ہی کیونکہ بت پرستی کرنیوالا آدمی ایسے معبودوں کی پرستش کرتا ہی جن کی چال چلن
بھی ایسی ہی تھی پس ہندوستان کے ہندؤں کی بت پرستی کے حق میں اور کیا کہا جاسکتا ہی مگر یہی حال اُنکا بھی اسوقت
صاف دیکھتے ہیں (اُسکا جی جلگیا) کچھہ تماشا دیکھہ کے وہ خوش نہیں ہوا کہ کیسی کیسی خوبصورت عمارتیں اور بڑے بڑے
مندر اور عمدہ عمدہ مورتیں اور عجب تحفات اُنکی سجاوٹوں میں دیکھے کہ ایسی مورتیں تمام دنیا میں کہیں نہ تھیں جیسے
ارتمس دیوی کی مورت جو پاتھینن کے مندر میں رکھی تھی پر پولوس یہہ سب کچھہ دیکھہ کے خوش نہیں ہوا جیسے ہم لوگ
دلی کی جامع مسجد کو یا آگرہ کے تاج گنج کو یا امرت سر کے دربار کو دیکھکے خوش ہوتے ہیں پولوس اِسلئے خوش نہیں ہوا
اُس کی باطنی آنکھیں کھولی ہوئی تھیں وہ غم سے بھر گیا اور اُسکا دل جل گیا جیسے مسیح خداوند بھی یروشلم کی ہیکل
کی عمارت کو دیکھہ کے خوش نہ تھا کیونکہ دلوں کی عمارتیں اُجڑی ہوئی تھیں پر پتھر کی عمارتیں دیکھہ کے یہودی خوش

تھے (متی ۲۴-اور ۲) (ف ل) جب خوبصورت عمارتیں خداکو بے عزت کرتی ہیں تو سچے عیسائی اُن کے دیکھنے سے خوش نہیں ہوتے ہیں مگر اُنکا دل جلتا ہی اُن لوگوں نے بدمعاشی کو اپنا خدا بنایا تھا اُسکی پرستش ان بتوں کے پیرایہ میں کرتے تھے (ف ۲) دین عیسائی علم وہنر اور صناعی کو بلحاظ اُس کی تاثیر کے بہتر یا بدتر بتلاتا ہی نہ نفس ہنر کو ہنر اور صناعی فی نفسہ تو بہتر چیز ہی مگر اسکی تاثیر اگر بدی تو وہ ہنر بھی بد ہی والا بہتر ہی سچا ہنر وہ ہی جو نہ ایکطرف مگر تمام انسانیت کو دیکھتا ہی تصویرات اور مورتوںسے آدمی کے دل میں قسم قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہیں اتھینی کی فحش مورتونکے دیکھنے سے بدکاری کے خیالات پیدا ہوا کرتے تھے جیسے آجکل ہندؤں کی بعض مورتوں کے دیکھنے سے بھی تاثیر ہوتی ہی اور وہ کچھہ نہیں سمجھتے اُن کی عورتیں بھی وہ فحش تصویرات دیکھتی ہیں اور آپ بدکار ہو جاتی ہیں اُنکے مرد بھی یہہ دیکھتے ہیں اور گناہ میں پھنسے رہتے ہیں (ف ۳) پولوس کا دل تو جلگیا مگر اُس نے کلہاڑی ہاتھہ میں لیکر کسی بت کو نہیں توڑا جیسے مسلمان ہر جگہ بت شکنی کرنے کو موجود ہیں پولوس نے چاہا کہ اُن کے دلوں میں سے بت پرستی کو نکالے تب وہ خود بخود اپنے مقام پر سے گرینگے (ف ۴) زرکسیس شاہ ایران نے یونانیوں کے مندر جلا دئے تھے جیسے محمود غزنوی نے اور اورنگ زیب نے ہندوستان میں کیا تھا اگر مسیحی دین نرمی سے چلاتا ہی اور دلیں سے نکالتا ہی سنجیدگی اور محبت کے ساتھہ اور ایسی بیخ کنی بت پرستی کی کرتا ہی کہ پھر کبھی اُس کی جڑ سبز نہیں ہوسکتی ہی (ف ۵) یہہ پاتھینن کا مندر جو اتھینی میں ٹرابت خانہ تھا کچھہ عرصہ کے بعد عیسایوں کا گرجا بن گیا تھا اور اتھینی کے لوگوں نے آپ ہی آپ بت پرستی سے ایسی نفرت کی تھی کہ آٹھویں صدی میں اتھینی اور یونان کی کلیسیا بتوں کو اپنے گرجوں میں برداشت نہ کرسکتی تھی اور اسیلئے رومی کلیسیا سے جدائی ہوئی تھی اور آجتک یونانی کلیسیا جو روس کی کلیسیا ہی اگرچہ گرجوں میں تصویریں رکھتی ہی مگر بت پرستی کی برداشت ذرا نہیں کرسکتی پر رومی لوگ تصویریں بھی اور پتھر وغیرہ کے بت بھی رکھتے ہیں اور بت یہی ہیں کہ تراشی ہوئی مورت خواہ مریم کی خواہ کسی مقدس کی خواہ مسیح کی ہی کیونکہ وہ مورت فی الحقیقت مسیح نہیں ہی

۱۷ (۱۷) سو وہ عبادت خانے میں یہودیوں اور خداترسوں سے اور بازار میں ہر روز اُن سے جو ملتے تھے گفتگو کرتا تھا

دیکھو پھر عبادت خانہ میں گیا اگرچہ تسلونیقیہ اور بریہ کے لوگونسے ایسی جگہ جانے میں ٹری تکلیف پائی تھی تو بھی گیا اُسکا دستور تھا کہ یہودیوں سے کام شروع کرے جسقدر یہودیوں نے اُسے دُکھہ دیا اُسیقدر زیادہ اُسے

انہیں محبت کی اور زیادہ محبت بھی دکھلائی (ف) چاہیے کہ ہمارے دلوں میں بھی اُن کے لئے کچھ محبت رہے جو بچائی کے دشمن ہیں یعنے ہندو مسلمان اور لامذہب وغیرہ جو ہمارے مخالف ہیں ہم انہیں پیار کرتے رہیں شاید خدا اُنہیں ہدایت کرے (ف) اِس عبادت خانہ میں جانے کے دو سبب خیال میں آتے ہیں یا تو اِسلئے گیا کہ شاید ان یہودیوں میں سے کوئی خدا کا بندہ چُنا ہوا نکلے اور میری مدد اس ملک کی غیر قوم بت پرستوں میں منادی کے درمیان کرے یا اِسلئے گیا ہو کہ یہودیوں کو ملامت کرے کہ تم اتنی بڑی بت پرستی یہاں دیکھتے ہو اور کچھ نہیں بولتے ہو کیوں نہیں لوگوں کو سمجھاتے (بازار میں) یعنے چوک میں جہاں بیکار آدمی بیٹھے رہا کرتے ہیں اور دن بھر کچھ کام نہیں کرتے بکتے رہتے ہیں اور تکا کرتے ہیں ہر بڑے شہر میں کوئی بازار یعنے چوک ایسا دیکھا جاتا ہے کہ وہاں کے شہدے مشہور ہوتے ہیں جیسے دہلی میں چاندنی چوک ہے اور آگرہ میں کناری بازار اور پانی پت میں قلندر کا چوک اور امرت سر میں گورو کا بازار اور لاہور میں لنڈہ بازار وغیرہ ہیں دانا آدمی اپنے لڑکوں کو ایسے چوکوں میں اکثر گھومنے سے منع کیا کرتے ہیں اور اس میں کچھ شک بھی نہیں ہے کہ یہہ چوک کی سیر بہت لڑکوں کو بگاڑتی ہے وہاں کے لوگ شیطان مجسم ہوتے ہیں پولوس ایسے بازار میں گیا اور اکیلا بھی تھا (ف) انجیل کا جال وہاں ڈالنے کو گیا جہاں بہت سی مچھلیاں تھیں پر بڑی ہوشیاری سے گیا اُسنے جاکے نہیں کہا کہ تم سب شیطان ہو اور دوزخی ہو جیسے بعض کٹ ملّشت جنہیں کلام کی خدمت کرنا نہیں آتا ہے آجتک کرتے ہیں جس سے لڑائی اور تکرار اور غصہ بھڑکتا ہے

(۱۸) تب بعضے افقوری اور ستوئیقی عالم اُس سے بحثنے لگے اور بعضوں نے کہا کہ یہہ بکواسی کیا کہا چاہتا ہے اوروں نے کہا کہ یہہ غیر معبودوں کی خبر دینیوالا معلوم پڑتا ہے کیونکہ وہ اُنہیں یسوع اور قیامت کی خوشخبر دیتا تھا

(افقوری) یعنے افقورس کے شاگرد (ف) افقورس ایک شخص تھا مسیح سے (۳۰۰) برس پہلے اُسکے خیالات ایسے تھے جیسے بعض لوگ اب بھی بولتے ہیں کہ سب پیدائش اور سب واقعات اتفاقی ہیں انتظام الٰہی کو اُن میں کچھ دخل نہیں ہے اور خدا کی پروردگاری بھی کچھ نہیں ہے اور آدمی کی روح ایک فانی چیز ہے وہ بعد موت کے باقی نہیں رہتی ہے اور دنیا میں کوئی ایسی خوشی نہیں ہے جیسی تندرستی اور دلی اطمینان میں خوشی ہے اور یہہ کہ انسان کی پیدائش سے غرض یہہ ہے کہ وہ خوشی کرے جسطرح سے کہ ہو سکے خواہ پاک طور سے خواہ ناپاک طور سے پس یہہ سب افقوری لوگ ہر وقت خوشی کے جویاں تھے عقلی خوشی اور نفسانی خوشی جو کچھ ملے خواہ کسی طور سے ہاتھ آوے لیتے تھے (۲ تمطاؤس ۳-۴) دغاباز بے لحاظ

بھولنے والے خدا سے زیادہ عشرت کے طالب (ف ۲) ان لوگوں میں یہہ کہاوت یا ضرب المثل جاری تھی کہ (آؤ کھاویں پیویں کہ کل مرینگے) (۱ قرنتی ۱۵-۳۲) دنیا میں دو قسم کے خیال لوگوں میں پاے جاتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ آؤ سب کچھہ چھوڑیں اور سب چیزوں میں سے دلکو نکالیں اور خدا سے دل لگادیں کیونکہ کل مرینگے اور بعضے بولتے ہیں کہ آؤ سب کچھہ کریں اور ساری شرارت سے لطف اُٹھاویں کیونکہ کل مرینگے پر اگر کوئی آدمی غور کرے تو معلوم ہوسکتا ہی کہ پچھلا خیال نادانی اور جسمانی خواہشوں میں سے پیدا ہوا ہی اور پہلا خیال معرفت اور روح کی خواہش میں سے ہی ایک نہایت مشکل ہی ایک نہایت آسان ہی ایک بات ہر کوئی کرسکتا ہی کیونکہ کشادہ دروازہ کی بات ہی پر ایک بات خواص سے ہوتی ہی جو تنگ راہ کی بات ہی (ستوئیقی) یہہ لوگ ایک شخص مسمی زینو کے شاگرد تھے یہہ بھی مسیح سے (۳۰۰) برس پہلے تھا اور یہہ ان فیلسوفوں کے دوسرے مدرسہ کا تھا وہ ہمہ اوست کا قایل تھا اور کہتا تھا کہ سب کچھہ آپ ہی آپ کسی ضرورت کے تقاضے سے بنگیا ہی اور کہ جو کچھہ دیکھنے میں آتا ہی یعنے مرئیات مثل بدن کے ہی اور جو کچھہ دیکھنے میں نہیں آتا یعنی غیر مرئیات وہ بمنزلہ روح کے ہی اور اُسی کا نام خدا ہی اور یہہ لوگ یوں بھی کہتے تھے کہ سب کچھہ ضرورت سے یعنے قسمت سے ہوتا ہی پس کسی بات کی پرواہ نہ کرنا چاہئے نہ دُکھہ کی نہ سُکھہ کی جو کچھہ ہوتا ہی ہونے دو (ف ۱) پس افقوری گویا خدا کے منکر تھے اور ستوئیقی خدا کے گویا قایل تو تھے مگر ہمہ اوست کے ماننے والے تھے اور تقدیر کے قایل تھے (ف ۲) لفظ ستوئیقی نکلا ہی آستوئی سے اور ستوی نام تھا ایک خوبصورت برآمدہ کا جسپر مراتھن مقام کی لڑائی کی بہت خوبصورت تصویرات منقش تھیں اسی برآمدہ میں زینو نامے اس معلم نے تعلیم دی تھی کہ خدا دنیا کے مادہ میں رہتا ہی جیسے شہد چھتہ میں ہی پس چونکہ اس برآمدہ میں یہہ تعلیم زینو نے دی تھی اسلئے اس فرقہ کا نام اُسی برآمدہ کے نام سے جاری ہوگیا (ف ۳) ان لوگوں نے جہان کو خدا جانا یعنے مخلوق کو خالق بتایا اور اسیلئے انسان کا کچھہ ذمہ نہ رہا کیونکہ وہ کچھہ چیز نہیں رہا یہی سبب ہی کہ وہ عدالت الٰہی سے نہ ڈرتے تھے سارے گناہ اُنکے لئے برابر تھے یا گناہ اُنکے خیال میں گناہ نہ تھا اور عقلمند آدمی وہ اُسے کہتے تھے جس میں جوش نہ ہو نہ خفا ہو نہ رنجیدہ ہو جیسے ہمہ اوست والوں کا خیال ہی (ف ۴) جیروم صاحب نے خوب کہا ہی کہ انسانوں میں سے انسانیت کو نکالتے ہیں (ف ۵) افقوری اور ستوئیقی یہہ دونوں فرقے انجیل کے مخالف تھے جیسے اب بھی مخالف ہیں جیسے منکران خدا انجیل کے دشمن ہیں ویسے ہی ہمہ اوست والے لوگ انجیل کے مخالف اور انبیا کے سلسلہ سے جدا ہیں (بکواسی) یہہ حقارت کا لفظ ہی اُن معلموں کی نسبت بولا جاتا تھا جو حقیقی معلم نہ تھے بلکہ ادھر اُدھر سے باتیں اُڑا کر سکھلایا کرتے تھے اور خود خوشہ چین تھے یہی لفظ ان لوگوں نے پولوس کی نسبت بولا (ف ۱) یہہ بات کچھہ تعجب کی نہیں ہی کہ ایسا حقیر لفظ پولوس کی نسبت اُنہوں نے بولا حالانکہ پولوس کے خیالات نہایت فضل اور

لایق فکر کے تھے بلکہ ایسے خیالات تھے کہ اہل عقل سے کبھی حل بھی نہو سکتے تھے مگر یہہ جسمانی عقل کا خاصہ ہی کہ آدمی میں غرور پیدا کرے اور یہانتک اُسے اندھا کرے کہ وہ بلافکر دوسروں کی تحقیر کا باعث ہووے (ف) یہی حال اسوقت ہندوستان میں ہورہا ہی کہ گھمنڈی عقل پرست مغرور لوگ بے تامل عیسائیوں کی تحقیر کرتے ہیں پر اُن میں جو کوئی ذرا فکر کرتا ہی گردن جھکا کے عیسائیوں میں آتا ہی اور اپنی سابقہ نادانی پر افسوس کرتا ہی پس عیسائی لوگ ایسی تحقیر سے پریشان نہیں ہوتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وحشی بیل کا سر ہلانا اور یہہ تحقیر برابر ہی (غیر معبودوں کی خبر دینیوالا) یعنے غیر ممالک کے معبودوں کی خبر دینیوالا معلوم ہوتا ہی ایسے لفظ کو پولوس نے پکڑ لیا (آیت ۲۴) اور اسی لفظ سے اپنے وعظ کو شروع کیا (ف) بازاری منادی میں مخالفوں کے منہہ سے کوئی لفظ پکڑ کے منادی کرنا بہتر ہی اُسپر وہ دھیان بھی لگاوینگے کیونکہ اپنے لفظ کی تفسیر سُنینگے اور آسانی سے قایل بھی ہونگے (ف) معبودوں جمع کا لفظ ہی کیونکہ یونانی لوگ جو بہادر تھے بعد موت کے دیوتا یا خدا جانے جاتے تھے جیسے ہندوستان میں بھی بہادر لوگ مثل رامچندر اور کرشن وغیرہ کے برہمنوں نے خدا بنادیئے ہیں اور عیسائیوں کے درمیان رومی لوگوں نے بھی مقدس عیسائیوں کی پرستش شروع کردی ہی جیسے پولوس رسول خبر دیگیا تھا (۱ تمطاوس ۴-۱) روح صاف کہتی ہی کہ پچھلے زمانوں میں کتنے لوگ گمراہ کرنیوالے روحوں سے اور دیوؤں کی تعلیموں سے جا لپٹکے ایمان سے برگشتہ ہونگے پس ان لوگوں نے یسوع مسیح کو بھی ایسا ہی ایک معبود سمجھا اور یہہ خیال کیا کہ پولوس ایک بکواسی ہی کسی غیر ملک کے معبود کی خبر دیتا ہی تاکہ اُسکے وسیلہ سے کچھہ روپیہ پیسہ کماوے (ف) چونکہ پولوس دنیا کا طالب نتھا اور حقیقی معبود کی خبر دیتا تھا اِسلئے اُسکا کام بے پھل نہ رہا اور اُسنے ہزارہا ہزار روحوں کو بچا لیا پر ان لوگوں کا علم اور ہنر جسپر انکا فخر تھا بے پھل رہا بلکہ بہت سی جانوں کا نقصان اُنہوں نے کیا (قیامت کی خبر) یعنے خوشخبری دیتا تھا یسوع کی کہ مکتی داتا نجات دہندہ یسوع ہی اور قیامت کی خوشخبری بھی دیتا تھا کہ وقت آنیوالا ہی جب سب مردے جی اُٹھینگے اور سب روحیں پھر بدنوں میں آوینگی اور یہہ کہ یسوع مردوں میں سے جی اُٹھا ہی اور اُس نے قیامت کا کامل ثبوت دیا ہی - یہہ تعلیم اُنکے لئے نئی تعلیم تھی اور حیرانی کا باعث بھی بلکہ مشکل تھا کہ وے اُس پر یقین لاویں وہ روح کو فانی جانتے تھے یہاں روح کا غیر فانی ہونا بیان ہوتا ہی جو کبھی اُنکے خیال میں بھی نہ آیا تھا

۱۹ (۱۹) تب وے اُسے پکڑ کے اور یہہ کہکے کوہ مریخ پر لیگئے کہ آیا ہمیں معلوم ہو سکتا ہی کہ یہہ نئی تعلیم جو تو دیتا ہی کیا ہی

(کوہ مریخ) یعنے وہ پہاڑی جو قلعہ کے اُوتر اور پچھم کی طرف کو ہی جسکو آریوپگس کہتے تھے یعنے ستارہ مریخ کا پہاڑ (ف) اسی جگہ پر سب سے بڑی کچہری سب سے بڑے گنہگاروں پر فتوی دینے کے لئے کیجاتی تھی اور ساری دینی باتوں پر فتوی اُسی جگہ دیا جاتا تھا پولوس کی ایسی زندگی بخش تعلیم کے لئے یہہ جگہ اتھینی میں نہایت لایق تھی اور پولوس کا مقدمہ اُسی جگہ فیصل کرنا چاہیئے تھا (ف) اہل اتھینی کچھہ تعصب نہیں دکھلاتے تھے مگر حقارت کرتے تھے اور نئی بات کا تجسس بھی کرتے تھے پس اُسے قید کرکے نہیں لیگئے مگر نیا معلم جانکر بلا کے لیگئے لفظ پکڑ کے جو لکھا ہے اُسکے یہہ معنے نہیں ہیں کہ زور زبردستی سے لیگئے بلکہ محبت سے لیگئے تھے (ہمیں معلوم ہوسکتا ہے) پہلے اُنکا خیال تھا کہ ہم سب کچھہ جانتے ہیں اب ایک نئی بات سُنئے جسکو زیادہ دریافت کرنا چاہتے ہیں (ف) اکثر اہل عقل میں یہہ جہل پایا جاتا ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ ہم بہت کچھہ جانتے ہیں پر اہل اللہ اگرچہ بہت کچھہ جانیں تو بھی جانتے ہیں کہ ہم سب کچھہ نہیں جانتے ہیں ہمارا علم ناقص ہے اور یہہ حقیقی بات ہے

(۲۰) کیونکہ تو ہمارے کانوں میں انوکھی باتیں پہونچاتا ہے سو ہم جاننا چاہتے ہیں کہ اُنسے ۲۰
کیا غرض ہے (۲۱) پر سب اتھینی اور پردیسی جو وہاں جا کے رہے تھے اپنی فرصت کا وقت کسی ۲۱
اور عمل میں نہیں مگر نئی بات کہنے اور سُننے میں صرف کرتے تھے

نئی بات میں ہر روز ترقی کرنے کا اُنہیں شوق تھا اور بات کی اُنہیں فرصت نہ تھی جب اپنے کاروبار دنیاوی سے فرصت پائی تھی تب نئی باتونکو دریافت کرنا چاہتے تھے یہہ بات تو بہت ہی اچھی اُن میں تھی ہندوستان میں یہہ بات نہیں ہے اپنے کاروبار کرتے ہیں جب فرصت ملتی ہے تو بیہودہ باتوں میں وقت برباد کرتے ہیں اسلئے آج تک غلامی کی حالت میں ہیں اور تاریکی کے بند میں پھنسے ہیں (ف) دیکھو نہ وحشی لوگ اسقوطی (کلسی ۳-۱۱) اور جنگل کے حبشی نہ بیابان کے آدم خور سچائی سے اسقدر دور نہیں بھٹک گئے ہیں کہ اُسے پا نسکیں مادہ سب میں موجود ہے کہ دریافت کریں پر سستی کرنا اور بات ہے اتھینی سب سے زیادہ خراب زمین تھی وہاں پر بھی پولوس نے الہی بادشاہت کا تخم بویا

(۲۲) تب پولوس کوہ مریخ کے بیچ میں کھڑا ہوکے بولا اے اتھینیو میں دیکھتا ہوں کہ تم ہر صورت ۲۲
میں بڑے پوجاری ہو

(بولا) یعنے وعظ کیا (ف) غور کی بات ہے کہ جہاں پولوس کے وسیلہ سے بڑی بڑی جماعتیں نکلی ہیں وہاں

ایسکے وعظوں کا مفصل ذکر نہیں ہی بلکہ بہت تھوڑا اسا ذکر ہی مگر اس جگہ میں جہاں تھوڑا حاصل نظر آتا ہی اُس کا تمام وعظ مفصل لکھا ہی (بڑے پوجاری ہو) یعنے عبادت کا بڑا شوق رکھتے ہو کیونکہ عبادت کے نشان شہر میں چار طرف میں دیکھتا ہوں (ف) پولوس اپنا مطلب اُس بات سے شروع کرتا ہی جسمیں موافقت ہی وہ چاہتا ہی امر مسلمہ اور طریقہ مقبولہ کے وسیلہ سے اُنہیں اُن باتوں کی طرف اُبھارے جو مسیح یسوع میں ہیں اور جنہیں پانا ضرور ہی یہہ اچھا نمونہ ہی سب وعظوں کے لئے کہ بات مناسب طور سے اُٹھائی جاوے ایسے طریقہ سے کہ سامعین بلا حجت سنیں اور فکر کریں اگرچہ اُنکے خیالات کے برخلاف بعض خیالات وعظ کو سُنانے ہیں تو بھی امور مسلمہ پر بنیاد ڈالنے سے حجت کے لئے میدان نہیں رہتا ہی اور فکر کا دروازہ کھلتا ہی اور امور متنازعہ فیہ پر بنیاد وعظ کی ڈالنے سے سامعین پہلے ہی متنفر ہو جاتے ہیں تب محنت کا پھل کچھ ہاتھ نہیں آتا ہی (ف) پوجاری ہو یہہ لفظ ظاہر کرتا ہی کہ وہ لوگ دیوتاؤں سے ڈرنے والے ہیں تب تو اُن کی پوجا کرتے ہیں اگر کوئی آدمی غور کرے تو جانیگا کہ تمام باطل مذہبوں کی بنیاد خوف پر ہی الہی سزا سے ڈرتے ہیں پر ایسی بنیاد سے دل کی آسودگی نہیں ہوتی ہی ہاں صرف ایک عیسائی دین ہی جس کی بنیاد نہ صرف خوف پر ہی مگر خوف اور محبت اور خوشی پر اُس کی بنیاد ہی اور اسی سے دلکی سیری ہوتی ہی

(۲۳) کیونکہ میں نے پھرتے اور تمہاری عبادتگاہوں پر نظر کرتے ہوئے ایک بیدی بھی پائی جسپر ۲۳
لکھا تھا نامعلوم خدا کے لئے پس جس کو تم بن جانے پوجتے ہو اُسی کی خبر میں تمہیں دیتا ہوں

(عبادتگاہوں پر نظر کرتے ہوئے) یعنے مندروں پر نظر کرتے ہوئے جو کثرت سے تھے (ایک بیدی بھی پائی) یعنے ایک قربانگاہ میں نے تمہارے مندروں میں دیکھی (نامعلوم خدا کے لئے) یہہ نام اُس قربانگاہ کا اُس پر لکھا تھا (ف) واضح ہو کہ کسی وقت میں کوئی سخت وبا اُس شہر پر آئی تھی اور اتھینی لوگ اپنے دیوتاؤں سے دعائیں اور مناجات کر کے تھک گئے تھے اور وہ وبا نہ جاتی تھی اُسوقت ایک شخص مسمی اپی منی ڈیز نے صلاح کر کے یوں تجویز کی تھی کہ ایک قربانگاہ اُس خدا کے لئے بنانا چاہئے جو اس وبا سے بچانے پر قادر ہی اگرچہ ہم اُسے نہیں جانتے کہ وہ کون ہی اور کہاں ہی تو بھی کوئی حقیقی مالک ہی جو قدرت والا ہی اُسکے نام کی ایک قربانگاہ بنانا چاہئے اور اُسکا نام نامعلوم خدا کی قربانگاہ لکھنا چاہئے پس اُنہوں نے یہہ صلاح پسند کر کے ایک بھیڑ کو چھوڑ دیا تھا اور جہاں وہ بھیڑ لیٹ گئی تھی اُسی جگہ نامعلوم خدا کے لئے ایک قربانگاہ بنائی تھی اسی قربانگاہ کو پولوس نے سنداً پکڑ لیا اور حقیقت میں اُسی خدا کا نام بتانیوالا رسول تھا (ف) جب پولوس یہودیوں کے عبادتخانوں میں گیا تو اُسنے توریت اور نبیوں کی کتابوں سے حوالہ دیا پر جب

ان لوگوں میں آیا تو نامعلوم خدا کی قربانگاہ سے کچھہ نکالتا ہی وہ بتلاتا ہی کہ ایک ایسا خدا تو ہی جسکو تم نہیں جانتے ہو تو بھی
یہہ جانتے ہو کہ وہ لایق عبادت کے ہی یہہ تمہارے دین کی کمزوری ہی کہ جس کی عبادت واجب اور لازم ہی اور دلی تمیز
نے جسپر اشارہ کرکے تم سے وہ بیدی ہوائی ہی اُسے نہیں پہچانتے ہو تب ہر دیوتا کو راضی کرنا چاہتے ہو اور حقیقی خدا کو بھی
راضی رکھنا چاہتے ہو پر اُسے نہیں پہچانتے (اسی کی خبر میں تمہیں دیتا ہوں) اِسوقت پولوس مسیح کا اور اُسکے کفارہ کا
ابھی ذکر نہیں کرتا ہی مگر زندہ خدا باپ کا ذکر کرنا چاہتا ہی اُن کی بت پرستی کے مقابلہ میں تاکہ اُنکے خیالات میں صحیح خدا کو
قایم کرے پھر اُسکے بعد سب کچھہ بتلاویگا (ف) اگرچہ وہ لوگ حکیم تھے اور دنیاوی حکمت سے بولتے تھے تو بھی دنیا نے
خدا کو حکمت سے نہیں جانا (اقرنتی ۱-۲۱) دنیاوی حکمت سے دین کی اصولی باتیں بھی ہاتھہ سے نکل گئیں اور زمانہ بزمانہ
بیقراری اور شک اور گمراہی میں ترقی کرتے گئے تو بھی تمیز میں سچے خدا کے خیال کا کانٹا سا کڑکتا رہا کہ اُنہوں نے نامعلوم
خدا کی بھی پرستش کی (ف) وہ عبادت جو آدمی کی اپنی رائے سے ہوتی ہی اگرچہ اُسمیں کچھہ سچائی ہو تو بھی خدا کے
آگے نامقبول ہی بلکہ خدا کو اُس سے نفرت ہی خدا کے سامھنے وہی عبادت مقبول ہی جو خدا نے آپ بتلائی ہی فقیر لوگ
اگرچہ قسم قسم کی ریاضات اور عبادات اپنی اپنی تجویز سے کرتے ہیں لیکن جب تک خدا کے الہام کی کتاب کے موافق
نہ کریں مقبول نہیں ہوسکتے ہیں (ف) یہاں پولوس حکمت دنیاوی کے ساتھہ نہیں آیا مگر خبر سنانے کو آیا اُس شخص کی
جسکے حق میں وہ ٹٹولتے تھے اور پولوس اسوقت اللہ کا اور مسیح کا نام بھی نہیں لیتا لیکن اُنپر اللہ کو کھولتا ہی جسقدر
وہ برداشت کرنے سکتے ہیں وہ پہلے کہتا ہی کہ خدا واحد ہی تمہارے شرک کے برخلاف ہی اور یہہ کہ اُسنے سب کچھہ
بنایا ہی برخلاف افقوری تعلیم کے جو اتفاق کے قایل ہیں نہ کسی خاص ارادہ کے پھر انتظام الہی کا ذکر کرتا ہی برخلاف
ستوئیقی تعلیم کے (آیت ۲۳ و ۲۴) پر یہہ کہ خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہی اور ہر علت کی علت وہ ہی (آیت ۲۵) پھر بتلاتا ہی
کہ سارے آدمی ایک ہی لہو سے پیدا ہوئے ہیں برخلاف تمہارے خیالات کے کہ تم آپ کو سب سے زیادہ بزرگ
جانتے ہو (جیسے ہندوستان میں برہمن سمجھتے ہیں) پھر بتلایا کہ خدا کی ایک روح ہی غیر ذی روح بتوں اور مردہ دیوتاؤں
اور سب مخلوقات کے برخلاف اور سب سے زیادہ ممتاز پھر بتلاتا ہی کہ آدمی کے دل میں اُس کی ذات اور صفات کی بابت
گواہی موجود ہی اور پیدایش مخلوقات سے بھی ظاہر ہی کہ خدا ہی اور اُسکے بعد کہتا ہی کہ سب لوگ ذمہ دار جواب کے ہیں سبکو
اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہوگی

۲۴ (۲۴) خدا جس نے دنیا اور سب کچھہ جو اُس میں ہی پیدا کیا اور وہ آسمان اور زمین کا مالک ہو کے ہاتھہ کی بنائی ہیکلوں میں نہیں رہتا

(پیدا کیا) یعنے نہ اتفاق سے نہ کسی ضرورت طبعی سے مگر مرضی اور ارادہ سے سب کچھہ پیدا کیا ہی برخلاف افقوری تعلیم کے (ف) یہہ لوگ خالق اور مخلوق میں کچھہ فرق نہیں دیکھنے سکتے تھے مکان اور مکین میں فرق نہ کرتے تھے اسلئے کہ دل میں تاریکی تھی پس پولوس چاہتا ہی کہ اُنکے دلکا اندھیرا دور کرے اِسلئے پیدایش جہان کے بیان سے شروع کرتا ہی (ف) خدا کے سچے دین کی یہہ بنیاد ہی کہ خدا خالق ہی اور اُسکا کچھہ علاقہ اپنی مخلوقات سے ہی مگر مخلوقات خدا نہیں ہیں اور نہ بے ارادہ پیدا ہوئے ہیں مخلوقات پر خدا موقوف نہیں ہی بلکہ مخلوقات خدا پر موقوف ہیں اور اُسکے محتاج ہیں تو بھی مخلوقات اور خالق میں اتحاد نہیں ہی اگرچہ کچھہ علاقہ ہی (ف) وہ لوگ بولتے ہیں کہ صفات خدا کی اُسکی ذات سے جدا نہیں ہیں اور مخلوقات صفات ہیں پس یہہ محض غلط ہی کیونکہ صفات اللہ کی نہ عین ذات ہیں نہ غیر ذات بلکہ بین بین ایک اور درجہ ہی جسمیں من وجہہ مغایرت ہی اور من وجہہٍ اتحاد ہی پر عین ذات ہرگز نہیں ہیں (ف) یہہ کیسی بیوقوفی کی بات اُنکی تھی کہ اُس کے لئے ایک دیدنی صورت بنائی اور پھر اُسے نامعلوم کہا (ف) پولوس کہتا ہی کہ جو واحد ہی نہ بہت سے جیسے ہمارے عقیدہ میں لکھا ہی (آسمان اور زمین کا مالک ہی) یعنے سب چیزیں اُس سے موجود ہوئی ہیں اور اُس سے بحال ہیں اور وہ اُن سب پر سلطنت کرتا ہی اور سب سے اطاعت چاہتا ہی کیونکہ اُسکا حق ہی کہ سب اُس کی اطاعت کریں لوگ قسمت کی قید میں نہیں ہیں مگر بندے ہیں (ہاتھہ کی بنائی ہوئی ہیکلوں میں نہیں رہتا ہی) یعنے سب سے زیادہ خوبصورت عمارت میں بھی وہ نہیں رہتا ہی جو بڑے ہنر سے آدمیوں نے آراستہ کی ہیں اور جسپر لوگ فخر کرتے ہیں نہ کسی مسجد میں رہتا ہی نہ کسی مندر میں اور نہ امرت سر کے دربار میں اور نہ کسی گرجا میں بلکہ وہ اُس دل میں رہتا ہی جو فروتن ہی (۱ سلاطین ۸-۲۷ و یشعیا ۶۶-۱ و ۲ و اعمال ۸-۴۸)

۲۵ (۲۵) اور نہ آدمیوں کے ہاتھوں سے خدمت لیتا ہی گویا کہ کسی چیز کا محتاج ہو اُسنے تو آپ سب کو زندگی اور سانس اور سب کچھہ بخشا

پس ان بیشمار دیوتاؤں کے درمیان خدا نہیں ہی اور نہ خدا اُن کی مانند ہی یہہ سب آدمیوں سے خدمت چاہتے ہیں اگر آدمی انہیں قایم نہ کریں تو یہہ نہیں رہ سکتے یہہ سب محتاج ہیں پر وہ محتاج نہیں ہی (ف) یہہ بات سابق زمانہ سے ظاہر ہی

کہ خدا خدمت کا محتاج نہیں ہی (ایوب ۳۵ ۔ ۶ سے ۸ و زبور ۱۶ ۔ ۲ و ۳ و ۵۰ ۔ ۱۲ سے ۱۴ و یشعیا ۴۰ ۔ ۱۴ سے ۱۸) وہ سب پوجاریوں کی خدمت سے بھی بے پرواہ ہی (ف ۲) اگسطین صاحب کہتے ہیں کہ اگر تو پاک ہیکل میں نماز پڑھنی چاہتا ہی تو اپنے دل میں دعا کر خدا کی ہیکل پاک ہی اور وہ فروتن دل ہی۔ وہ ہیکل کہاں ہی کہ جہاں میں خدا کو پاؤں اور اُس کی عبادت کروں جواب یہہ ہی کہ سب سے بڑی ہیکل تو آسمان ہی جہاں سب پاک روحیں خدا کے سامہنے حاضر ہیں دوسری ہیکل مخلوقات میں جہاں خدا کی طاقت اور حکمت اور محبت ظاہر ہی تیسری ہیکل کلیسیا ہی جہاں وہ نامعلوم خدا معلوم ہوگیا ہی اپنے بیٹے کی انجیل کے وسیلہ سے چوتھی ہیکل انسان کا دل ہی اگر وہ روح کے وسیلہ سے اپنے دل میں اُسے رہنے دیوے (بخشا) یعنے سب کچھہ دیا زندگی اور سانس وغیرہ پس دینیوالا لینیوالوں کا محتاج نہیں ہی بلکہ لینے والے محتاج دینیوالے کے ہیں (۱ تواریخ ۲۹ ۔ ۱۴) (ف) ہندوستان کے دکھن کی طرف اور چین میں بتوں کے کارخانہ کے بعض دروازوں پر ایسا تختہ لکھا ہوا آویزاں رہتا ہی کہ یہاں پورانے خداؤں کی مرمت ہوتی ہی اور نئے خدا بنتے ہیں یعنے پورانے شکستہ بت اگر کوئی چاہے تو یہاں لاکے مرمت کرالیوے اور نئے بت جو تراشے جاتے ہیں چاہئے وہ خرید لے ان بت پرستوں کے خداؤنکا یہہ حال ہی اور سچے اور حقیقی خدا کو وہ نہیں جانتے جو پاک ہی اور محتاج مرمت کا نہیں ہی (ف) ہم لوگ جو خدا کی بندگی اور اطاعت کرتے ہیں اِسلئے نہیں کرتے ہیں کہ وہ ہماری بندگی کا محتاج ہی یا آنکہ اُسے کچھہ دیتے ہیں کہ وہ ہمارا نقصان نہ کرے مگر ہم اُسکے محتاج ہیں کہ اُس سے سب برکات پاویں اِسلئے اُس کی بندگی اور اطاعت کرتے ہیں

(۲۶) اور ایک ہی لہو سے آدمیوں کی ہر قوم تمام روئے زمین پر بسنے کے لئے پیدا کی اور مقرری ۲۶
وقتوں اور اُن کی سکونت کی حدوں کو ٹھہرایا ہی

(ایک ہی لہو سے) کیونکہ لہو میں جان اور زندگی ہی (پیدائش ۱۱ ۔ ۴ و احبار ۱۷ ۔ ۱۱ و استثنا ۱۲ ۔ ۲۳) پس یہہ زندگی کی نہر سارے آدم زاد میں ایک ہی چشمہ سے بہتی ہی (ف) پھر برہمن اور سید اور بیدی اور یہودی اور یونانی جُدے جُدے کہانسے ہوگئے سب تو ایک لہو سے پیدا ہوئے ہیں حال آنکہ تمہارے شاعروں میں سے بھی کسینے کہا ہی کہ ہم سب خدا کی نسل ہیں (ف ۲) ان سب جاہل بت پرست لوگوں کو یہہ تمام آدم زاد کی یگانگت بالکل نامعلوم ہی اور یہہ دنیا میں بڑی تکلیف کا باعث ہی کہ جدائی ہووے اور ایک آپ کو دوسروں سے ممتاز جانے یہہ نفسانی اور شیطانی باتیں ہیں (۲۹) اگرچہ مسلمان لوگ اپنے مُنہہ سے اپنی شریعت کے موافق کہتے ہیں کہ سب لوگ ایک ہی لہو سے ہیں مگر بات بات میں فخر نسبی کرکے دوسروں کی تحقیر اور اپنی بزرگی دکھلاتے ہیں اور یہہ نشان ہی اسبات کا کہ وہ سچائی سے الگ ہیں بعض

انگریز بھی ایسے ہی مغرور ہیں پر جو لوگ بیبل کے تابعدار ہیں وہ سبکو ایک ہی لہو سے جانتے اور ملنتے ہیں (ف) وہ لوگ جو بہت سے خدا مانتے ہیں وہ آدمیوں میں بھی بہت سا فرق نکالتے ہیں پر آدمیوں کی تواریخ انہیں صاف بگانگت کو دکھلاتی ہی (مقرری وقتوں الخ) یہہ بات بھی ستوئیقی کی قسمت اور افقوری کے اتفاق کے برخلاف تھی (ف) زمانہ جس میں لوگ رہتے ہیں اور ممالک کی حدود اور عمریں وغیرہ سب کچھہ انتظام الہی سے ہی ممالک کی حدود زمین پر موقوف نہیں ہیں اور نہ آب وہوا پر نہ قوموں پر نہ دریاؤں پر نہ پہاڑوں پر بلکہ سب کچھہ انتظام ایزدی پر موقوف ہی (ف) بے دینی سب کو برباد کردیتی ہی اسرائیل بھی تتر بتر ہوگیا جب اُن میں بیدینی آگئی اور سب سے بڑا شہر اتھینی جو روم کی مانند تھا وہ بھی تہد بالا

۲۷ (۲۷) تاکہ خداوند کو ڈھونڈھیں شاید کہ اُسے ٹٹولیں اور پاویں ہر چند کہ وہ ہم میں کسی سے دور نہیں

(ڈھونڈھیں) یہی غرض سب موجودات سے ہی کہ خدا کو ڈھونڈھیں اسی مطلب سے خدا اپنی طاقت اور حکمت اور محبت دکھلاتا ہی (ٹٹولیں) جیسے اندھیری رات میں ٹٹولتے ہیں (پاویں) پانا خدا کا آدمی کی حکمت سے نہیں ہوسکتا اور نہ وہ اپنی دانائی سے پا سکتا ہی تو بھی موجودات کے دیکھنے سے خدا کا خیال آتا ہی اور جب اُس خیال کے درپے ہوتے ہیں تب پیغمبروں کے وسیلہ پا سکتے ہیں پس موجودات کا معاینہ فکر کے ساتھہ خدا کے پانیکا اسطرح ہی گویا ایک دروازہ ہی جو کوئی تلاش کرتا ہی وہ پاتا ہی (استثناء ۴-۲۹) وہاں بھی جب تو اپنے خداوند خدا کا طالب ہوگا اور اپنے پورے دلسے اُسے ڈھونڈھیگا تو تو اُسے پاویگا (کسی سے دور نہیں ہی) خدا کا پانا اِسلئے مشکل نہیں ہی کہ وہ ہم سے دور ہی بلکہ اِسلئے مشکل ہی کہ ہم اُس سے اپنے گناہوں کے سبب سے دور ہیں (رومی ۱۰-۲۶ سے ۲۸)

۲۸ (۲۸) کیونکہ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں جیسا تمہارے شاعروں میں سے بھی کتنوں نے کہا ہی کہ ہم تو اُس کی جنس بھی ہیں

(جیتے اور چلتے) جینا اول ہی پھر چلنا پس زندگی پہلے چاہیں تب حرکت بھی کرسکتے ہیں (موجود ہیں) یہہ جب بول سکتے ہیں کہ پہلے زندگی آوے اور حرکت سے ثابت ہو تب کہہ سکتے ہیں کہ موجود ہیں (ف) اگرچہ جمادات بھی موجود ہیں مگر اُنکے وجود کا ثبوت بھی ہماری موجودگی پر موقوف ہی اور ہماری موجودگی ہماری زندگی پر موقوف ہی اور یہہ سب کچھہ موقوف ہی اُس پر جس کا موقوف علیہ کوئی چیز نہیں ہی بلکہ وہ خدا ہی جو خود بخود موجود ہی جس کو آپ آنیوالا یا خدا کہتے ہیں کہ وہ خود آئندہ ہی وہ ازلی ہی اور سب پر قادر ہی اُسکی دانائی بیحد ہی جیسے اُس کی قدرت بیحد ہی اُس سے سب کچھہ موجود ہی ہمنے زندگی اور چلنا پھرنا اور موجود

ہونا اور سب احتیاج کی چیزیں اُس سے پائی ہیں اس سے ظاہر ہی کہ اُس میں علم اور دانائی ہی اور محبت اور قدرت بے حد ہی اُسنے ہمارے بدنوں کے لئے کیسی کیسی چیزیں موجود کیں ہیں توکیا روح کے لئے جو بدن سے افضل ہی اُسنے نعماے روحانیہ موجود نہ کی ہونگی ضرور کی ہیں (ف۲) لفظ ہم بولتا ہی کیونکہ ہم سب باپ سے موجود ہیں جو خدا ہی بیٹے میں جیسے ہیں روح میں چلتے پھرتے ہیں (تمہارے شاعروں میں سے) یعنے تمہارے بعض شاعروں کے قول ایسے ہیں چنانچہ اُن میں سے ایک کا قول سُنایا جاتا ہی (ف۱) یہہ قول جو پولوس نے ذیل میں ذکر کیا ہی ایک شخص مسمیٰ ارتیس کا ہی جو اِسوقت سے (۳۰۰) سو برس پہلے دنیا میں تھا پس یہہ نقل (۳۰۰) برس سے دنیا میں چلی آتی ہی (ف۲) ایک تو یہہ قول اور اُسکے سوا دو اور قول کل تین قول نئے عہدنامہ میں یونانی شاعروں کے منقول ہیں چنانچہ (۱ قرنتی ۱۵-۳۳) میں ہی کہ بُری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑتی ہیں (طیطس ۱-۱۲) کریتی ہمیشہ جھوٹھے اور بُرے درندے اور آلسکتی بیٹو ہیں (اُس کی جنس ہیں) یعنے ہم خدا کی جنس ہیں (ف۱) اس قول کا مطلب اہل دنیا کچھہ کا کچھہ سمجھتے ہیں کوئی کہتا ہی کہ ہم الوہیت کی جنس میں ہیں کوئی کہتا ہی کہ الوہیت کی نسل یعنے اُس سے موجود ہیں پولوس کا مطلب یہی ہی کہ تمہارے شاعروں میں سے کسی نے کہا ہی کہ ہم خدا کی نسل ہیں مگر افسوس کہ اہل ہمہ اوست اُسکا پہلا مطلب بیان کرتے ہیں اور وہ محض غلط ہی کیونکہ صفات الوہیت میں سے ہم میں کچھہ بھی پایا نہیں جاتا ہی مگر ہم اُس سے موجود ہیں یعنے ہمہ ازوست ہی نہ ہمہ اوست (ف۲) عیسائی لوگ اسکا مطلب اپنی نسبت بہت ٹھیک بول سکتے ہیں کیونکہ اُن کی جسمانی اور روحانی زندگی خدا سے ہی پر غیر قوم نے ضرور خدا سے جسمانی زندگی پائی ہی اور روحانی زندگی تو اُن میں ہی ہی نہیں

۲۹ (۲۹) پس خدا کی جنس ہو کے ہمیں یہہ خیال کرنا لازم نہیں کہ خدائی سونے یا روپے یا پتھر یا کسی چیز کی مانند ہی جو آدمی کے ہنر اور تدبیر سے بنی

خدانے زندگی کی سانس کے ساتھہ کچھہ پرتو اپنی روح کا انسان میں ضرور ڈالا تو ہی جس سے ہم خدا کی نسل کہلاتے ہیں اور دیگر مخلوقات سے اشرف ہیں تو کیسی بڑی بیوقوفی ہی کہ ہم پتھر پر بھروسہ رکھیں خدا سب سے اعلیٰ ہی اور انسان بھی ضرور مادے سے اعلیٰ اور افضل شکل میں ہی (ف۱) اتھینی لوگ ضرور یہہ بات جانتے اور کہتے بھی تھے کہ اِن مورتوں کو ہم خدا نہیں جانتے ہیں پر خدا اُنکے وسیلہ سے ہمارے حواس پر ظاہر ہوتا ہی جیسے ہندو اور رومن کتھولک اور قبر پرست لوگ بھی کہتے ہیں تو بھی پولوس نے اہل اتھینی کو کہا کہ تم ان چیزوں کو خدا خیال کرنیوالے ہو جیسے ہم بھی اِن سب بت پرستوں کو کہتے ہیں کہ تم سنگ پرست ہو اگرچہ وہ کہیں کہ ہم ان بتوں کو خدا نہیں جانتے صرف ان کے وسیلہ سے نادیدنی خدا کا خیال

پیدا کرتے ہیں پس یہہ تاویل اُن کی سماعت کے لائق نہیں ہے وہ ضرور بت پرست ہیں اُنہوں نے خدا کو چھوڑ دیا (ف۲) انسان کی روح جو خدا کی صورت پر پیدا ہوئی ہے ہو نہیں سکتا کہ کوئی بشر انسانی روح کی صورت بنا نے سکے تب خدا کی صورت بنانا کسقدر زیادہ محال اور گستاخی میں داخل ہوگا (ف۳) صورت اور مورت ایک دنیاوی چیز ہے جسکو آدمی نے اپنی مرضی کے موافق بنایا تب آدمی اُسکا خالق ہے تو کیا مناسب ہے کہ انسان اپنے مخلوق کو اپنا خالق سمجھے ضرور کاریگر اپنے کار سے زیادہ بزرگ ہے لیکن احمق کاریگر اپنے کار کو پوجتا ہے پس بت پرستی نہ صرف ایک شرعی گناہ ہے جسکو صرف عیسائی برا بتلاتے ہیں مگر وہ تو ایک عقلی گناہ بھی ہے جسکو ہر آدمی کی عقل بُرا بتلا سکتی ہے اگر فکر کرے کیونکہ عقلاً جائز نہیں ہے کہ خالق اپنے مخلوق کی پرستش کرے (ف۴) عیسائی لوگ ہمیشہ بت پرستی کے مخالف رہے اور خدا کا کلام اُسکا بڑا مخالف ہے جیسے کہ عقل بھی اُس کی مخالف ہے تو بھی آہستہ آہستہ یہہ بت پرستی یونان اور روم کی کلیسیا میں آگئی یہانتک کہ آٹھہ صدی کے درمیان نیس کی دوسری مجلس میں یہہ بات مقرر ہوئی کہ خدا کی مورت ایسی بندگی کے لائق ہے جیسے کہ خود خدا بندگی کے لائق ہے (ف۵) بندہ کا خیال ہے کہ شروع میں کچھہ اچھے مطلب پر بعض جسمانی کام لوگ شروع کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ وہ بت پرستی کے درجہ پر آجاتے ہیں اِسلئے نہایت مناسب ہے کہ جسمانی رسوم اور آسائشوں اور تکلیفات پر زور نہ دیا جاوے صرف روحانیات پر متوجہہ رہیں اور سبکو اُسی پر اُبھاریں

(۳۰) غرض کہ خدا جہالت کے وقتوں سے طرح دیکر اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے ۳۰
کہ توبہ کریں

(جہالت) تعجب کی بات ہے کہ اتھینی شہر میں جو اُسوقت مرکز علوم تھا جہالت کا ذکر کرتا ہے اور بتلاتا ہے کہ تمہاری زندگی جہالت میں برباد ہوئی اور اب تک جہالت میں پھنسے ہوئے ہو (ف) یہہ سچ بات ہے کہ اکثر بڑے بڑے عالم بڑی بھاری جہالت میں ہوتے ہیں اور نہیں جانتے (طرح دیکر) یعنے خدا نے طرح دی یعنے برداشت کی اور سزا کا فی الحال بندوبست نہیں کیا اُسنے اِس سرکشی کی برداشت کی اور اُسکو سہا تاکہ وے اپنے نقصان سے آپ واقف ہوں دیکھو (اعمال ۱۴-۱۶ اور رومی ۱-۲۴) لیکن (اب) برداشت نہو گی کہ نئی روشنی دنیا میں آگئی اور بے نہایت واقعات قدرتی مسیح کے وسیلہ سے دنیا میں ظاہر ہوگئے اور خدا کی ساری مرضی اُسکے کلام میں آدمیونکو بتلائی گئی اور سب دنیاوی خیالات جو ناقص تھے کلام سے رد ہوگئے اب چاہئے کہ سب توبہ کریں اور بچیں کیونکہ اب کچھہ عذر نہیں رہا اب توبہ چاہئے (سب آدمیوں کو ہر جگہ یہہ حکم ہے) اگرچہ اُسوقت ساری زمین پر انجیل نہیں سنائی گئی تھی مگر ساری زمین کی طرف کو چل پڑی تھی

اور پولوس کا ایمان تھا کہ اب انجیل سارے جہان میں پہونچیگی اسکی کیفیت اسوقت ہمیں خوب معلوم ہوتی ہی کیونکہ اسوقت قریب ساری دنیا کو انجیل نے گھیر لیا ہی اور رات دن چار طرف سرایت کرتی جاتی ہی دیکھو (کلسی ۱-۶ و ۲۳ طیطس ۲-۱۱) (ف۱) پولوس کہتا ہی کہ یہودیوں کا تنگ دین جو ایک کونے میں گھرا ہوا تھا اب کشادہ ہو کے سارے جہان کو دیا جاتا ہی توبہ کے لئے (لوقا ۱۲-۳ و ۵ و ۱۵-۱۰) (ف۲) اس وعظ میں پورانے عہدنامہ کا کچھہ ذکر نہیں ہی ہاں تسلونیقیہ کے لوگونکو جب پولوس نے نصیحت دی تھی تو ساری بنیاد کتب مقدسہ عہد عتیق پر تھی اسوقت اُسکا کچھہ ذکر نہیں ہی اور نہ کوئی فیلسوفی کی بات ہی اور نہ فصاحت کا ذکر ہی مگر سادے طور پر دین الٰہی کی بنیادی سچائی بتلاتا ہی کہ توبہ کرکے سچے خدا کی پرستش کیجاوے اور یہہ بھی بتلاتا ہی کہ سب سننیوالوں کا ذمہ ہی کہ مانیں ورنہ جوابدہی خدا کے سامہنے کرنی ہوگی پس جسقدر لوگ کوہ مریخ پر آئے تھے اور پولوس کی باتیں سنیں اُنکا ذمہ ہوگیا کہ ایمان لاویں ورنہ سزا پاوینگے

۳۱ (۳۱) کیونکہ اُسنے ایک دن ٹھہرایا ہی جس میں راستی سے دنیا کی عدالت کریگا ایک مرد کی معرفت جسے اُسنے مقرر اور مردوں میں سے جلا کے سب پر ثابت کیا ہی

کوہ مریخ پر جو اتھینی میں عدالت کی جگہ تھی پولوس حقیقی عدالت کا ذکر کرتا ہی اور بتلاتا ہی کہ آدمیوں کی عدالت میں اور آنیوالے جہان کی عدالت میں جو خدا سے ہوگی بہت بڑا فرق ہی وہ (راستی سے عدالت کریگا) کچھہ غلطی اور بے انصافی اور رعایت اور سہو اُس عدالت میں نہ ہوگا کیونکہ عدالت کرنیوالا عالم الغیب اور حقیقی منصف اور قادر مطلق اور پر محبت اور پاک ہی ساری باتیں اور سارے خیالات اور سارے منصوبے اور سب افعال آدمیوں کے اُسے معلوم ہیں پر یہہ عدالت (ایک مرد کی معرفت ہوگی) اُسکا نام ابھی نہیں بتلاتا ہی پہلے اُس کی بزرگی کو دکھلاتا ہی پھر موقع پر نام بھی بتلاویگا (ف) یہہ مرد یسوع مسیح ہی (یوحنا ۵-۲۲ و ۲۳-۲۷ و اعمال ۱۰-۴۲) میں اس شخص کا ذکر ہی (اُسنے مقرر کیا) یہہ شخص خدا کی طرف سے مقرر ہوا آدمیوں نے مقرر نہیں کر لیا نہ وہ خود اس امر کا مدعی ہوا جیسے دنیا میں لوگ اپنے لئے پیر پیغمبر اور گورو بناتے ہیں اس شخص کو خدا نے مقرر کر دیا اور ثبوت اسکا یوں ہوا کہ دنیا کے لوگوں نے اُسے مار ڈالا تھا پر (خدا نے اُسے مردوں میں سے جلا کے) سب پر ثابت کیا کہ وہ مقرر کیا ہوا خدا کا ہی اور کہ وہ اپنے سب دعووں میں سچا اور برحق ہی کیونکہ آدمی مردہ آپ سے جی نہیں سکتا خدا کی قدرت کا ہاتھہ جو اُسکے جی اُٹھتے وقت نظر آیا یہہ ثبوت ہی کہ وہ سچا اور برحق ہی اگرچہ اُسکی موت سے پہلے بھی بہت سی دلیلیں اُسکے ثبوت پر اُسکے کاموں میں ظاہر ہوئیں مگر یہہ اُسکا جی اُٹھنا سب دلیلوں میں بھی زندگی بخش کام ہوگیا یہہ ایسی بات ہوگئی جیسے ستارے رات کو بھی چمکتے ہیں مگر ستاروں سے دن نہیں نکلتا ہی دن صرف سورج

سے نکلتا ہی مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا پوری روشنی کے لئے بمنزلہ دن کے ہوگیا (ف) وہ جو مردوں میں سے جی اُٹھا اُسنے سارے بنی آدم کو اپنی موت سے مول لیا وہ سب کو جلاویگا اور سب کی عدالت کریگا اُسکی مسند عدالت کے سامہنے سب کو حاضر ہونا ہوگا (ف) اور وہ جو جی اُٹھا اب تک جی رہا ہی اور ابد تک جیویگا ہاں عدالت سے پہلے حکم دیا گیا ہی کہ سب آدمی ہرکہیں توبہ کریں تاکہ اُسکے سامہنے کھڑے ہونے کے لایق ٹھہریں (ف) جب خدا نے توبہ کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ آدمی توبہ کرسکتے ہیں ہر زمانہ کے لوگ اور ہر جگہ کے لوگ اِس حکم کو بجا لا سکتے ہیں تب تو اُسنے حکم دیا پس چاہیئے کہ بلا عذر سب لوگ توبہ کریں اور ایمان لاویں اُسپر جو مردوں میں سے جی اُٹھا اور عدالت کریگا (ف) اور یہہ بھی معلوم رہے کہ توبہ کا حکم دیا جاتا ہی نہ صرف صلاح بتلائی جاتی ہی اور نہ ایک نصیحت کیجاتی ہی حکم الٰہی ہی کہ توبہ کرو اور ایمان لاؤ پس جو کوئی ابدی ہلاکت میں مرتا ہی وہ اِس حکم کی نافرمانی سے مرتا ہی اور ساری سزا کا مدار اِسی حکم کی نافرمانی ہی کیونکہ سارے گناہوں کی معافی اسی حکم کی اطاعت پر موقوف ہی (ف) اس سارے وعظ میں مسیح یسوع کا نام ایک دفعہ بھی پولوس نے نہیں لیا اگرچہ اُسکے بیان بہت کئے اِسکا سبب یہہ تھا کہ اُس پاک نام پر وہ نادان بت پرست لوگ کفر نہ بکیں افسوس کی بات ہی کہ بازاروں میں یہہ کاتھلکش لوگ مسیح خداوند کے نام پر بہت بکواتے ہیں چاہیئے کہ اِس مقام سے کچھہ سیکھیں کہ غیر قوم اور بت پرستوں کے درمیان مسیح کا ذکر کیونکر کرنا چاہیئے ہم یہہ نہیں کہتے کہ اُسکا نام نہ لو مگر قرینہ اور موقع سے بیان کرو

۳۲ (۳۲) اور جب اُنہوں نے مردوں کی قیامت کی سنی تب بعضوں نے ٹھٹھہ مارا بعضوں نے کہا کہ ہم یہہ بات تجھہ سے پھر سنینگے

(قیامت کا ذکر سنکر ٹھٹھہ مارا) کیونکہ وہ لوگ قیامت کے قایل نہ تھے (ف) دیکھو یونانیوں کا دینی دنیا کو جلال دینیوالا تھا اور وہ خوبصورت بتوں کی خوشنمائی پر فریفتہ تھے یعنے وہ سب اسی جہان کی خوبصورتی پر مایل تھے اور سب کچھہ اسی جہان کے لئے کرتے تھے آنیوالے جہان سے ناواقف تھے اور اُنکی نظروں میں آنیوالا جہان کچھہ چیز نہ تھا بلکہ بیوقوفی خیال کرتے تھے اسیلئے تو ٹھٹھہ مارا (ف) قیامت کا ذکر زندگی حال کی بطالت دکھلاتا تھا اُن کے سارے خیالات کو توڑتا تھا اِسلئے اُنہوں نے ٹھٹھہ مارا (ف) قیامت کا بیان ظاہر کرتا ہی کہ حقیقی زندگی موت میں سے ہی کیونکہ گناہ نے سب کچھہ بگاڑا ہی پس موت میں سے خدا زندگی کو پہونچاتا ہی پر وے لوگ جو قیامت اور عدالت کے منکر ہیں اور خدا کے غضب سے ڈرتے ہیں قیامت پر ٹھٹھہ مارتے ہیں کہ انکار قیامت کی آڑ میں چھپکر خدا کے غضب سے بچیں یہہ نادانی کی بات ہی

اُنکا خیال خدا کی بے حد قدرت پر نہیں ہی جو باتیں اُنکی طاقت سے ناممکن ہیں وہ خدا سے بھی ناممکن جانتے ہیں دیکھو دنیاوی علوم آدمی کے صحت خیالات کے لئے کافی وسیلہ نہیں ہیں

۳۳ (۳۳) سو پولوس اُن کے درمیان سے چلا گیا

سارا وعظ تمام بھی نہ ہوا ٹھٹھہ مارنے لگے تب خدا کے رسول نے اپنی زبان بند کی جیسے اِسوقت بھی ٹھٹھہ بازوں کے سامنے سے اہل فکر اور حق گو لوگ چپ کر کے چلے جاتے ہیں (چلا گیا) معلوم ہو کہ پھر کبھی اُن میں نہیں آیا بالکل وہاں سے چلا گیا (ف) یہہ مقام اُنکے لئے عبرت کی جگہ ہی جو خیالی باتوں پر بہت زور دیتے ہیں اور نئے خیالات کو سچائی سے زیادہ پسند کرتے ہیں کلیسیا میں بھی ایسے لوگ کبھی کبھی نظر آتے ہیں جو خدا کے کلام سے زیادہ آدمیوں کے خیالات پر متوجہہ ہیں ایسوں کو خدا بھی چھوڑ دیتا ہی اور وہ اپنی گمراہی میں ہلاک ہو جاتے ہیں (ف) منادوں کو چاہئے کہ ٹھٹھہ بازوں کو جسوقت کہ وے ٹھٹھہ کرتے ہیں چھوڑ کر چلے جاویں پر جب وہ آدمیوں کی طرح سُنتے ہیں تو اُنہیں سناویں میں نے بعض جگہ میں دیکھا ہی کہ جب ٹھٹھہ باز ٹھٹھہ کرتے ہیں تو بعض مناد بھی اُنکے جواب میں ٹھٹھہ کرتے ہیں یہہ بات نہ صرف نامناسب ہی مگر انجیل کے حق میں بہت مضر بھی ہی اور اِس سے سختی پیدا ہوتی ہی (ف) یہہ وعظ پولوس کا غیر قوموں کے درمیان وعظ کرنیکا بڑا نمونہ ہی خاص کر ان باتوں میں کہ دلی جوش اور ایمان کی غیرت سے یہہ وعظ کیا گیا اور یہہ کہ تمہید اِس وعظ کی کیسی عمدہ اُسنے اُٹھائی اور کیسی خوبی کے ساتھہ باتیں کیں اور یہہ کہ مسیح کا ذکر کیسے عمدہ طور سے اُسنے اُن میں کیا اور جب اُنہوں نے ٹھٹھہ مارا تو پولوس کچھہ خفا نہیں ہوا اور اپنے حلم کو ہاتھہ سے نہیں چھوڑا مگر چپکا چلا گیا ایسا چپکا چلا جانا بھی ہمارے لئے فتحمندی ہی

۳۴ (۳۴) پر کتنے مرد اُس سے مل کے ایمان لائے اُنمیں دایونوسیوس بھی کوہ مریخ کا ایک حاکم اور دمرس نام ایک عورت اور کتنے اور اُنکے ساتھہ تھے

(اُس سے ملکے) بعضے لوگ اُس سے آملے کیونکہ سب ٹھٹھہ باز نہیں تھے اُن میں کچھہ لوگ سنجیدہ اور اہل فکر بھی تھے اُنہوں نے پولوس کی باتوں کے مطلب پر غور کی اور اُنہیں درست پایا تب (ایمان لائے) مسیح خداوند پر (ف) مسیح خداوند ایک چٹان ہی بعض اُسپر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور بعض اُسپر اپنا گھر بناتے ہیں اور نجات حاصل کرتے ہیں (دایونوسیوس) یہہ شخص حاکم تھا وہ بھی عیسائی ہوا (ف) تواریخ میں لکھا ہی کہ یہہ شخص اتھینی کا پہلا اسقف ہوا ہی

(ف) غور کی بات ہی کہ تسلونیقیہ اور قرنتس کے لوگ جہاں تجارت کا کام ہوتا تھا ایمان لائے اور خوشی سے انجیل کو قبول کیا مگر اتھینے کے لوگ جہاں علم کا بہت چرچا تھا ٹھٹھہ کرنے لگے دنیا کے کاروباری لوگ ایمان لاتے ہیں اور سرکشی بہت نہیں دکھلاتے مگر وہ لوگ جو علم پر بھروسہ رکھتے ہیں اُنکے دل زیادہ سخت ہوتے ہیں وہ مُنہہ سے علم کی بات بہت بولتے ہیں مگر کام ویسے نہیں کرتے جیسے بولتے ہیں اور جب علم ایک زبانی پیشہ ہوتا ہی تو دل نہایت سخت اور سیاہ ہوتا ہی دیکھو ہندوستان میں غریب و غربا محنتی اور دست کار لوگ خدا کے بیٹے پر ایمان لا کے نجات پاتے ہیں پر اکثر مولوی اور پنڈت لوگ جو خوشنما قبروں کی مانند ہیں کیسی مخالفت دکھلاتے ہیں اور کیسے غرور کی نظر سے دیکھتے ہیں گویا وہ سچائی سے خوب واقف ہیں ہاں وہ کچھ کچھ تو واقف ہیں پر دل سختی اور ساری خرابی سے بھرا ہی (ف۳) پولوس نے دو خط تسلونیقیہ کو لکھے اور دو قرنتس کو بھی مگر اتھینی کو ایک بھی نہیں لکھا

# اٹھارہواں باب

## (۱) بعد اسکے پولوس اتھینی سے روانہ ہو کے قرنت میں آیا

(قرنت) ایک شہر ہی اُن سب پرانے شہروں میں سے جنکا ذکر تواریخوں میں ہی قرنت بھی ایک پرانا تواریخی شہر ہی یہہ شہر آبنائے قرنت پر واقع ہی درمیان دو یونانی سمندروں کے اس شہر کے نزدیک ایک سنگین پہاڑ ہی جسکی بلندی (۲۰۰۰) فیٹ ہی اُسپر ایک قلعہ تھا جسکو سمندر کا پل کہتے تھے یہہ شہر یونان کی دکھنی سمت کا دروازہ تھا اور اخیا کا سر تھا اور سب یونان کی روشنی گویا وہی شہر تھا اور وہ بندر تھا تجارت کے لئے سمندروں کی راہ سے لوگوں کی وہاں بہت آمدرفت تھی سال بسال وہاں پہلوانوں کی کشتی بازی ہوا کرتی تھی چھوٹے چھوٹے جہاز چاروں طرف اُسکی زمین پر (۴) میل تک کھینچے جاتے تھے۔ شروع میں دولت اور حشمت کے لئے وہ مشہور جگہ تھی مگر جب اُسے رومیوں نے برباد کیا تو وہ غریبی اور محتاجی میں مشہور ہو گیا۔ جولیس قیصر کے عہد میں پھر وہاں رومی آبادی ہوئی تھی اور اُسوقت پھر وہ شہر ترقی پکڑ کے پہلی حشمت اور دولتمندی کے برابر ہو گیا تھا اور اخیا کا پایہ تخت تھا اور پورب و پچھم کی اجناس کی تجارت میں مشہور تھا۔ مگر وہاں بدمعاشی اور تکرار اور خود غرضی بہت تھی اور وہ ناپاکی بھی تھی جو دینداری کی صورت میں ہوا کرتی ہی جسکو بت پرست لوگ اپنے دین کے ساتھ ملایا کرتے ہیں وہاں دینس دیوتا کی عبادت کیجاتی تھی اور اسلئے بھی اس شہر میں بہت سی

دولت جمع ہوئی تھی کیونکہ اُس دیوتا کے مندر میں بدمعاشی کے وسیلہ سے بہت سی نذر نیاز اور چڑھاوا آتا تھا غرض اُن دنوں کے درمیان بدمعاشی کے بارہ میں کوئی دوسرا شہر ایسا نہ تھا جیسا قرنت بلکہ قرنت ایسا بدمعاش شہر تھا جیسے اب ہمارے زمانہ میں یورب کے درمیان پارس شہر ہے جو دولت حکمت حشمت رشوت ناپاکی اور بدی کا پایہ تخت ہے اب خدا کا رسول اتھینی سے چلکر اِس شہر میں آگیا

(۲) اور اکلا نام ایک یہودی پایا جو پنطس کا متوطن اور اُنہیں دنوں اپنی جورو پرسکلا کے ساتھ اتالیہ سے آیا تھا اِسلئے کہ قلادیوس نے حکم دیا تھا کہ سب یہودی روم سے نکلجائیں سو وہ اُنکے پاس گیا ۲

(پنطس کا متوطن) اکلا پنطس کا باشندہ تھا وہ اُسکا مولد تھا (ف۱) پنطس اشیاء کوچک کے اُتر و پورب میں بحر اسود کے دکھنی کنارہ پر (ف۲) عید پنتکوست کے دن اِس شہر پنطس سے بھی لوگ یروشلم میں آئے تھے (۲-۹) اور وہ عجیب تاثیر روح القدس کی دیکھہ لی تھی اور گمان غالب ہے کہ ایمان بھی بہت لوگ وہاں کے لائے ہونگے (ف۳) پنطس کے عیسائی بھائیوں کو پطرس رسول نے پراگندہ بھائیوں میں شامل کرکے بیان کیا ہے (۱ پطرس ۱-۱) (پرسکلا کے ساتھہ آیا تھا) اکلا مرد کی عورت کا نام پرسکلا تھا اپنی بی بی کو لیکر یہہ شخص اتالیہ سے قرنت میں چلا آیا تھا (ف۴) پرسکلا یا پرسکا یہہ دو نام اُس عورت کے تھے (ف۵) یہاں لوقا نے پہلے اکلا کا پھر پرسکلا کا نام لیا ہے مگر پولوس نے (رومی ۱۶-۳ و ۲ تمطاؤس ۴-۱۹) میں ہر دو جگہ پہلے پرسکلا کا نام پھر اکلا کا نام لیا ہے اِسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت مرد سے کچھہ زیادہ دیندار تھی اسلئے رسول نے حفظ مراتب سے نام لیا ہے پر لوقا واقعات کی ترتیب پر نظر رکھتا ہے (ف۶) ان دو شخصوں کی نسبت دیکھتے ہیں کہ جہاں مرد کا نام آتا ہے وہاں بی بی کا بھی نام آتا ہے اور یہہ اِسلئے ہے کہ بی بی بھی دینداری کے سبب مشہور تھی مبارک ہے وہ مرد جسکی بی بی بھی دیندار ہے اور مبارک ہے وہ عورت جسکا شوہر بھی دیندار ہے خدا کی برکت ایسے خاندان کے ساتھہ رہتی ہے (ف۷) اکلا اور پرسکلا تو پہلے سے عیسائی تھے پر یہودیوں کے شمول میں اتالیہ سے نکالے گئے تھے کیونکہ سب بھی بشمول یہود روم سے خارج ہوئے تھے رومیوں نے عیسائیوں کو بھی یہودی سمجھا - یا اِسلئے اُنکے شمول ہو گئے کہ قوم سے یہودی تھے اگرچہ عیسائی تھے اور یہودیوں کے اتالیہ سے نکالے جانے کا سبب وہی تھا جو سوتی مورخ نے بتلایا ہے کہ یہودی ہمیشہ فساد برپا کیا کرتے تھے اِسلئے قیصر نے اُنکو اپنے پایہ تخت سے نکالدیا تھا کہ وہاں دنیا میں اور کہیں جا رہیں (ف۸) اکلا پولوس سے شاید کچھہ پہلے قرنت میں آیا تب تو پولوس اتھینی سے آکے اُسکے چلا گیا (ف۹) ایک خاندان عیسائی وہاں دیکھکے پولوس کا دل بہت خوش ہوا ہوگا کہ ہم مذہب اور ہم پیشہ لوگ

نے پردیس میں دیئے جن سے بہت سی مدد ملسکتی ہی اور اکلا و پرسکلا نے بھی اگرچہ ایک مسافر یہودی عیسائی جاکر
پولوس کو قبول کیا پر جب اُنہیں معلوم ہوا ہوگا کہ یہہ خداوند کا چنا ہوا رسول ہی تو کیسی خوشی حاصل ہوئی ہوگی گویا اُنہوں نے
بن جانے فرشتے کی مہمانی کی دیکھو (عبرانی ۱۳-۲) (ف۱) پولوس خدا کی مرضی سے قرنت میں آگیا اُسنے باطنی تحریک
الٰہی کی پیروی کی کہ قرنت میں چلا آیا وہاں آکے کیا پایا ایک حقیقی رشتہ دار کا گھر مہمانی کے لئے اور کام اپنی رفع حاجت
کے لئے اور ایک کھلا ہوا دروازہ کلام الٰہی کی خدمت کے لئے خدا نے اپنے بندے کے لئے روحانی وجسمانی بندوبست
اور دلی آرام وہاں طیار کر رکھا تھا (ف۱۱) پولوس کو اتھینی کے لوگوں نے ٹھٹھہ مار کے نکالا اکلا کو اتالیہ سے قیصر نے
نکالا خدا نے دونوں کو اس بدمعاش شہر میں ملا دیا کہ ایک دوسرے کی مدد سے تقویت پا کے خدا کے کلام کی خدمت
کریں دیکھو قرنت میں کلیسیا قایم ہوگئی کیونکہ خدا کے بھیجے ہوئے لوگ وہاں آگئے (ف۱۱) جب کوئی کسی شہر سے نکالا
جاتا ہی تو اگرچہ وہ نہ جانے کہ کیوں نکالا جاتا ہوں مگر پیچھے ظاہر ہوگا کہ خدا کا کوئی مطلب اُسمیں تھا (ف۱۱) غیر ملک میں خدا
کے لوگ جلدی ایک دوسرے کو پاتے ہیں جن میں خدا کی روح ہی وہی روح ایک کو دوسرے کے پاس کھینچتی ہی یہہ وہی
بات ہی کہ جسنے مسیح کے لئے اپنے بھائی بہن وغیرہ چھوڑ دیئے ہیں خدا اُنہیں غیر ملک میں بھائی بہن نئے دیتا ہی اور
اِس مضمون کا لطف وہ لوگ خوب جانتے ہیں جنکے تجربہ میں یہہ باتیں آچکی ہیں

(۳) اور اس سبب کہ اُنکا ہم پیشہ تھا اُنکے ساتھ رہا اور کام کرنے لگا کیونکہ اُنکا پیشہ خیمہ دوزی تھا ۲

(اُنکے ساتھ رہا) معلوم ہوتا ہی کہ اکلا و پرسکلا مالدار شخص تھے بڑے بڑے سفر کرتے تھے اب اتالیہ سے قرنت میں
آئے ہیں پھر افسس کو چلے گئے تھے (۱۸-۱۹ و ۱ قرنتی ۱۶-۱۹) پھر روم کو چلے گئے (رومی ۱۶-۳) پھر افسس میں چلے
آئے (۲ تمطاؤس ۴-۱۹) اور آخر کو اسی جگہ سکونت پذیر ہوگئے۔ اسکے سوا کارخانہ بھی جسمیں خیمہ دوزی کا کام کیا جاوے
ست اختیار کرلیا تھا جو بدون روپیہ کے ہو نہیں سکتا کیونکہ اِس پیشہ میں پہلے جیب سے روپیہ لگایا جاتا ہی پھر مال فروخت کیا
جاتا ہی (ف) یہاں کچھہ ذکر نہیں کہ اسوقت یہہ لوگ پولوس کے سبب عیسائی ہوئے ہوں یا نو مرید ہوں ہرگز نہیں وہ
محا ت کے عیسائی معلوم ہوتے ہیں بہت بڑی گواہی پولوس اُنپر دیتا ہی اور اِسوقت جو پولوس کے ساتھہ اُنکی دوستی ہوگئی
خیمہ بڑھتی گئی تھی کبھی یہہ دوستی نہیں ٹوٹی (کام کرنے لگا) کیونکہ اُنکا کارخانہ خیمہ دوزی کا جاری تھا اُنہوں نے اپنے
ست بھائی کو پایا اُسے بھی کام میں شریک کرلیا (ف) یہودیوں میں یہہ کیا اچھا دستور تھا کہ کوئی نہ کوئی پیشہ اپنے
لڑکوں کو ضرور سکھلاتے تھے تاکہ اُسکے وسیلہ سے خوراک و پوشاک پیدا کرسکیں افسوس ہم لوگ بچوں کو کوئی پیشہ نہیں سکھلاتے

ہیں اگر بڑی کوشش کیجاوے تو مدرسہ میں کچھہ علم پڑھاتے ہیں اس امید سے کہ یہہ سرکار میں کوئی نوکری پاویگا
پر سرکار ساری رعیت کو نوکری نہیں دسکتی ہی ہزارہا لوگ نوکری کے لئے مارے پھرتے ہیں پر کوئی پیشہ ایک کو بھی
نہیں آتا دیکھو اہل پیشہ اپنا کام کرکے گذارہ کرلیتے ہیں اور نوکری والے محتاج اور غمزدہ بلکہ اکثر مفلس ہوتے ہیں بعض
وقت بھیکھہ مانگنے پر نوبت پہونچتی ہی علم تو اچھی چیز ہی چاہئے کہ سب پڑھیں مگر اُسکے ساتھہ کوئی حرفہ بھی سیکھہ رکھیں کہ
داشتہ آید بکار اگرچہ باشد سرمار۔ مگر اس ملک کے لوگ اپنی بیوقوفی کے سبب حرفوں اور پیشوں کو قوموں پر موقوف سمجھتے
ہیں ضرور ہی کہ حجام کا پیشہ وہی کرے جو حجام ہی اور درزی کا کام وہی کرے جو درزی کا بیٹا ہی اور شریف لوگ اگر ان کاموں کو
کریں تو اُنکو بچشم حقارت دیکھتے ہیں اسی لئے لوگ اپنے بچوں کو کوئی پیشہ نہیں سکھلاتے کہ ہم شیخ سید مغل پٹھان ہوکے
بڑھئی اور نائی اور درزی نہ کہلائیں اگرچہ میر صاحب لاچار ہوکر نائی اور درزی کے دروازہ پر جاکے بھیک مانگ لیں پر
اُسکا پیشہ سیکھہ کے محنت کی پاک روٹی ہرگز نہ کھاوینگے یہہ مغروری اور جہالت ہندوستان کے لوگوں کی طبیعت میں داخل
ہوگئی ہی پر یہودی لوگ ایسے نہ تھے دیکھو یوسف داؤد بادشاہ کا بیٹا ناصرہ میں نجار کا کام کرتا تھا اور اسوقت ہم دیکھتے
ہیں کہ پولوس رسول جو خدا کا برگزیدہ پیغمبر ساری دنیا کی غیر قوموں کا ہادی ہی جو صاحب معجزات بھی ہی اور دنیاوی طور
پر عالم فاضل بھی ہی اور بنیامینی فرقہ کا یہودی ہی اور جس نے دنیاوی عزت کی بابت رومی حق بھی حاصل کیا ہی وہ خیمہ
دوزی کا پیشہ کرکے اپنی خوراک و پوشاک پیدا کرتا ہی عیسائیوں کو چاہئے کہ ان غیر قوم کی عادات کو اپنے اندر آنے نہ دیں
بلکہ مقدسوں کے نمونہ پر چلیں اور اپنی اولاد کو علم کے ساتھہ کوئی پیشہ بھی سکھلایا کریں تاکہ جسمانی و روحانی فضل خدا کا کلیسیا
پر بہت ہووے اور اس سارے ملک پر جلدی غالب آویں (ف) یہودیوں میں باپ پر بیٹے کے حق تین تھے اول ختنہ
دویم شریعت آموزی سویم کوئی پیشہ سکھلانا۔ عیسائیوں پر بھی واجب ہی کہ اپنے بچوں کو بپتسما دلاویں جو بجائے ختنہ کے ہی
اور بیبل پڑھاویں جس سے اولاد کے چال چلن اور خیالات درست ہوجاویں اور کوئی کام سکھلادیں کہ وہ بیکار مارے نہ پھریں روٹی
کمانا سیکھیں (حکایت) یہودا نامی ایک ربی تھا یعنے یہودی عالم اُسنے کہا ہی کہ جو کوئی اپنے بیٹے کو پیشہ نہیں سکھلاتا وہ
بیٹے کے ساتھہ بدسلوکی کرتا ہی اور گویا اُسے چوری کرنا سکھلاتا ہی (ف) پولوس نے پیشہ سیکھا تھا کچھہ غریب آدمی کا بیٹا
نہیں تھا بلکہ وہ تو گملیل ایک مشہور ربی کی خدمت میں رہکر تعلیم پایا پر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عیسائی ہونے کے سبب اُسکے دوست
اُس سے الگ ہوئے اور مال بھی جاتا رہا جیسے کہ اب بھی عیسائی ہوجانے کے سبب بعض وقت مالدار شخص غریب ہوجاتے
ہیں ایسے ہی پولوس کا حال ہوا کہ غریب ہوگیا اور اُسے ضرورت پڑی کہ محنت کرکے روٹی کماوے (۲۰-۳۴) بلکہ اُس کی
عادت تھی کہ ہاتھہ سے محنت کرکے کچھہ کماوے تاکہ کلیسیا پر بوجھہ نہ ہووے اور کوئی نہ کہے کہ وہ دنیاوی نفع کے لئے منادی

کرتا ہے جیسے کہ اب ہمیں بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم نوکری کے لئے انجیل سناتے ہیں - اگرچہ یہہ جھوٹھا داغ جو ہمپر لگایا جاتا ہے اسوقت انجیل کے مضر نہیں ہے پر اُسوقت ضرور کچھہ مضر ہوتا اسلئے خدا کے رسول نے اپنے ہاتھونسے محنت کرکے روٹی کمائی کہ خدمت پر داغ نہ لگے (ف) کوئی نہ سمجھے کہ کلیسیا سے نوکری پاکے اور تنخواہ لیکر منادی کرنا بُرا ہے ہرگز نہیں اسلئے کہ شروع میں جب کلیسیاؤں کی بنیاد ڈالی جاتی تھی تو اُسوقت پولوس نے یہہ بہتر جانا سو بھی مصلحتاً مگر جب جماعتیں قایم ہوگئیں اور خدا کا کلام جماعتوں کے ہاتھہ میں دیا گیا تو اب کلام کا پھیلانا جماعتوں کا ذمہ ہے سو جماعتوں نے مناسب جانا کہ کوئی آدمی ہماری طرف سے کلام سُناوے اور اپنا سارا وقت ایسی خدمت میں خرچ کرے اُسکے ضروری حوایج کی ذمہ داری ہماری ہوگی پس اب ہمارے وسیلہ سے کلیسیا کلام کی پھیلانیوالی ہے اور یہہ بند و بست خدا کے کلام اور حکم کے موافق ہے - اگر پولوس بھی اُسوقت جماعتونسے لیتا تو جایز تو تھا مگر اُسنے مصلحتاً نہ لیا اور اچھا کیا اور اب جو لیتے ہیں وہ بھی اچھا کرتے ہیں اور جو نہیں لیتے ہیں وہ بھی اچھا کرتے ہیں اگر نہ لینے کا غرور اُنمیں نہ ہو (ف) قرنت کے لوگوں نے پولوس کی مدد بہت کم کی ہے لیکن مقدونیہ کے لوگوں نے اور فلپی کے لوگوں نے خوب کشادہ دل اور کشادہ دستی سے اُسکی مدد کی تھی (۲ قرنتی ۱۱- ۸ سے ۱۰ ا قرنتی ۹- ۱۸) (ف) پولوس کا پیشہ خیمہ دوزی کا تھا اور اُسمیں کام اِسطرح سے ہوتا تھا کہ بکریوں کے بال سے کمبل بناکر اُن کمبلوں کا تمبو بنایا کرتے تھے کلکیہ کے علاقہ میں بکریاں بہت تھیں جس کے علاقہ میں ترسس پولوس کا وطن ہے پس معلوم ہوا کہ اُسنے یہہ پیشہ اپنے دیس میں سیکھا ہوگا (ف) اسوقت پادری لوگ دنیا کا کام کرنے سے شرماتے ہیں اور لوگ بھی اُنہیں مطعون کرتے ہیں کہ یہہ پادری ہوکے دنیا کا کام کرتے ہیں اور اگر کوئی پادری کلیسیا سے یا کسی سوسایٹی سے تنگ آکر چاہتا ہے کہ میں دنیا کا کام کرکے گذارہ کروں تو وہ بھی مطعون ہوتا ہے - اسبات میں میری یہہ رائے ہے کہ جنہوں نے آپکو خدا کے لئے الگ کیا ہے یعنے پادری کا عہدہ پایا ہے اُنہیں چاہئے کہ وہ کسی کی نوکری تو ہرگز نہ کریں کیونکہ وہ خدا کے نوکر ہیں ہاں اگر کوئی پیشہ یا تجارت یا زراعت کرکے گذارہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ کرسکتے ہیں کیونکہ ایسے کاموں میں وہ آزاد ہیں پر نوکری میں وہ دوسرے کے محکوم ہوکے اپنے پاک علاقہ کو ذلیل کرتے ہیں اور سوسایٹی کی نوکری جو ہے یہہ خدا کی نوکری ہے نہ آدمی کی کیونکہ انجیل کی خدمت کے نوکر ہیں نہ دنیاوی کاموں کے پس پولوس کا نمونہ ہمیں یہہ دکھلاتا ہے کہ خادم دین اگر چاہیں تو پیشہ کرکے کھاسکتے ہیں نہ نوکری اور جو لوگ پیشہ کرکے کھاتے ہیں اُنہیں مطعون کرنا بیجا ہے پر اُنکو ضرور مطعون کرنا چاہئے جنہوں نے پادری کا نام رکھہ لیا ہے اور اپنا سارا وقت دنیا کی نوکری کو یا پیشہ کو دیا ہے اور پادری کا کام بالکل چھوڑ دیا ہے وہ اپنے اقرار سے پھر گئے ہیں اور خدا کی خدمت چھوڑکر شکم پروری کے درپے ہیں - پولوس کا پیشہ آزادانہ تھا کام بھی کرتا تھا اور خدمت الٰہی بھی کرتا تھا

(۴) اور وہ ہر سبت کو عبادت خانہ میں کلام سناتا اور یہودیوں اور یونانیوں کو قایل کرتا تھا ۴

(یونانیوں) سے مراد وہ داخلی یہودی ہیں جو یونانیوں میں سے توریت پر ایمان لاکے یہودی مرید ہوگئے تھے - پولوس اِن دونوں قسم کے لوگوں کو اپنی تقریر میں قایل کر دیتا تھا

(۵) اور جب سیلاس اور تمطاؤس مقدونیہ سے آئے پولوس نے کلام سنانے میں دل لگایا اور یہودیوں پر گواہی دی کہ یسوع وہی مسیح ہی

(مقدونیہ سے آئے) یعنے ملک مقدونیہ سے اور شہر تسلونیقیہ سے آئے جہاں سیلاس شاید تمطاؤس کے ساتھ گیا تھا جب پولوس نے تمطاؤس کو اتھینی سے واپس بھیجا تھا دیکھو (۱۷-۱۵) (دل لگایا) یعنے دل میں بہت جوش پیدا ہوا - یا مجبور ہوا روح القدس سے کہ روح القدس نے اُسکے دل میں جوش پیدا کیا یہی مطلب ہی (۲ قرنتی ۵-۱۴) میں کہ مسیح کی محبت ہمکو ترغیب دیتی ہی یعنے دل کو جوش کے ساتھ اُبھارتی ہی (فلپی ۱-۲۳) میں ہی کہ مجھے آرزو ہی کہ چھٹکارا پاؤں یعنے دل جوش مارتا ہی (ف) شاید اس جوش کا ظاہری سبب یہہ ہوا کہ سیلاس و تمطاؤس سے سُنا کہ مقدونیہ کے علاقہ میں دین کی بہت ترقی ہوئی ہی دیکھو (۱ تسلونیقی ۳-۶) (ف) یہہ حال دیکھکر اُس کے دل میں جوش آیا کہ قرنت میں بھی خوب محنت کرکے خوشخبری سناوے کہ وہاں بھی خدا کی برکت آوے اور کلیسیا بنجاوے (ف) معلوم ہوتا ہی کہ تمطاؤس و سیلاس دونوں بریا میں رہے تھے (۱۷-۱۴) پھر پولوس نے دونوں کو اتھینی میں بُلایا تھا اور پھر اتھینی سے تمطاؤس کو تسلونیقیہ میں بھیجا تھا (۱ تسلونیقی ۳-۱ و ۲) اب تمطاؤس پھر قرنت میں اُسکے پاس آگیا (بموجب آیت بالاکے) (اور ۱ تسلونیقی ۳-۶) سے بھی یہہ ظاہر ہوتا ہی بلکہ تسلونیقیوں کے پہلے خط کے اول میں ہی تمطاؤس و سیلاس کا نام لکھا ہی (ف) جب اتھینی سے آیا تو غمگین اور متفکر تھا کیونکہ وہاں کے لوگوں نے انجیل کو قبول نہیں کیا تھا اور وہ اکیلا بھی تھا اور اب قرنت میں آیا پچھلا افسوس دل میں تھا غم اور افسوس خادموں کے دل کو کبھی کبھی کچھہ عرصہ تک پژمردہ سا بھی کر دیتا ہی پھر جب خدا کی مدد اپنے شامل حال دیکھتے ہیں تو دل پھر تر و تازہ ہوتا ہی اور خدمت کے لئے جوش پیدا کرتا ہی ہم خدا کی طاقت سے انجیل کی خدمت کرتے ہیں دنیا ہمارے دلی شوق کو دکھوں سے بجھاتی ہی مگر خدا کی روح اور قدرت کے اشارے روز بروز دل میں تازگی پیدا کرتے ہیں (ف) انہیں دنوں میں پولوس نے تسلونیقیوں کو اپنا پہلا خط لکھا تھا ۵۲ئ کے ایام خزاں میں

اور یہہ خط بھی اسی روحانی جوش میں لکھا گیا جو خدا کی روح سے رسول کے دلمیں پیدا ہوا تھا مگر اس جوش سے صرف وہی لوگ واقف ہیں جو کلام کے پھیلانے میں گویا دردزہ کو سہتے ہیں جبتک کہ سامعین میں مسیح پیدا نہووے - دنیاوی لوگ ایسی بات کو نہیں سمجھتے ہیں

۶ (۶) پر جب وے ردو بدل کرنے اور کفر بکنے لگے اُسنے اپنے کپڑے جھاڑکے اُنکو کہا تمہارا خون تمہاری گردن پر میں پاک ہوں اب سے غیر قوموں کی طرف جاؤنگا

(اپنے کپڑے جھاڑے) یہہ بڑی خطرناک بات اُن یہودیوں کے حق میں ہوئی شاید اُنہوں نے بہت کفر بکا اور بہت سا جھگڑا بیجا کیا جس سے پولوس اُن کی طرف سے نا امید ہوا اور اُنہیں برے طور سے چھوڑا (ف) نحمیا نے بھی ایک دفعہ اپنے کپڑے جھاڑے تھے اور اس حرکت کا مطلب یوں بیان کیا تھا دیکھو (نحمیاہ ۵-۱۳) پھر میں نے اپنا دامن جھاڑا اور کہا کہ اسیطرح سے خدا ہر ایک شخص کو جو اپنے اس قول پر عمل نہ کرے اُس کے گھر سے اور اُسکے شغل سے جھٹک ڈالے وہ یوں جھٹکا جائے اور نکال پھینکا جاوے (ف) مگر پولوس نے اسلئے کپڑے جھاڑے کہ میں جو رسول اللہ ہوں اور خدا کا کلام میرے پاس پہونچا ہے کہ تمہیں سناؤں تا کہ تم بچ جاؤ اور جو نہ سناؤں تو میں تمہارا ہلاک کرنیوالا ہوکے تمہارے خون کا جوابدہ ہوں پس میں نے تو کلام سنا دیا تم اُسے قبول نہیں کرتے پس اب میں تمہارے خون سے پاک ہوا میری ذمہ داری نہیں ہے تمہارا خون تمہاری گردن پر ہووے اسوقت ضرور پڑھکے دیکھو (حزقیل ۳۳-۴ سے ۹ تک) جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اگر نگہبان تلوار آتی دیکھے اور لوگوں کو بیدار نہ کرے کہ وہ مارے جاویں تو اُن کے خون کی بازپرس خدا نگہبان سے کریگا پر جب وہ تُرہی پھونکے اور بیدار کرے پر وہ ہوشیار نہ ہوویں تو اُنکا خون اُنہیں کی گردن پر ہوگا - پولوس نے آنیوالے غضب کی بابت تُرہی پھونکی پر قرنت کے یہودی ہوشیار نہیں ہوتے ہیں اسلئے پولوس بری الذمہ ہوگیا (ف) پیلاطوس نے بھی تُرہی پھونکی تھی جب دیکھا کہ مسیح بیگناہ ہے اور ناحق اُسے قتل کراتے ہیں تب ہاتھ دھوکے یوں تُرہی پھونکی کہ میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں پر کوئی ہوشیار نہ ہوا بلکہ وہ بولے کہ اُسکا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر ہووے مگر تُرہی پھونکنے کے بعد پھر پیلاطوس اُنہیں غافلوں میں شریک ہوگیا اسلئے اُن سبکا خون اُنہیں کی گردن پر ہوا (متی ۲۷-۲۴ و ۲۵) کو دیکھو (اب سے غیر قوموں کے پاس جاونگا) جیسے پسیدیہ کے انطاکیہ میں گیا تھا (۱۳-۴۶) (ف) پولوس نے اُن کے ساتھ کچھ دشمنی نہیں ظاہر کی بلکہ یہہ دکھلاکے کہ میں نوشتوں کا مفسر ہوں اور اُسکا شاگرد ہوں جو بچانے کو آیا ہے تمہارے ساتھ بندگی کرکے تمہیں نصیحت دیتا تھا اب تم سرکشی کرتے ہو اسلئے تمہیں چھوڑتا ہوں اور غیر قوموں کو ہدایت کرونگا یہہ دکھلاکے اُنہیں چھوڑ دیا

۷ (۷) اور وہاں سے چلا اور یسطس نام کسی خداترس کے گھر جو عبادت خانہ سے متصل تھا گیا

(گیا) رہنے کو نہیں مگر مجلس کرنے کو یسطس کا گھر مقرر کیا کیونکہ وہ خداترس آدمی تھا اُسکے گھر پر سب غیر قوم اور بعض یہودی بھی آئے تھے اسطرح پولوس نے افسس میں کیا تھا (۱۹-۹) (ف) یہہ گھر عبادت خانہ کے نزدیک تھا شاید لوگ بعد عبادت وہاں وعظ سُننے کو آجاتے ہونگے

۸ (۸) اور عبادت خانہ کا سردار کرسپس اپنے سارے گھرانے سمیت خداوند پر ایمان لایا اور بہت سے قرنتی اُس کی سن کے ایمان لائے اور بپتسما پاتے گئے

(کرسپس) جو اُسی عبادت خانہ کا سردار تھا یسطس کے گھر میں آیا اور چونکہ وہ ان باتوں کو سمجھ گیا تھا اِس لئے معہ خاندان عیسائی ہوگیا (ف) اس کرسپس کا ذکر (۱ قرنتی ۱-۱۴) میں ہے (بپتسما پاتے گئے) اب بہت بپتسمے ہونے لگے پہلا بپتسما استفنس کے گھرانے کا ہوا تھا (۱ قرنتی ۱۶-۱۵) اپینتس اُسی گھرانے کا ایک آدمی تھا اور پیچھے وہ روم میں چلا گیا تھا (رومی ۱۶-۵) اسکے بعد کرسپس سردار عیسائی ہوا (ف) اس عبادت خانہ میں کئی ایک سردار تھے کرسپس تو عیسائی ہوگیا مگر دوسرا سردار سوستنس عیسائی نہیں ہوا وہ اُسی طرح سے یہودی رہا جسکا ذکر آیت (۱۷) میں آتا ہے (ف) جب کرسپس عیسائی ہونے کو آیا تو پولوس نے جانا کہ یہہ بھاری بات ہے اسلئے آپ اُسکو بپتسما دیا اور گایوس کو بھی اُسنے بپتسما دیا باقی لوگوں کو شاید پولوس کے ساتھیوں نے دیا ہوگا یوں قرنت کی کلیسیا کا شروع پولوس سے ہوگیا (۱ قرنتی ۱-۱۴ سے ۱۶)

۹ (۹) اور خداوند نے رات کو رویا میں پولوس کو کہا مت ڈر کہے جا چپ مت ہو

(رات کو رویا میں کہا) خدا نے رویا دکھلایا شاید دل میں کچھہ کمزوری آئی ہو اور مخالفت سے گھبرا گیا ہوگا تب خدا نے رویا میں کہا کہ (چپ مت ہو) (ف) سب سے بڑے مقدسوں کے دل میں بھی کسیوقت کمزوری آجاتی ہے اور امتحان کے وقت وہ بھی ڈگمگا جاتے ہیں تب خدا اُنہیں آسمانی طاقت سے سنبھالتا ہے دیکھو ابراہیم کا حال ابیملک کے سامہنے اور موسیٰ کا حال بیابان میں اور داؤد کا حال بادشاہت سے پہلے اور الیاس کا حال اُس درخت کے نیچے اور یوحنا اصطباغی کا احوال قیدخانہ میں اور خود یسوع مسیح کی انسانیت کا حال گتسمنی کے باغ میں (ف) لوتھر صاحب کہتے ہیں کہ خدا جانتا ہے کہ میں گلاب پر نہیں چلتا ہوں بلکہ کانٹوں پر چلتا ہوں ضرور اسوقت پولوس بہت ناامید ہوا ہوگا یہودیوں کی سختی

کے سبب سے اور غیر قوم کی بدمعاشی کے باعث سے اور اپنی کمزوری اور نالایقی کے سبب سے بھی جو ہر انسان کو لازم ہی (۱ قرنتی ۲–۳ و ۲ قرنتی ۱۲–۷) اسی سبب سے یہہ رویا ہوا (ف۳) اب اکثر ایسے رویا نہیں ہوتے ہیں کیونکہ خدا کی ساری مرضی کلام میں اسوقت ہمارے پاس موجود ہی اور روح القدس کی حضوری دل میں تسلی کا باعث ہی (ف۴) مگر مجھہ راقم کا تجربہ ہی جسکو خوب یقین کرتا ہوں کہ اِسوقت بھی جب ہم بہت گھبرا جاتے ہیں اور نہایت بیقراری میں دب جاتے ہیں تب خداتعالی کسی نہ کسی طرح سے ہمارے دلوں میں ایک عجیب اطمینان ڈالتا ہی جسکے سبب ہمارے دلوں میں تقویت آجاتی ہی اور ہم یقین کرتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھہ ہی اور یہہ اُسکی معیت بڑی دلیری ہمیں بخشتی ہی تب ہم روحانی جنگ میں مرنے کو طیار ہیں خداوند یسوع مسیح کے نام پر

(۱۰) اِسلئے کہ میں تیرے ساتھہ ہوں اور کوئی تجھہ سے بدسلوکی کرنے نہ پاویگا کیونکہ اس شہر میں میرے بہت لوگ ہیں

(میرے بہت لوگ ہیں) اگرچہ پولوس دو چار آدمی دیکھتا تھا مگر خدا جانتا ہی کہ کون کون ہیں جو ایمان لاکے مسیح کی صلیب کی برکت حاصل کرینگے (ف۱) وہ لوگ خدا کے ہیں اِسلئے کہ اُسنے اُنہیں اپنے خون سے خرید کیا ہی (ف۲) ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جب لوگ بپتسما پانے لگے تو یہودیوں کا غصہ زیادہ بھڑکا اور غیر قوم بھی ناراض ہوئی پولوس سمجھا کہ اب میرا یہاں رہنا مشکل ہی شاید اب میں یہاں سے بھی نکالا جاؤنگا جیسے اور شہروں سے نکالا گیا تھا (۱۳–۵۰ و ۱۴–۵ و ۶ و ۱۷–۱۳) (ف۳) یہہ کون ہی جسنے کہا کہ میرے یہاں بہت لوگ ہیں وہی ہی جسنے کہا تھا کہ میری اور بہت بھیڑیں ہیں (یوحنا ۱۰–۱۶) (ف۴) خداوند اپنوں کو پہچانتا ہی مگر خادم دین اکثر نہیں پہچانتے کہ خدا کے کون کون لوگ ہیں (۲ تمطاؤس ۲–۱۹) (ف۵) مسیح خداوند اُنہیں پہلے سے اپنا بتلاتا ہی اگرچہ وہ ابھی عیسائی نہیں ہوئے اور اُن کے عقاید اور افعال بھی عیسائیوں کی مانند نہیں ہیں تو بھی وہ خداوند کی طرف منسوب ہیں کہ اُسکے ہیں کیونکہ وقت آتا ہی کہ وہ کلیسیا میں آوینگے خدا کے برگزیدے ہیں (ف۶) یہہ لوگ جو بازاروں میں پھرتے ہیں اور دین عیسائی کے مخالف ہیں ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کسقدر خداوند کے ہیں وہ جو اُسکے ہیں نکل آوینگے ہمیں کلام کی خدمت کرنا ضرور ہی جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر ہیں وہ آوینگے (۱۳–۴۸) (ف۷) کچھہ تعجب نہ کرو کہ ایسا بدمعاش شہر جس میں سب طرح کی شرارت ہی وہاں بھی خداوند کے لوگ موجود ہیں (ف۸) جہاں گناہ بہت ہی وہاں فضل بھی بہت ہی (ف۹) اتھینی شہر کی نسبت خداوند نے ایسا نہیں کہا کہ یہاں میرے لوگ بہت ہیں مگر قرنت کی نسبت کہا اتھینی علم کا شہر تھا قرنت سوداگری کا شہر پس معلوم

ہوا کہ فیلسوفوں کی نسبت محنت کرنیوالے لوگ زیادہ خدا کے لئے طیار ہوتے ہیں دیکھو اہل علم کی سختی اور شرارت عوام جفاکش محنتی لوگوں کی نسبت ہمیشہ زیادہ دیکھی جاتی ہے پس مغرور حکیموں کی نسبت بدمعاشوں کی امید زیادہ ہے کہ وہ بچ جاویں اور اسیواسطے پولوس قرنتیوں کو کہتا ہے کہ بعض تم میں چور حرامکار ناپاک وغیرہ تھے مگر اب غسل دلائے گئے ہیں

۱۱ (۱۱) سو وہ ڈیڑھ برس وہاں ٹھہر کے اُنکے درمیان خدا کا کلام سکھاتا رہا

(ڈیڑھ برس) یعنے شروع آمد سے آخر تک ڈیڑھ برس وہاں رہا۔ اسی عرصہ میں اُسنے سنہ ۵۳ میں دوسرا خط تسلونیقیوں کو لکھا تھا پہلے خط کے چھہ مہینے کے بعد (ف) اِس ڈیڑھ برس میں بہت لوگ عیسائی ہوگئے مگر آجکل ڈیڑھ برس میں بہت کم لوگ عیسائی ہوتے ہیں اِسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پولوس نے پاک نیت سے بہت سی دعا اور بڑا صبر اور پورا بھروسہ کوشش کے ساتھہ کیا تھا تب خدا نے اُسکے کام پر بہت برکت دی تھی آج کل ہمارے درمیان کہ ہم خادم دین ہیں بہت سے نقصان ہیں جس سے برکت کم ہوتی ہے (ف) کوئی کہتا ہے یہاں سے ثابت ہے کہ پولوس نے بہت محنت قرنت میں کی مگر کہیں نہیں لکھا ہے کہ پطرس نے بھی روم میں اسقدر محنت کی ہو جسپر رومی لوگوں کے سارے دعوے کی بنیاد قایم ہے کیا سبب ہے کہ ان لوگوں نے اپنا پاپا صاحب قرنت میں نہیں بٹھلایا

۱۲ (۱۲) اور جب گلیو اخیہ کا صوبہ دار ہوا یہودی ایکا کر کے پولوس پر چڑھہ آئے اور اُسے عدالت میں لے گئے

(صوبہ دار) یعنے جو پہلے مجلس کی طرف سے سینٹ کا تھا اب طبیریوس قیصر کی طرف سے حاکم بنگیا اور پرو کونسل کے نام سے کہلایا مگر فلادیوس قیصر نے پھر اس شخص کو مجلس کے حوالہ کیا تھا پھر وہ سینٹ کا ہوگیا تھا (ف) یہاں سے ظاہر ہے کہ انجیل ٹھیک ٹھیک تواریخ سے ملتی ہے مگر جعلی کتابیں ضرور کہیں کہیں تواریخ کے مخالف ہیں پر اُنسے کیا کام ہے (گلیو) یہہ شخص چھوٹا بھائی تھا مسمی سنیکا کا جو نیرو قیصر کا ایک مشہور اُستاد ہے اور وہ جو لوکن نام سے ایک بڑا شاعر مشہور ہے اُسکا یہہ گلیو چچا تھا (ف) اُس زمانہ میں گلیو خوش مزاجی کی بابت مشہور تھا اور وہ کبھی کسی سے خفا نہوتا تھا اور سخی بھی تھا مگر آخر کو نیرو قیصر نے گلیو اور سنیکا پر موت کا فتویٰ دیا تھا اور اسی حکم سے وہ دونوں بھائی مارے گئے تھے (یہودی چڑھہ آئے) یہودی پولوس پر موقع پا کے کیونکہ خوش مزاج حاکم آگیا اور اُنہیں جرات ملی کہ ایسے وقت میں پولوس پر

حملہ کریں (ف) صلیب اُٹھانا مسیحی لوگونکا حصہ ہی (ف) دنیا پر کبھی بھروسہ نہیں کرسکتے دنیا کا ہمیشہ وہی مزاج ہی جب دنیا دار ذرا موقع پلتے ہیں تو وہی دشمنی نظر آتی ہی جو راستی اور ناراستی میں پائی جاتی ہی

۱۳ (۱۳) اور کہا کہ یہہ شخص لوگوں کو بہکاتا ہی کہ شریعت کے برخلاف خدا کی عبادت کریں

(شریعت کے برخلاف) یعنے شریعت یہود کے برخلاف (ف) اُن کے دل میں یہہ تھا کہ جو بات شریعت یہود کے برخلاف ہی وہ خدا کی شریعت کے خلاف ہی کیونکہ شریعت یہود خدا کی شریعت ہی (ف) یہہ کچھہ تعجب کی بات نہیں ہی کہ وے لوگ جو دین میں زیادہ غلطی کرتے ہیں سب سے پہلے بعض وقت بدعت کی تہمت لگاتے ہیں (ف) آیت (۱۵) میں گلیو نے صاف کہا کہ تمہاری شریعت کے خلاف ہی نہ خدا کی شریعت کے اسواسطے میں ایسی باتونکا منصف بنا نہیں چاہتا ہوں (لوگوں کو بہکاتا ہی) خود گواہی دیتے ہیں کہ بہت لوگ اُس کی سُنتے ہیں اور مان لیتے ہیں پس ثابت ہی کہ پولس کی منادی پر بڑی تاثیر ہوتی ہی

۱۴ (۱۴) اور جب پولس نے چاہا کہ مُنہہ کھولے گلیو نے یہودیوں کو کہا پس اَی یہودیو اگر کچھہ ظلم یا شرارت ہوتی تو واجب تھا کہ میں صبر کرکے تمہاری سُنتا

دیکھو خدا تعالیٰ یہاں پولس کو یہودیوں کے کینہ سے بچاتا ہی اور اُسکا وسیلہ ایک بت پرست رومی بنتا ہی پولس کو منہہ کھول کے جواب دینے کا موقع بھی نہ آیا کہ خدانے اُسکی مدد کی مدعی لوگ اپنا دعویٰ بھی سنا کے حاکم کی طرف سے مُنہہ بند کئے گئے جیسے شیر ببر کے مُنہہ خدانے بند کئے تھے جب دانیال شیروں کی ماند میں ڈالا گیا تھا (ظلم یا شرارت ہوتی) تو البتہ میں ہاتھہ ڈالتا اور سُنتا کیونکہ ایسے جرموں کے لئے رومی عدالت سے سزا مقرر ہی مگر یہہ تمہارے مذہب کا جھگڑا ہی میں ایسے معاملہ میں دست اندازی کرنا نہیں چاہتا

۱۵ (۱۵) پر جب کہ یہہ مسئلہ تمہاری تعلیم اور ناموں اور شریعت کا ہی تو تمہیں جانو کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ایسی باتوں کا منصف ہوں

میں دنیاوی باتوں میں فیصلہ کرنیوالا ہوں نہ دینی باتوں میں پس میرے اختیار کی حد سے باہر یہہ بات ہی (ناموں) یعنے نام مسیح کا یا یسوع کا جسکا جھگڑا کرتے ہو (ف) گلیو اس نام کی پرواہ نہیں کرتا حالانکہ اُس کی زندگی بھی اسی نام پر موقوف ہی

دیکھو اکثر لوگ یسوع مسیح کے نام کی طرف بے پرواہی دکھلاتے ہیں آخر کو معلوم ہوگا کہ یہی ایک نام ہے جو سارے جہان کی نجات کے لئے دیا گیا ہے آدمی جانتے ہیں کہ مسیح یسوع کا نام کچھ چیز نہیں ہے مگر خدا جانتا ہے کہ مسیح یسوع سب کچھ سب میں ہے

۱۶ (۱۶) اور اُنہیں عدالت سے نکالدیا

(نکالدیا) اسلئے کہ وہ دق ہوگیا اُنکے دینی جھگڑے سنکے اُس کی طبیعت پراگندہ ہوگئی (ف) اُسکا مطلب یہہ تھا کہ تم لوگ اپنے فرایض آپ ادا کرو میں تمہارے دینی فرایض کا حاکم نہیں ہوں (ف) سب حاکموں کو ایسا چاہئے کہ دینی معاملات میں دست اندازی نہ کریں ہاں آپ بھی دینی پاکیزگی میں قایم رہیں مگر ہر ایمان کے لوگوں کو بدسلوکی سے بچا دیں

۱۷ (۱۷) تب سب یونانیوں نے عبادت خانے کے سردار سوستینس کو پکڑ کے عدالت کے سامھنے مارا اور گلیو نے اُس کی کچھ پرواہ نہ کی

(سب یونانی) جو گلیہو کے دوست اور دل چلے لوگ تھے اور یہودیوں سے ناراض تھے (سوستینس) یہہ عبادت خانہ یہود کا سردار تھا یا تو جب کرسپس سردار عیسائی ہوگیا تب اُسکو یہودیوں نے اپنا سردار بنایا ہو یا ہمیشہ سے دو سردار وہاں ہونگے (ف) ایک سوستینس ہے جسکو پولس بھائی بتلاتا ہے (۱ قرنتی ۱-۱) ٹھیک معلوم نہیں ہے کہ یہہ سوستینس وہی شخص ہے یا کوئی دوسرا ہے اغلب ہے کہ دوسرا ہو اور ممکن ہے کہ وہی ہو جو پہلے مخالف تھا پھر ایمان لاکے بھائی ہوگیا ہو (مارا) نہ جان سے مارڈالا مگر لکڑی وغیرہ سے خوب پیٹا تھا پر جیتا چھوڑ دیا تھا (گلیو نے کچھ پرواہ نہ کی) یا یہہ بات تو ضرور ظلم اور شرارت کی تھی تو بھی اُسنے کچھ پرواہ نہیں کی جس کی بابت پہلے کہا تھا کہ اگر کچھ ظلم یا شرارت ہوتی تو میں تمہاری سُنتا (عدالت کے سامھنے) یہہ اور بھی بڑی شرارت ہے کہ حاکم کے سامھنے لوگ پیٹے جاویں (ف) راقم کا خیال ہے کہ بعض وقت جب عدالت سے کسیکو دھکے ملتے ہیں اور وہ دھکے کھانے والے لوگ واہیات بولتے ہیں تو چپراسی اُنہیں مارا بھی کرتے ہیں مگر کچھ ذکر نہیں ہے کہ سوستینس نے کچھ واہیات بولا ہو اُسے ناحق مارا دہ تو یہودیوں کا سردار اور پولس کا مخالف ہوکے پولس کو پٹوانے کے لئے گیا تھا اب یہودی نکالے گئے اور اُنکا سردار پیٹا گیا دوسرے کے لئے کنواں کھودنیوالا آپ کھاتے میں گرا (ف) کوئی کہتا ہے کہ اُن یونانیوں نے مارا تھا جو عیسائی ہوگئے تھے اور ختنہ نہیں کرایا تھا جنکو یہودی لوگ غیر مختون ہونے کے سبب سخت حقیر جانتے تھے اور پولس اُنہیں بھائی جانتا تھا لیکن صاف ظاہر نہیں ہے کہ ایماندار یونانی مارنیوالے تھے یا بے ایمان اگر ایماندار تھے تو اُن عیسائیوں کا قصور ہے کہ اُس غریب کو مارا اگرچہ وہ پیٹنے کے لایق تو تھا تو بھی عیسائی کو نہیں چاہئے

کہ کسی کو مارے مگر وہ نو مرید لوگ تھے جو عیسائی ہوئے ہیں اور آہستہ آہستہ دینداری اور عیسایت میں ترقی کرینگے مگر گلیو
پر افسوس کہ اُسنے اُسے مارکھاتے دیکھا بھی اور کچھہ پرواہ نہیں کی سنیکا کہتا ہی کہ سب لوگ میرے بھائی گلیو کو پیار کرتے ہیں
تو بھی یہاں سے ثابت ہی کہ وہ شخص نہ صرف دین کی طرف سے بے پرواہ تھا مگر بعض وقت ظلم دیکھہ کے بھی بے پرواہی کرتا
تھا حاصل کلام آنکہ رسول بچ گیا اور تہمت لگانیوالا پٹیا گیا

(۱۸) اور پولوس اور بھی بہت دن وہاں رہا پھر بھائیوں سے رخصت ہوکے اور اسلئے کہ نذر ۱۸
مانی تھی قنکریہ میں سر منڈاکے جہاز پر سوریہ کو روانہ ہوا اور پرسکلا و اکلا اُس کے ساتھہ تھے

(بہت دن وہاں رہا) شاید کچھہ دورہ ایدھر اُدھر کیا ہو (۲ قرنتی ۱-۱) میں اخیا کے سارے مقدسوں کا ذکر ہی (سوریا
کو گیا) یعنے انطاکیہ کو چلا گیا جہاں سے غیر قوموں کا رسول ہوکے آیا تھا (پرسکلا و اکلا کو لیکر) یہاں پرسکلا عورت کا نام
پہلے آیا کیونکہ وہ مرد سے کچھہ زیادہ طاقت پاگئی ہوگی شاید وہ ڈلنیس یعنے دین کی خادمہ ہوئی ہو (ف) سیلاس اور
تمطاوس اور ارسطاخس قرنت کا خزانچی بھی اُسکے ساتھہ گئے تھے (رومی ۱۶-۲۳) اور گایوس بھی ساتھہ تھا جو مہماندار
کہلاتا ہی اور ارسطاخس ہمسفر ہی (۲۷-۲) اور اُسکو ہم قیدی بھی کہا ہی (کلسی ۴-۱) اور ہم خدمت فلیمان بھی تھا (فلیمان
۲۴) دیکھو (اعمال ۱۹-۲۲ و ۲۹) (ف) سیلاس کا ذکر اسی موقع تک ملتا ہی پھر اُسکا ذکر مطلق نہیں آتا ہی شاید وہ یہاں
سے رخصت ہوکر یروشلم کو چلا گیا ہو جہاں سے مقرر ہوکر آیا تھا کہ مجلس کا ایلچی ہووے اور انطاکیہ میں خط لیکر آوے (۱۵-۲۲)
(ف) مگر یہہ بھی معلوم ہی کہ وہ اُسکے بعد پطرس کے ساتھہ رہا اور اشیاء کوچک میں کام کرتا تھا (اپطرس ۵-۱۲) (قنکریہ)
یہہ پوربی بندر قرنت کا تھا شہر سے کوئی دس میل ہوگا وہاں بھی ایک کلیسیا ہوگئی تھی (رومی ۱۶-۱) (سر منڈاکے) جس لفظ
کا یہہ ترجمہ ہی اُسکے معنی حلق کے ہیں یعنے اُسنے بال کٹوائے تھے منڈوائے نہیں وہ لفظ جسکے معنے منڈوانے کے ہیں
وہ اور ہی جو (۲۱-۲۴) میں مذکور ہی (ف) اُس بال کٹوانے کا سبب یہہ تھا کہ اُسکے بال بہت بڑھہ گئے تھے کیونکہ (اُسنے منت
مانی تھی) شاید وہ نذری ہوا ہو دیکھو نذری ہونے کا دستور (گنتی ۶-۱ سے ۲۱ تک) اور پھر دیکھو جو مسیح کے پہلے خادم
نے کیا (لوقا ۱-۱۵ سے ۱۷ تک) (ف) بال کاٹنا یا منڈوانا کچھہ منت کا حصہ نہیں تھا مگر منت سے آزادگی کا نشان
تھا کہ اب منت پوری ہوگئی ہی وہ دن گذر گئے (ف) شاید پولوس نے کوئی منت خوف و خطرہ کے دنوں میں مانی ہوگی
خدانے اُس کی مراد پوری کی وہ اپنی منت کو پورا کرتا ہی (ف) منت ماننا کچھہ برا نہیں ہی مگر خاص خدا کی منت ماننا چاہئے
نہ پیروں فقیروں سے جو کفر ہی مگر خدا سے منت ماننا اب تک جایز ہی یہہ ایسی بات ہی کہ کوئی کہے اگر خدا میرا یہہ

مطلب کر دیوے تو میں خدا کے لئے یہہ کام کرونگا (ف) نذری لوگ جو منت مانتے تھے اُنکا یہہ دستور تھا کہ کوئی نشے کی چیز نہ کھاویں اور سر کے بال بڑھنے دیں نشے سے پرہیز اِسلئے تھا کہ جسم کے عیش کا انکار کریں اور اُس سے دست بردار ہوں اور بال بڑھانے کا یہہ منشا تھا کہ یہہ بات ظاہر کریں کہ ہم جوئے کے نیچے دبے ہوئے ہیں جیسے عورت لمبے بال رکھہ کے خاوند کے جوئے تلے ہونیکا اظہار کرتی ہے (ف) اگر پولوس اپنی نذر پوری کرنے کو یروشلم میں جاتا تھا تو یہی سبب تھا کہ اُسنے جانے میں جلدی کی تھی کہ (۲۰) یوم میں وہاں جا پہونچے چنانچہ اسی سبب سے افسس کو جلدی چھوڑا تھا (آیت ۲۱) (ف) یہہ یہودی دستور کی نذر جو پولوس نے کی تھی اسکا سبب یہہ تھا کہ وہ قوم کا یہودی تھا اور خدا کی ہیکل جسمانی ابتک یروشلم میں قایم تھی جب تک وہ قایم تھی اُس کی عزت بھی تھی جب وہ گرائی گئی اب اُن دستورات کی پابندی نہیں رہی اب روحانی لوگ روحانی ہیکل میں قسم قسم پر منت مانتے ہیں آزاد ہیں کچھہ کسی دستور کی قید میں نہیں ہیں

۱۹ (۱۹) اور افسس میں پہونچکے اُس نے اُنہیں وہیں چھوڑا اور آپ عبادت خانہ میں جا کے یہودیوں سے باتیں کیں

(افسس) اشیاء کوچک کے اُس حصہ کا مشہور پایہ تخت تھا جسکو آئی رونیا کہتے تھے اور وہاں سے آٹھہ دس روز کا راستہ تھا (اُنہیں وہیں چھوڑا) یعنے اکلا اور پرسکلا کو افسس میں چھوڑا (ف) پولوس کا دستور تھا کہ جہاں کلیسیا کا بوٹا لگاتا تھا وہاں اُسکے سینچنے کو کسی نہ کسی کو ضرور چھوڑتا تھا جیسے سیلاس اور تمطاوس کو بریا میں چھوڑا تھا (۱۷-۱۴) اور طیطس کو کریت میں (طیطس ۱-۵) اسوقت پرسکلا و اکلا کو افسس میں چھوڑا جیسے تمطاوس کو بھی افسس میں چھوڑا تھا (۱ تمطاؤس ۱-۳) اور شاید اراستس کو قرنت میں چھوڑ آیا تھا (۲ تمطاؤس ۴-۲۰) (عبادت خانہ میں گیا) کچھہ بری محنت سے بحث مباحثہ کرکے منادی کرنے کو اسوقت نہیں گیا مگر مسیح خداوند کا نام سنانیکو سرسری طور پر وہاں گیا تھا (ف) بعض وقت پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی جگہ چلتے چلتے سرسری طور پر مسیح کا نام سنا جاتے ہیں یہہ مفید ہے (آیت ۲۶) (یہودیوں سے باتیں کیں) نہ برابر ہر روز مگر ایک دو دفعہ کچھہ بولا تھا (ف) پہلے خدا کی روح نے اُسے منع کیا تھا کہ اُس جگہ میں بہت وعظ نہ کرے (۱۶-۶) اب وہ وقت گذر گیا تھا منادی کا وقت آگیا تھا تو بھی اُسنے بہت باتیں نہیں کیں دستور کے موافق کچھہ باتیں مسیح کے لئے بولکر چلا گیا تھا

۲۰ (۲۰) تب اُنہوں نے اُس سے درخواست کی کہ کچھہ دن ہمارے ساتھہ رہ پر اُسنے نہ مانا

(نہ مانا) اِسلئے کہ اُسے کچھہ امید وہاں اُسوقت نہ تھی کہ اور لوگ بھی عیسائی ہونگے ہر وقت لوگوں کی مرضی کے موافق کام نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ جو مناسب جانتا ہی اپنے بندوں کو اُس کی طرف متوجہ کرتا ہی (اُنہوں نے درخواست کی) یعنے یہودیوں نے چاہا کہ کچھہ دن وہاں رہے (ف) یہودی لوگ ہر وقت مخالفت نہیں کرتے تھے مگر اکثر اُنکی مخالفت اُسوقت ہوتی تھی جب کہ بہت لوگ عیسائی ہونے شروع ہوتے تھے تب ڈاہ کی آگ اُن میں بھڑکتی تھی اسوقت بھی مسلمان لوگ پہلے بڑی محبت دکھلاتے ہیں پر جب دیکھتے ہیں کہ لوگ عیسائی ہونے لگے تب منادوں سے دشمنی کرتے ہیں

۲۱ (۲۱) بلکہ یہہ کہکے اُن سے رخصت ہوا کہ بہرصورت مجھے ضرور ہی کہ یروشلم میں آیندہ عید کروں پر خدا چاہے تو تمہارے پاس پھر آؤنگا اور افسس سے جہاز کھولا

(آیندہ عید) یعنے عید پنتکوست (پھر آؤنگا) سو پھر آیا اور وعدہ پورا کیا دیکھو (۱۹-۲۱)

۲۲ (۲۲) اور قیصریہ میں اُترکے یروشلم میں آیا اور کلیسیا کو سلام کہکے انطاکیہ کو گیا

(یروشلم میں آیا) عیسائی ہونے کے بعد یہہ چوتھی ملاقات اہل یروشلم سے پولوس کی ہی (سلام کہکے انطاکیہ کو گیا) یعنے بہت نہیں ٹھہرا صرف ملاقات کرکے چلا گیا (ف) قیاس چاہتا ہی کہ اسوقت بھی الٰہی برکتوں کا ذکر یروشلم کے بھائیوں سے اُسنے کیا ہوگا جیسے (۱۴-۲۷) میں کیا تھا پس یہاں ضرور بتلایا ہوگا کہ یورپ میں کیونکر انجیل پھیلائی گئی نہ صرف چھوٹی جگہوں میں بلکہ فلپی اور تسلونیقیہ اور قرنت میں بھی

۲۳ (۲۳) اور وہاں چند روز کاٹکے روانہ ہوا اور ترتیب سے گلاتیہ اور فروگیہ کے ملک میں گذرتا اور سب شاگردوں کو تقویت دیتا تھا

(۲۳ سے باب ۲۱ کی آیت ۱۶ تک) اُسکے تیسرے مشنری سفر کا بیان ہی جو ۵۴ یا ۵۸ء میں ہوا تھا (وہاں) یعنے انطاکیہ میں تھوڑے دنوں رہا اور پھر وہاں سے روانہ ہوا (ف) شاید پولوس کو خیال بھی نہو گا کہ اب میں پھر انطاکیہ میں جیتا نہ آؤنگا یہہ آخری الوداع اہل انطاکیہ سے ہی (گلاتیہ) پہلے گلاتیہ میں گیا کیونکہ یہہ جگہ انطاکیہ کی راہ پر پہلے پہل آتی ہی (فروگیہ) پہلے بھی ایکبار یہاں آیا تھا (۱۶-۶) جبکہ لسترہ سے آتا تھا (ف) نئی کلیساؤں سے ملاقات کی ضرورت مشنریوں کو بہت ہوتی ہی کیونکہ آگ کا شعلہ اگر پھونکا نہ جائے تو جلدی بجھتا ہی (ف۲) گلاتیوں کے خط سے معلوم ہوتا ہی کہ بعض باتیں وہاں کی جماعتوں

میں دردانگیز اور نامناسب بھی واقع ہوتی تھیں جن سے اُسے غم ہوا پس ایسی باتیں بھی کلیسیاؤں میں ہوجایا کرتی ہیں (ف۳) ٹھیک معلوم نہیں ہی کہ گلاتیوں کا خط کسوقت لکھا گیا ہی مگر قیاس سے معلوم ہوتا ہی کہ تسلونیقیوں کے دوسرے خط کے لکھے جانے کے بعد گلاتیوں کا خط لکھا گیا ہی اور یہہ کہ یہہ خط درمیان دوسرے اور پہلے سفر کے لکھا گیا ہی جو گلاتیہ میں ہوا تھا (ف۴) (گلاتی ۱-۶) میں پولوس تعجب کرتا ہی کہ وے دوسری انجیل کی طرف اتنی جلدی مایل ہوگئے (ف۵) اس سفر میں پولوس کی ایک بڑی نیت یہہ تھی کہ کنعان کے غریب عیسائیوں کے لئے چندہ کرے اور اُسے آپ لیکر یروشلم کو جاوے تاکہ دکھلاوے کہ یہودیوں کے لئے غیر قوموں کو کتنی فکر ہی اور یہہ کہ غیر قوم کے عیسائی یہودیوں کے ساتھہ خداوند یسوع مسیح میں ہوکے ایک ہیں اور یہہ اُن کا چندہ محبت کا ظاہری نشان ہی جو پھل ہی مسیحی ایمان کا اِسلئے اُس نے بڑی سرگرمی سے یہہ کیا۔ دیکھو (گلاتی ۲-۹ و ۱۰ و ۱ قرنتی ۱۶-۱ سے ۴ و ۲ قرنتی ۸ و ۹ باب و رومی ۱۵- ۲۵ و ۲۶) کو (ف۶) پولوس نے یہہ دستور مقرر کیا کہ ہر اتوار کو گلاتیہ اور اخیا کی کلیسیا ہفتہ وار چندہ جمع کریں اور یہہ دستور اُسی وقت سے تمام دنیا کی کلیسیاؤں میں چلا آتا ہی (ف) اس سفر میں پولوس کے ساتھہ تمطاؤس وارستس وگایوس وارسطاخس اور طیطس بھی تھے (۱۹-۲۲ و ۲۹ و ۲ قرنتی ۱-۱)

۲۴ (۲۴) اور اپلوس نام ایک یہودی اسکندریہ کا متوطن مرد فصیح اور نوشتوں میں زورآور افسس میں پہونچا

(اسکندریہ) یہہ شہر مصر کے شمالی ممالک کا پایہ تخت تھا سکندر اعظم نے اسے آباد کیا تھا اور اُسے اپنا نام دیا تھا تاکہ تمام مغربی سلطنتوں کا وہ پایۂ تخت ہووے اور اُسکی آبادی مسیح خداوند سے (۳۳۲) برس پہلے ہوئی تھی اور وہاں بڑی آبادی تھی اور دولت بھی اُس شہر میں بہت تھی بعض یونانی وہاں کے باشندے تھے اور بہت سے یہودی وہاں رہتے تھے فیلو کہتا ہی کہ وہاں پانچ محلے یہودیوں کے تھے جن میں دس لاکھہ یہودی رہتے تھے وہاں پر یونانیوں اور یہودیوں اور ہندوستانیوں اور عربیوں کے بھی خیالات ملگئے تھے پس اس شہر کا باشندہ اپلوس نامے ایک عالم آدمی افسس میں آیا (اپلوس) اِس شخص کا نام اور کچھہ اسکا ذکر آیات ذیل میں ملتا ہی (۱ قرنتی ۱-۱۲ و ۳-۴ سے ۶ و ۲۲ و ۴-۶) (ف۱) یہہ شخص افسس سے بھی کچھہ علاقہ رکھتا تھا (۱۶-۱۲) اور جزیرہ کریت سے بھی اُسکا کچھہ علاقہ تھا (طیطس ۳-۱۳) اور یہہ آدمی بہت فصیح تھا یعنی خوش بیان اور مدلل بیان کرنیوالا تھا اور نوشتوں میں زورآور تھا ایسا کہ قابل آدمی کہنا چاہئے (ف۲) خوش گوئی بھی ایک جوہر ہی اور دادالہی چیز ہی اور یہہ صفت ملکی اور دینی انتظام میں بہت کارآمد ہی بر شرط یہہ ہی کہ یہہ صفت نیکی کے کام میں صرف کیجاوے

اگر کوئی اسکو بدی کے کام میں صرف کرے تو اس صورت میں یہہ صفت گویا پاگل کے ہاتھہ میں ایک تلوار کی مانند ہوتی ہی جس سے بہت نقصان آدمیوں کی روحوں کا ہو جاتا ہی ہندوستان میں اور اور ملکوں میں بھی خاصکر عرب میں بہت سے شاعروں نے اس عمدہ صفت کا استعمال بُرے شعاروں اور فسانہ گوئی یا افترائی قصہ سازی میں کیا ہی اور بہت سے جاہلوں کو نقصان پہونچایا ہی (ف) یہہ شخص نہ صرف لفظی باتوں میں قابل تھا مگر اپنے دل میں بھی اسنے بہت خیالوں کا تجربہ کرکے کچھہ سیکھا تھا تو بھی اُسوقت اُسکے دل میں بہت روشنی نہ تھی ہاں ایک قسم کی روشنی تھی جسکا استعمال اُسنے اچھی طرح سے کیا تھا وہ جو تھوڑے مال سے اچھی سوداگری کرتا ہی اُسے ہمیشہ زیادہ ملتا ہی ناواقفی کے سبب کسی غلطی میں رہنا اور بات ہی اور دلیر شرارت کا اور ہٹ دھرمی کا پردہ ڈالنا اور بات ہی پہلا شخص آگے بڑھتا ہی اور دوسرا پیچھے ہٹتا ہی دیدہ و دانستہ

۲۵ (۲۵) اس شخص نے خداوند کی راہ کی تربیت پائی تھی اور جی لگاکے خداوند کی باتیں کوشش سے بولتا اور سکھاتا پر صرف یوحنا کا بپتسما جانتا تھا

(خداوند) یعنے یسوع مسیح کی راہ کی تربیت تو کچھہ پائی تھی (جی لگاکے) یعنے سرگرمی سے بولتا تھا کیونکہ اُس کے دل میں محبت تھی (ف) وہ جانتا تھا کہ مجھے خدا نے طاقت گویائی بخشی ہی اور چاہتا تھا کہ جو کچھہ خداوند کی راہ میں نے پائی ہی لوگوں کو بھی سکھلاؤں (سیکھاتا تھا) یعنے روز روز جماعتوں میں مسیح کی باتیں سُناتا تھا پر یہہ شخص جسقدر جانتا تھا بولتا تھا (ف) افسس کے یہودیوں نے پولوس سے بہت تھوڑا سیکھا ہی (۱۹-۲۱) شاید اپلوس نے وہاں بہت سکھلایا (صرف یوحنا کا بپتسما جانتا تھا) یہہ نئی روشنی جو پنتیکوست کے دن نازل ہوئی تھی اس سے ناواقف تھا کیونکہ مسیح کی موت اور اُسکے جی اُٹھنے کا بیان بہت نہیں سُنا تھا اور نہ اُس کی گہرائی سے واقف تھا صرف یوحنا کا بپتسما جو توبہ کا بپتسما تھا اُسے معلوم تھا تب اُسکی تعلیم میں ضرور بہت روشنی نہ ہوگی صرف شریعت کی باتیں بولتا ہوگا (۱۹-۲ و ۳) دنیا میں ایسے عیسائی بھی ملتے ہیں جو الٰہی روشنی کی عین ڈیوڑھی پر کھڑے رہتے ہیں اور روشنی سے واقف نہیں ہوتے ہیں اگرچہ وہ کیسے ہی عالم کیوں نہوں پر یہہ آسمانی روشنی علم سے نہیں آتی ہی یہہ اوپری بخشش ہی پس چاہیئے کہ ایسے لوگ آگے بڑھیں اور کلیسیا کے اندر داخل ہو ویں علم کے غرور میں باہر ہی برباد نہو ویں

۲۶ (۲۶) اور وہ عبادتخانہ میں بھی دلیرانہ بولنے لگا اور اکلا و پرسکلا نے اُس کی سُن کے اُسے اپنے ساتھہ لیا اور اُسے خدا کی راہ اور زیادہ کوشش سے بتائی

(عبادت خانہ میں) یعنے پہلے وہ چھوٹی چھوٹی مجلسوں میں بولا کرتا تھا اب وہ عبادت خانہ میں بھی نصیحت دینے لگا (اکلا و پرسکلا) نے جب دیکھا کہ اس شخص میں سرگرمی اور محبت الٰہی ہی اور فصاحت اور دلیری بھی ہی اور یہہ بات اپلوس کے تقریر سُن کے معلوم کی تب یہہ لوگ اُس سے خوش ہوئے اور اُسے اکیلا اپنے گھر پر لائے (اور اُسے زیادہ بتلایا) یعنے خدا کی سچائی کو اُسپر کھولدیا اور دین عیسائی کے بھید اُسے سمجھا دیئے جنکو وہ پہلے نہ جانتا تھا (ف) یہہ بھی خدا کی مرضی سے ہوا پولوس نے اکلا اور پرسکلا کو افسس میں چھوڑا تھا کہ وہانکے لوگوں کو سکھلادیں ان لوگوں نے جو کچھہ پایا تھا دوسروں کو بھی دیا فضل الٰہی کا دریا ایک سے دوسرے تک بہتا ہی بیج کے چھوٹے چھوٹے دانے ہوا میں اُڑ جاتے ہیں اور ادھر اُدھر گر کے بڑے درخت ہو جاتے ہیں (ف) دیکھو یہہ فصیح عالم کیسا فروتن تھا کہ ایک عورت اور اُس کے شوہر کے قدموں پر سیکھنے کو بیٹھہ گیا اِسوقت دیکھو ان مولویوں اور پنڈتوں اور مغرور عیسائیوں اور انگریزی خواں بعض لوگوں کو کہ غرور کے مارے کیسی عمدہ بات کیوں نہ کہی جاوے خیال کر کے سُنتے بھی نہیں اپنے علم کے غرور میں منادوں کو بہ چشم حقارت دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم اتنا جانتے ہیں کہ کوئی دوسرا ہرگز نہیں جانتا تب اسکا نتیجہ یہہ دیکھتے ہیں کہ گمراہی کے گرداب میں پھنسکر مرجاتے ہیں اور اُن کی جان کے بچنے کی امید کہاں ہی سچا اور اچھا حاصل علم کا یہہ ہی کہ آدمی فروتن ہووے نہ صرف مُنہہ سے مگر دل سے اور جو کچھہ کان میں آتا ہی فروتنی سے اُسے پرکھے (ف) یہہ کیسی عمدہ بات ہی کہ بے علم لوگ عالموں کو سکھلاتے ہیں یہہ کچھہ نئی بات نہیں ہی دین عیسائی کی یہہ تو ایک مشہور بات ہی جس سے اس دین کا الٰہی ثبوت ہی اور یہہ بھی کچھہ نئی بات نہیں ہی کہ عالم لوگ بے علم لوگوں سے سیکھتے ہیں کیونکہ دین عیسائی کی تاثیر سے بڑے بڑے معلم بھی ایسے فروتن ہوتے ہیں کہ ہر وقت سیکھنے کو طیار ہیں (ف) یہاں دیکھتے ہیں کہ ایک عورت معلم ہی اور کیسی بڑی بھاری باتوں کی معلم ہی دیکھو کیا لکھا ہی (۲-۱۸)

(۲۷) اور جب اُسنے اخیا اُتر جانے کا ارادہ کیا تو بھائیوں نے شاگردوں کو خط لکھہ کے درخواست کی کہ اُسکو قبول کریں اور اُسنے وہاں پہونچکے اُنکی جو فضل کے سبب ایمان لائے تھے بہت مدد کی ۲۷

(اخیا) وہ جگہ ہی جسکا پایہ تخت قرنتس تھا (ف) اپلوس نے ارادہ کیا کہ افسس کو چھوڑ کر اخیا کو چلا جاوے شاید اکلا و پرسکلا نے مناسب جانا ہو کہ ایسا عالم شخص بہتر ہی کہ علاقہ قرنتس میں رہے یا شاید اُسنے خود چاہا ہو کہ اب افسس میں منادی نکرے کیونکہ اُسنے پہلے وہاں بہت منادی کی تھی اور اُسوقت منادی کی تھی جبکہ عیسائی دین کی روحانی باتوں سے کم واقف تھا تبھی تعلیم دی ہوگی اب کہ اُسپر زیادہ اسرار ظاہر ہوئے مناسب سمجھا کہ یہاں سے نکلجاوے یا اُسنے اپنی طاقت کے لئے اخیا کو پسند کیا ہو کیونکہ قرنتس خاص جگہ تھی جہاں بہت فیلسوف عالم رہتے تھے پس ایسے فصیح عالم کا وہاں جانا مناسب سمجھا گیا ہو (بھائیوں نے)

یہہ پہلا ذکر ہی کہ افسس میں بھی بھائی لوگ رہتے تھے (آیت ۲۰ و ۲۱) سے ظاہر ہی کہ وہاں بعض لوگ انجیل کی طرف مایل تھے اور یہہ آیت بتلاتی ہی کہ وہاں بھائی لوگ بھی تھے تو قیاس چاہتا ہی کہ وہ جو پہلے مایل تھے اب اکلا و پرسکلا کی محنت سے عیسائی ہو کے بھائی ہو گئے تھے (خط لکھہ کے یہہ خط افسس کے عیسائیوں نے اخیا کے عیسائیوں کو بطور سفارش کے اپلوس کے حق میں لکھا تھا (ف) یہہ خط سب سفارشی خطوط کا نمونہ ہی جو آج تک لکھے گئے اور لکھے جاتے ہیں جو بھائی لوگ دوسری جگہ کے بھائیوں کو لکھا کرتے ہیں اور ایسے خطوط سے درمیان کلیساؤں کی رفاقت ثابت ہوتی ہی (۱۵-۲۳ و آیت ۲۵ سے ۲۷ و ۲ قرنتی ۳-۱) کو دیکھو (فضل کے سبب ایمان لائے تھے) دیکھو سب کا ایمان فضل کے سبب سے دلوں میں پیدا ہوا ہی (مدد کی) یعنے اپنی ساری طاقت سے اُنکی مدد اُسنے کی (ف) نہیں لکھا کہ اُسنے اپنی لیاقت سے کام کیا یا اِسلئے کہ اُسنے فلاں مدرسہ میں تعلیم پا کے ایسی لیاقت پیدا کی تھی کہ ایسے کام کے لایق ہو گیا مگر فضل الہی سے سب کچھہ ہوا لگانیوالا اور سینچنے والا کچھہ نہیں ہی مگر بڑھانیوالا جو خدا ہی وہی سب کچھہ ہی تو بھی فصاحت اور علم خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھہ کار آمد چیزیں ہیں اور بہت مفید ہیں)

۲۸ (۲۸) کیونکہ نوشتوں سے ثابت کر کے کہ یسوع وہی مسیح ہی زور شور سے یہودیوں کو ظاہراً قایل کیا

(زور شور سے) یعنے روحانی طاقت سے مباحثوں میں وہ فتحیاب ہوا نہ صرف اُن کے عبادت خانوں میں بلکہ ظاہراً ہر ہر مقام پر جہاں موقع بحث کا پایا یہودیوں کو قایل کر دیا اُن کی واہیات دلیلیں توڑ ڈالیں اور صحیح دلایل پیش کئے ایسا کہ اُنکے مُنہہ بند ہو گئے یعنے دلیل میں رد ہو گئے (ف) مسیح خداوند اکثر ہم سب کو یوں فرماتا ہی کہ میں تمہاری جان بچانے کے لئے صلیب پر موا اور تمہارے لئے میں نے سخت جانفشانی کی اب تم بھی میرے لئے کیا کرتے ہو بس ہماری جانفشانی اِسلئے ہی کہ مسیح کو یاد دیں اور مسیح کی جانفشانی اِسلئے تھی کہ ہماری نجات ہو جاوے (ف) پہلے جہاں پولوس نے بیج بویا تھا وہاں اب اپلوس سینچتا ہی (۱ قرنتی ۳-۶) پس بنیاد ڈالنا پولوس کا کام تھا اور اُسپر ردہ رکھنا اپلوس کا کام ہوا تو بھی قرنتس کی کلیسیا میں تکرار ہوئی ہر ایک نے اپنے خاص اُستاد کا ذکر کر کے اُس کی تعریف کی کوئی بولا کہ میں اپلوس کا ہوں اور کوئی بولا کہ میں پولوس کا ہوں اور کسی نے سب سے بہتر طریق کو بتلایا اور کوئی بولا کہ میں کسی کا نہیں صرف مسیح کا ہوں ایسے لوگوں کو پولوس نے اچھی نصیحت دی ہی اہل قرنت علم کو بہت پسند کرتے تھے اور پولوس نے دنیاوی حکمت کو رد کر کے روح کی باتیں سنائیں تھیں اب کہ اپلوس آیا جو فصاحت اور علم کے ساتھہ روحانی باتیں سناتا تھا اِسلئے لوگوں نے اُسکی بہت تعریف کی پس اپلوس کے علم کی تعریف ہوئی نہ خدا م

مسیح کی جو ہمارے لئے مصلوب ہوا اور جو ساری خوبیوں کی بنیاد ہے اور جس کی وہ منادی کرتا تھا (ف) اکثر اسوقت بھی ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی عالم فاضل پادری صاحب آتا ہے اور اچھے وعظ سناتا ہے تو لوگ بڑی تعریف کرتے ہیں پر یہہ اُنکے علم کی تعریف ہوتی ہے چاہیے کہ ہم نہ آدمی کی فصاحت بلاغت پر بلکہ مسیح خداوند کی پاک تعلیم پر فکر کریں

# اُنیسواں باب

(۱) اور ایسا ہوا کہ جب اپلوس قرنت میں تھا پولوس اوپر کے اطراف سے گذر کے افسس میں آیا

یہہ سارا باب افسس ہی کے ذکر میں ہے افسس شہر اشیاء کوچک کا پایہ تخت تھا وہاں پورب کی بڑی بڑی سڑکیں ملتی تھیں چنانچہ ابتک وہاں پر اُن پورانی سڑکوں کے نشان موجود ہیں - یہہ بہت ہی بڑا شہر تھا تجارت کے لئے مشہور تھا اور وہاں ایک بڑا مندر بھی تھا اور بڑی تماشے گاہ بھی تھی (۱۹-۲۹) یہہ تماشے گاہ پتھر سے کھودی ہوئی تھی (ف) انطاکیہ قرنت اور افسس یہہ تین بڑے شہر ہیں جہاں پولوس نے منادی کی تھی (اپلوس قرنت میں تھا) یہاں پر بعض لوگ اپلوس کی تعلیم کو پطرس رسول کی تعلیم سے اچھا بتلاتے تھے (اقرنتی ۱-۱۲ و ۳-۴) اور یہہ بات شاید اِسلئے ہوئی کہ وہ اپنی تعلیم میں یونانی فیلسوفی کی باتیں بھی ملا کے بولتا تھا جیسے اِسوقت بھی بعض مناد یونانی معقولات کے طور پر اِنجیل کی باتوں کو سُناتے ہیں بات تو وہی ہے مگر مخالف کے فایدہ کے لئے پیرایہ کلام کا سادگی سے معقولات میں استعمال کرتے ہیں اور بعض ہیں جو سادگی سے بولتے ہیں پر جس لوگ معقولات کی طرز کو زیادہ پسند کیا کرتے ہیں جیسے کہ اہل دل سادگی کی طرف زیادہ مایل ہیں (پولوس افسس میں آیا) اوپر کے اطراف سے گذر کے یعنے گلاتیہ اور فرگیہ کے ممالک سے پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہوا افسس میں آگیا (۱۸-۲۲ و ۲۳) اور یہاں اِسلئے آیا کہ پہلے وعدہ کر گیا تھا کہ انشاء اللہ پھر آونگا (۱۸-۲۱)

۲ (۲) اور کئی شاگرد پاکے اُنکو کہا کیا تم نے جب ایمان لائے روح القدس پائی اُنہوں نے اسکو کہا کہ ہم نے تو سُنا بھی نہیں کہ روح القدس ہے

(شاگرد پاکے) یعنے وہاں اُسکو عیسائی لوگ ملگئے (ف) ان لوگوں نے روح القدس نہیں پائی تھی اور کمزور عیسائی تھے

تو بھی شاگرد بتلائے گئے ہیں اسلئے کہ مسیح خداوند کو مانتے تھے اور روح القدس پانیوالے تھے عقلی ایمان بھی اُنھیں تھا اب روحانی
ہوجاتا ہی پس ایسے عیسائیوں کو بھی شاگرد اور بھائی جاننا چاہئے (جب ایمان لائے روح القدس پائی) یہہ اُنسے سوال کیا گیا
(ف۱) اسوقت ایسا سوال نہیں کیا جاتا ہی بلکہ بزرگ لوگ صرف بھائیوں کی رفتار سے دریافت کرلیتے ہیں کہ اُن میں خدا کی روح
ہی یا نہیں (ف۲) پولوس نے ایسا سوال اُنسے کیوں کیا۔ راقم کا خیال ہی کہ پولوس نے سنا ہوگا کہ افسس میں اپلوس تعلیم دیکے گیا ہی اور
وہ صرف یوحنا کا بپتسما اُسوقت جانتا تھا ضرور یہاں روحانی کمزوری ہوگی [illegible] نے سوال کیا تاکہ اُنکے نقصان کو دفع کرے
یا خدا کی روح نے اُسے ایسے سوال پر اُبھارا ہوگا کہ وے بھائی بھی روح القدس کے جلال سے واقف ہوکے کامل ہوں (ف۳)
اسوقت جو بعضے بھائی عیسائیوں کو کہیں کہیں جمع کرکے پوچھتے ہیں کہ تم نے روح القدس پائی یا نہیں اور پھر درپے ہوتے ہیں
کہ اُنہیں دق کرکے اقرار کراویں یہہ بات اس مقام کے مناسب نہیں ہی (ف۴) کلام کا پانا اور روح القدس کا پانا
دو باتیں ہیں کلام کچھہ خیالات ہیں جو عقل میں آتے ہیں روح القدس ایک تاثیر ہی خدا سے جو دل میں آتی ہی اور وہ خدا ہی جو دلوں
میں سکونت کرتا ہی (ہمنے تو سنا بھی نہیں کہ روح القدس ہی) وہ تو اسیقدر جانتے تھے جسقدر اپلوس جانتا تھا (ف۱) کوئی نہ سمجھے
کہ اُن کی مراد یہہ ہی کہ اُنہوں نے روح القدس کا ایک اقنوم ہونا بھی نہیں سنا ضرور یہہ تو اُنہوں نے سنا تھا بلکہ سب یہودی جو
ایمان نہیں لائے وہ بھی روح القدس سے واقف تھے کیونکہ پرانے عہدنامہ میں اسکا بہت ذکر ہی اور یوحنا بپتسما دینیوالے نے
بھی اسکا ذکر کیا تھا (یوحنا ۱-۳۲ و ۳۳ متی ۳-۱۱ و ۱۶) پس مراد یہہ ہی کہ ہمنے نہیں سنا کہ عیسائیوں کو روح القدس بھی دیجاتی
ہی (یوحنا ۷-۳۹) یعنے ہم نے نہیں سنا کہ یوحنا بپتسما دینیوالے کی پیشگوئی پوری ہوگئی ہی یا نہیں (ف۲) دیکھو لکھا ہی کہ سموئیل
اب تک خداوند سے ناواقف تھا اسکا یہہ مطلب نہیں ہی کہ اُسنے کبھی خداوند کا نام بھی نہیں سنا تھا (۱ سموئیل ۲-۷) بلکہ وہ
نہیں جانتا تھا کہ خدا تعالیٰ آدمیوں سے کیونکر باتیں بھی کیا کرتا ہی اسیطرح یہہ لوگ روح القدس کی نعمتوں سے اور قدرتوں
سے اور خواص سے ناواقف تھے اور اس سے بھی ناواقف تھے کہ مسیح روح القدس کے وسیلے سے آدمیوں کے دلوں میں سکونت
کرتا ہی اور اُنکے دلوں میں سے سلطنت شیطان کو دفع کرتا ہی اور الٰہی بادشاہت دلوں میں قایم کرتا ہی پس یہہ ناواقفی ایسی ہی
جیسے آجکل بھی بہت عیسائی ہیں جو باوجود اقرار تثلیث کے روح القدس کی نعمتوں سے ناواقف ہیں کیونکہ وہ روح القدس کی
بابت جیسا چاہئے سکھلائے نہیں گئے ہیں اور نہ روح کی نعمتیں اُنہوں نے پائی ہیں رسمی عیسائیت سے واقف ہیں محتاج
ہیں کہ کوئی اُنہیں سکھلائے اور بتلائے اور یہہ کہ وے ایمان میں مضبوط ہوکے روح القدس کی نعمتوں کو پاویں پس اُنہوں
نے سنا بھی نہیں تھا کہ خدا کی روح جو اقنوم ثالث ہی وہ عیسائیوں میں سکونت پذیر ہی ہاں اتنا جانتے تھے کہ روح القدس
توہی اور پیغمبروں پر نازل ہوتی ہی اب یہہ نئی بات سنتے ہیں کہ مسیح کے سب شاگردوں میں سکونت پذیر بھی ہوجاتی ہی

۳ (۳) اور اُس نے اُنکو کہا پس تم نے کس کا بپتسما پایا وے بولے یوحنا کا بپتسما

یہہ پچھلا وقت ہی کہ یوحنا اصطباغی کا نام اعمال میں سُنتے ہیں اب اُسکا ذکر پھر نہ آویگا اُسکے ذکر کا خاتمہ ہوتا ہی اور
اسی بات پر خاتمہ ہوتا ہی کہ وہ بپتسما دینیوالا تھا (ف) اِسوقت ۵۴ عیسوی تھا جب اُس یوحنا نے مسیح کو بپتسما دیا تھا تو اُسوقت ۲۹ سنہ
تھا (۲۵) برس کے بعد اب بھی اُسکے شاگرد موجود ہیں اور بت پرستوں کے شہر میں موجود ہیں پس وہ بڑا نبی تھا اور اُس کے
شاگرد بہت ہوئے تھے جو اب تک ہیں (ف۲) یوحنا کے شاگرد اب مسیح کی طرف آتے ہیں کیونکہ یوحنا نے اپنے شاگردوں
کو یہہ سکھلایا تھا کہ مسیح نجات دہندہ ہی اور مسیح کی بہت سی باتیں یوحنا نے اپنی منادیوں میں سنائی تھیں ہاں بعض باتیں
مفصل اور بعض مجمل تھیں جو خدا کی روح نے اُس سے بیان کرائیں اور وہ سب اشارات میں تھیں مسیح کی موت اور زندگی اور
روح القدس کا نزول وغیرہ (کسکا بپتسما پایا یوحنا کا) یعنے یوحنا سے بپتسما پایا ہی یا یوحنا کی تعلیم پر بپتسما پایا ہی جیسے لکھا ہی
کہ سب نے موسیٰ کا بپتسما پایا (۱ قرنتی ۱۰-۲) یعنے موسیٰ کی تعلیم پر ایمان لاکے جو ہی وہ موسیٰ کا ہی یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں
یوحنا کے بتلانے سے پر شاگرد یوحنا کے ہوئے ہیں دیکھو یوحنا نے مسیح کی بابت کتنا کچھ سکھلایا تھا جس سے ثابت ہی کہ ضرور
وہ مسیح کا منادی تھا شریعت کے خاتمہ پر

۴ (۴) پولوس نے کہا یوحنا نے تو توبہ کا بپتسما دیا اور لوگوں کو کہا اُس پر جو میرے پیچھے آتا ہی یعنے
مسیح یسوع پر ایمان لاؤ

یعنے انجیل کی منادی کے دو حصے تھے پہلے وہ بنیادی باتیں تھیں جو ہونیوالی تھیں اور یوحنا وغیرہ نے سنائیں اب
دوسری وہ عمارت کی باتیں ہیں جو ہوگئیں ہیں پس پہلی باتیں پنتیکوست تک انجام کو پہونچ گئی ہیں (یوحنا نے توبہ کا بپتسما دیا)
جس میں تمام نیت اور ارادوں کی تبدیل کا بیان تھا اور وہ صرف پانی کا بپتسما تھا صرف توبہ کے لئے اسکی تجدید ضرور ہی
کیونکہ مسیح آگیا اور موت و زندگی سے راہ نجات اور گناہوں کی معافی کا راہ کھولدیا ہی اب مسیح میں مغفرت کا بپتسما پاتا ہی
جو توبہ کے بعد حاصل ہوتی ہی اب یوحنا کا بپتسما مفید اور کار آمد نہیں ہی آخری بپتسما مسیح یسوع کے نام پر ہی اور اُسکے بعد کوئی
دوسرا بپتسما نہیں ہی یوحنا راستبازی کی راہ بتلانیوالا تھا نہ راستبازی دینیوالا مگر مسیح راستبازی دینیوالا ہی اور روح القدس
بخشنیوالا ہی (ف) ہاں پہلے اس سے یوں بھی ہوا تھا کہ لوگوں نے مسیح سے اور اُسکے شاگردوں سے بھی بپتسما پایا مگر تو بھی
روح القدس نہ پائی تھی کیونکہ اب تک مسیح اپنے جلال کو نہ پہونچا تھا (یوحنا ۷-۳۹) اب مسیح اپنے جلال کو پہونچ گیا اب جو

کوئی اُسکے نام پر بپتسما پاتا ہی روح القدس کا انعام بھی پاتا ہی تاکہ اُسکے راستباز ہونے پر مہر ہو۔ پس روح القدس کا بپتسما جی اُٹھے ہوئے مسیح کے ہاتھ سے ملتا ہی کیونکہ اب اُسکا سارا کام پورا ہو چکا ہی اور اِسلئے اب اُسکے سب کاموں پر حضرت اور رحمت کی روشنی چمکتی ہی پس یہہ لوگ ان باتوں سے واقف نہ تھے جب تک کہ پولوس نے اُنہیں واقف نہ کیا اپلوس جب انمیں آیا تھا تو اُسنے یہہ باتیں نہیں بتلائیں صرف مسیح یسوع کا نام اور راستبازی کے کاموں کی منادی کی تھی کیونکہ وہ خود ان بھیدوں سے واقف نہ تھا پیچھے واقف ہوا اور پھر قرنت کی طرف کو چلا گیا (ف) دیکھو پولوس رسول نے یوحنا کی کیسی عزت کی اور اپلوس کی بھی کچھہ تحقیر نہیں کی مگر خداوند کی راہ بتلائی ہمیں بھی چاہئیے کہ دوسرے معلموں کی عزت کریں اگرچہ وہ سب باتوں سے واقف نہ ہوں کیونکہ جسکو جسقدر عنایت ہوا ہی وہ اُسیقدر سکھلاتا ہی

(۵) اُنہوں نے یہہ سُنکر خداوند یسوع کے نام پر بپتسما پایا ۵

(بپتسما پایا) تو بھی پولوس کے ہاتھہ سے نہیں پایا (اقرنتی ۱-۱۴) شاید پولوس کے ساتھیوں نے بپتسما دیا ہو (خداوند یسوع کے نام پر) یسوع خداوند ہی باپ بیٹے روح القدس کے نام پر جو بپتسما دیا جاتا ہی وہ مسیح یسوع کے نام پر کہلاتا ہی کیونکہ اُسی کی تعلیم پر اور اُسی کے بھروسہ پر یہہ بپتسما ہی (ف) کوئی نہ کہے کہ یہہ دوبارہ بپتسما ہی کیونکہ پہلا بپتسما عیسائی بپتسما نہ تھا وہ یوحنا کا بپتسما شریعت کا بپتسما تھا جو توبہ کے لئے تھا اور اس بپتسما کی طیاری کے لئے تھا جس کی بابت یوحنا نے کہا تھا کہ میں تو تمہیں پانی سے بپتسما دیتا ہوں پر وہ آنیوالا تمہیں آگ و روح سے بپتسما دیگا (ف ۲) مسیح کا بپتسما موت اور زندگی کا بپتسما ہی پس موت اور زندگی ایک بار ہی نہ بار بار مرنا اور جینا ہی اور نہ یہودی بار بار مختون ہو سکتے ہیں پس مسیح کا بپتسما دوبارہ نہیں چاہئیے (ف ۳) بابٹسٹ لوگ جو دوبارہ بپتسما دیتے ہیں اور طفلی کے بپتسما کو بپتسما نہیں جانتے اور اسیطرح چھینٹے کے بپتسما کو بھی بپتسما نہیں سمجھتے اور اسلئے ایسے لوگوں کو بپتسما دوبارہ دیتے ہیں یہہ گناہ اور بڑی خطا ہی اور رسم پرستی ہی اِس میں کچھہ روحانیت کی بات نہیں ہی وہ مسیح کو دوبارہ مصلوب کرنا چاہتے ہیں اور اسمیں مسیح کی بیعزتی کرتے ہیں اُن کی اس بدعت سے بچنا چاہئیے یہہ محض مہمل خیال ہیں جو اُن میں پائے جاتے ہیں اور اس آیت پر قیاس کرنا کہ پولوس نے ان لوگوں کو دوبارہ بپتسما دلایا یہہ بھی واہیات ہی کیونکہ یہہ دوبارہ نہیں ہی بلکہ ایکبار ہی کیونکہ پہلا بپتسما مسیح کا بپتسما نہ تھا یوحنا کا تھا

(۶) اور جب پولوس نے اُنپر ہاتھہ رکھے روح القدس اُنپر آئی اور وے زبانیں بولنے اور ۶
نبوّت کرنے لگے

دیکھو جو لکھا ہے (۱۰ باب ۴۴ سے ۴۶ تک) کی ذیل میں ویسا ہی معاملہ یہاں گذرا ایندھن موجود تھا آگ لگانیوالے نے فوراً آگ لگائی کہ اُنہوں نے روح القدس پائی (ف) راقم کے خیال میں یہہ معاملہ یوں گذرا کہ پولوس کے ساتھیوں نے اُنہیں بپتسما دیا اور پولوس نے دست استقامت رکھا تب اُنہوں نے روح القدس کو پایا کیونکہ اُنکے دل روح القدس کے لئے طیار تھے (ف) روح القدس پولوس نے نہیں دی نہ اُسکا اختیار تھا کہ کسی کو روح القدس دیسکے یہہ کام مسیح خداوند کا تھا اُس نے روح دی ہاں پولوس نے ایمان کے ساتھ ہاتھ رکھے اور شاگردوں نے ایمان کے ساتھ آپ کو حاضر کیا تب مسیح نے بھی اپنے وعدے کے موافق روح القدس بخشی (ف) یوحنا نے بنیاد ڈالی پولوس نے عمارت بنائی خداوند نے فضل بخشا پس اے بھائیو تم اپنے واجب ادا کرو تب خداوند بھی اپنے وعدے کو پورا کریگا

(۷) اور وے سب مرد بارہ ایک تھے ۷

اگرچہ وہاں اور بھی عیسائی تھے مگر وہ لوگ جو روح القدس سے کم واقف تھے صرف بارہ ایک تھے اب بھی جماعتوں میں زورآور اور کم زور لوگ رلے ملے رہتے ہیں مناسب تو ہے کہ ایسے لوگ تلاش کئے جاویں اور اُنہیں جمع کر کے سکھلایا جاوے اور اُنکے لئے دعا کیجاوے کہ زور پاویں مگر افسوس کی بات ہے کہ اسوقت جو مشنری باہر سے آتے ہیں وہ اکثر زورآور اور نامدار بھائیوں کو تلاش کر کے اُنسے بہت باتیں کرتے ہیں پر کمزور اور افسردہ دل بھائیوں کی طرف کم متوجہ ہوتے ہیں اور اگر کچھ ذکر بھی آتا ہے کہ فلاں بھائی کمزور ہے تو یہہ لوگ اس امید پر کہ وہاں کا پاسٹر اُنکی مدد کریگا اُنہیں چھوڑ دیتے ہیں اس بات پر نہیں سوچتے کہ اگر وہاں کے پاسٹر کی طاقت روحانی اُنکے دفع مرض کے لئے مفید ہوتی تو وہ اب تک ایسے کمزور کیوں رہتے مناسب ہے کہ اب دوسرے بھائی کی روحانی طاقت اُنکی مدد کرے شاید وہ بچ جاویں - افسس میں اکلا و پرسکلا بھی رہتے تھے جنہوں نے اپلوس جیسے فاضل آدمی کو بھی سکھلایا تو بھی اکلا و پرسکلا کی طاقت سے یہہ بارہ شخص مضبوط نہ ہوئے مگر پولوس کی منادی اور ایمان اور دست گیری سے دیکھو اُنہوں نے کتنی قوت پائی پس ہر معلم ہر روح کے لئے مفید نہیں ہے مزاج مختلف ہیں اور قوتیں بھی مختلف ہیں سب کو سب کہیں جہاں موقع ملے خدمت کرنا چاہئے

(۸) اور وہ عبادت خانے میں جا کے دلیری سے بولتا اور تین مہینے تک خدا کی بادشاہت ۸
کی بابت گفتگو کرتا اور ترغیب دیتا رہا

پولوس نے ان بارہ لوگوں کے ساتھ صرف پوشیدگی میں باتیں نہیں کیں مگر خداوند کا وفادار سپاہی ہو کے اُس کے لئے

علانیہ عبادت خانہ میں منادی کرتا رہا اور سب کو کھلایا فضل کی باتیں چھتوں پر گویا پکار پکار سنائیں اور خدا کی بادشاہت جو دلوں میں آجاتی ہے اُس کی منادی عام روحوں کے سامہنے کی

(۹) پھر جب بعضے سخت دل اور بے ایمان تھے اور لوگوں کے سامہنے اس راہ کو بُرا کہنے لگے اُسنے اُنسے کنارہ ہوکے شاگردوں کو الگ کیا اور ہر روز طرنس نام کے مدرسہ میں گفتگو کرتا تھا ۹

(اس راہ کو) راہ کا ذکر (۹-۲) کے ذیل میں دیکھو (سخت دل) جسکو سورج نرم نہیں کرتا وہ سخت ہوتا ہے جو خدا کی کلام سے نرم نہیں ہوتا وہ تو پتھر ہے جسے فضل اور محبت نرم نہیں کرتی اُسے قہر کی آگ نرم کریگی پر اُسوقت کی نرمی سے کیا فایدہ ہے سورج جب چمکتا ہے اور اُس کی دھوپ زمین پر گرتی ہے تو کوڑے سے بدبو اور پھولوں سے خوشبو نکلتی ہے مسیح خداوند بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لئے رکھا گیا ہے (لوقا ۲-۳۴) تب پولوس نے کیا کیا یہہ کہ اُنسے الگ ہوگیا شریر جو درست ہونا نہیں چاہتے چاہیئے کہ اُنہیں کچھہ عرصہ کے لئے چھوڑ دیویں اسیطرح پولوس نے قرنتس میں بھی کیا تھا (۱۸-۸) شاگردوں کو الگ جمع کیا ایک خاص جگہ میں تاکہ مضبوطی پاویں یا اسلئے کہ عبادت خانہ ہر ہفتہ میں تین بار کھلتا تھا ہر روز بحث کرنیکا موقع نہ تھا اس لئے اُسنے ایک خاص جگہ دوسری مقرر کی اور وہ جگہ (مدرسہ طرنس کا تھا) جہاں ہمیشہ بحث کرنے کو جانے لگا۔ ایشیا کوچک کے سب بڑے بڑے شہروں میں مدرسے ہوتے تھے اسی دستور پر یہاں افسس میں بھی طرنس کا مدرسہ تھا طرنس ایک شخص تھا فصیح اور یونانی فیلسوفی کی باتوں میں مشہور اُسکے نام سے یہہ مدرسہ مشہور تھا (ف) اسوقت عبادت خانہ سے کچھہ جدائی ہوئی مگر اسی جدائی کے سبب پولوس نے اُنکے تعصب سے کچھہ آزادگی پائی اور کچھہ اُنکی ایذا سے بھی بچا اور یہہ بھی خوف تھا کہ یہاں نئے مریدمیں شاید ایذا سے کچھہ ٹھوکر کھاویں اسلئے وہ راہ جس میں ایذا اور جفاکشی کی شکل ہے ذرا چھوڑی جاوے اور ایسا طور برتا جاوے جس میں کام بھی خوب ہو چنانچہ یہہ ایسا موقع ملا کہ سب لوگ ہر روز وہاں سُن سکتے تھے (ف) کبھی کبھی ہم اپنی عادات کو بھی چھوڑتے ہیں تاکہ خداوند کی خدمت زیادہ زیادہ ہووے اور کچھہ فایدہ حاصل کریں اور بتلاویں کہ ہم نہ صرف عادات کے مگر مسیح خداوند کے غلام ہیں (ف۳) یہہ جدائی جو عبادت خانہ سے پولوس نے کی یہہ کلیسیا کی پھوٹ نہیں ہے اگر کلیسیا میں کفر بکا جاوے اور کلیسیا برخلاف مسیح کے ایذا دینے کو اُٹھے تو اُسے چھوڑنا پھوٹ نہیں ہے بلکہ بہتر بات ہے اُسنے شاگردوں کو بھی اُس عبادت خانہ سے الگ کرلیا اسلئے کہ چھوٹی کلیسیا سے جدائی مفید ہے بلکہ واجب ہے تاکہ تندرست بھیڑوں کو بیمار بھیڑوں سے الگ کریں کہ بیماری سب میں پھیل نہ جاوے اور اُنہیں جتاویں کہ ہم تمہارے طور سے بیزار ہیں اور ہرگز تمہارے ساتھہ نہیں ہیں اور دنیا کو بھی دکھلاویں کہ بے راہی کے سبب اپنے بھی چھوڑے جاتے ہیں

۱۰ (۱۰) یہہ دو برس تک ہوتا رہا یہاں تک کہ اسیا کے سب رہنیوالوں نے کیا یہودی کیا یونانی
خداوند یسوع کا کلام سُنا

(دو برس) یعنے ۵۴ سے ۵۶ تک یوں تو وہ افسس میں تین برس رہا جس کا ذکر (۲۰ — ۳۱) میں ہے اور وہ جو اوپر
(۱۹ — ۸) میں تین مہینے کا ذکر ہے وہ اُن دو برس سے علاوہ ہے اُس تین ماہ میں عبادت خانہ میں وعظ کیا کرتا تھا مگر طرنس
کے مدرسہ میں دو برس کام کیا تو یہہ دو برس (۳) ماہ ہوئے باقی نو مہینے اور جن سے تین برس بموجب (۲۰ — ۳۱) کے
ہوتے ہیں یہاں مذکور نہیں ہیں شاید یہہ نو مہینے اور ہیں جو پہلے یہاں رہا ہے سب وقت جمع کرکے تین برس کا ذکر ہے
اور کسی جگہ اتنا نہیں رہا جتنا افسس میں رہا (ف) انہیں دو برس کے عرصہ میں دوسری بار قرنتس میں بھی ہو آیا تھا جسکا
ذکر نہیں ہے مگر جب وہ پھر قرنتس میں گیا جسکا ذکر ہے تو وہ تیسری ملاقات اہل قرنت سے تھی پس دوسری ملاقات کہاں گئی
اِسلئے معلوم ہوا کہ اسی دو برس کے عرصہ میں کسی وقت دوسری ملاقات بھی کر آیا تھا دیکھو (۲ قرنتی ۱۲ — ۱۴ و ۱۳ — ۱)
اور پہلی ملاقات کا ذکر ہے (۲ قرنتی ۱ — ۱۵ و ۱۶) میں جب مقدونیہ کو جاتا تھا اور جب مقدونیہ سے واپس آیا تھا تو دوسری
کا ذکر ہے (ف) افسس سے قرنتس بہت دور نہ تھا جب ہوا برابر چلتی تھی تو آٹھہ دس روز کی راہ وہاں سے قرنتس تھا
اِسلئے کوئی موقع پاکے ہو آیا ہوگا (ف) اِنہیں دو برس کے آخری حصہ میں اُسنے افسس سے قرنتیوں کو پہلا خط لکھا تھا
دیکھو (۱ قرنتی ۱۶ — ۸) اور جب یہہ خط لکھا تو برابر منادی کرتا ہوا افسس میں تھا (۲۰ — ۱۸ سے ۲۱ و ۳۱) (سب یہودیوں اور
یونانیوں نے کلام سُنا) یہہ بڑی ترقی کی بات ہے دیکھو اسیطرح جب قرنتس میں اُسنے آپ کو الگ کیا تھا تو انجیل کی بڑی ترقی
ہوئی تھی (۱۸ — ۷ سے ۱۰) اب افسس میں آپ کو الگ کیا تو سب نے کلام سُنا (اسیا) یعنے وہ علاقہ افسس کا جو اسیا کا تھا اسی
افسس کے حاکم کے ماتحت تھا (ف) یہی وہ بڑا دروازہ ہے جو پولوس کے لئے کھلا تھا جسکا ذکر (۱ قرنتی ۱۶ — ۸ و ۹) میں ہے اور اسلئے
اُس علاقہ میں بہت محنت بھی کی تھی اور اِسی سبب سے یہہ جگہ کلیسیا کے لئے مثل ایک صدر جگہ کے ہوگئی تھی (۲۰ — ۱۷)
اور مدت تک وہ جگہ صدر رہی تھی اور اور کلیسیائیں یہاں سے نکلی تھیں مثلاً کلسی میں اور لادوقیہ میں اور ہیراپلس میں یا تو پولوس
کی اپنی محنت سے یا اُسکے مددگاروں کی محنت سے جنکا ذکر (کلسی ۱ — ۷ و ۴ — ۱۲ سے ۱۷ و فلیمان ۲۳) میں ہے کہ اپفراس و
اخپس اور فلیمان اُسکے مددگار کیسے جانفشاں اور مستعد سرگرم تھے

۱۱ (۱۱) اور خدا پولوس کے ہاتھوں سے بڑے معجزے دکھاتا تھا

(خدا دکھاتا تھا) نہ پولوس اب بھی اگر چاہے تو خدا دکھلا سکتا ہے نہ کوئی پادری صاحب (بڑے معجزے) کیونکہ خدا آپ
بڑا بزرگ ہے اور اُن کے سب جادوگروں سے اور سب موجودات سے بلند بالا ہے (زبور ۱۱۵-۲ سے ۹) یہہ خدا کی اُنگلی تھی
جس سے کام ہوتا تھا (خروج ۸-۱۹) (ف) یہاں کسی زیارت گاہ کا ذکر نہیں ہے نہ کسی مردے کی قبر کا ذکر ہے نہ کسی بزرگ
کی ہڈیوں اور تبرکات کا ذکر ہے جس سے معجزات ظاہر ہوتے تھے مگر خدا کا ذکر ہے جس کی قدرت ظاہر ہوتی تھی اور اُسی کی
قدرت ابتک کلیسیا میں ظاہر ہے ہاں اپنے اچھے بندہ کے ہاتھہ سے یہہ کام کراتا تھا مگر نہ اُس کی ریاضت سے نہ حج کرنے سے
نہ کسی تیرتھہ سے نہ رسوم کی بجا آوری سے پر اُس کے زندہ ایمان کے وسیلہ سے یہہ کام ہوتا تھا

۱۲ (۱۲) یہاں تک کہ رومال اور پٹکے اُسکے بدن کو چھوا کر بیماروں پر ڈلتے تھے اور اُنکی بیماریاں
دور ہوتی اور بُری روحیں اُنسے نکل جاتی تھیں

(پٹکے) جو کاریگر لوگ باندھتے تھے شاید خیمہ دوزی کے وقت پولوس بھی پٹکا رکھتا ہو (رومال) جو اکثر لوگ جیب میں یا ہاتھ
میں رکھتے ہیں پولوس کے بدن کو چھوا کر بیماروں پر ڈالتے تھے (ف ا) صحت دینے کی طاقت رومال اور پٹکوں میں نہ تھی نہ پطرس
کے سایہ میں بلکہ طاقت مسیح میں تھی جسکو لوگ ایمان کے ہاتھہ سے چھوتے تھے (ف ۲) پس ان چیزوں کے وسیلہ سے مسیح
چھوا جاتا تھا جیسے دامن کے وسیلہ سے جب وہ دنیا میں تھا ایک عورت سے چھوا گیا تھا (مرقس ۵-۲۷ متی ۹-۲۰ و ۲۱ و لوقا
۸-۴۴ و متی ۱۴-۳۶) (ف ۳) اُسنے آپ کہا تھا کہ ایماندار ان سے بڑے کام کرینگے (یوحنا ۱۴-۱۲) (ف ۴) افسس میں جو
یہہ کام ہوگئے اِسکا ایک خاص سبب تھا کہ وہاں یہودی اور یونانی جادوگر بہت رہتے تھے اُن کے مغلوب کرنے کو اور خدا کی
قدرت ظاہر کرنے کو یہہ کام وہاں کئے گئے (ایت ۱۸-۱۹) (ف ۵) کمزور وسیلوں سے بھی مسیح بڑے زور آور کام نکالتا ہے اُسنے
رومال کے وسیلہ سے شیطان کے کاموں کو نیست نابود کیا (ف ۶) خدا نے رسول کی تعلیم پر بڑی مہر لگائی کہ خدا کی مرضی کے
موافق ہے اور اُسنے افسس کے نئے مریدوں کو بہت قوت اور زور اس سے بخشا تاکہ بوٹے جڑ پکڑیں (ف ۷) روم کی کلیسیا کے معجزے
جو آجتک لوگ سناتے ہیں وہ سچے اور حقیقی معجزے نہیں ہیں نہ اُنکا کچھہ ثبوت ہے اور نہ کلام کی گواہی اُنپر ہے پس اُن کے بارہ میں
سکوت لازم ہے (بُری روحیں نکلجاتی تھیں) پس یہہ کام جادوگری سے نہ تھا جیسے (۸-۱۱ و ۱۳-۶) میں ذکر ہے بلکہ یہہ خدا سے
تھا کیونکہ شرارت کا مخالف تھا شیطانی کام شرارت کے مخالف نہیں ہیں بلکہ موافق ہیں (ف ۸) سب جادوگر بھی قایل ہوگئے
کہ یہہ خدا کی قدرت ہے اور یہہ کہ پولوس کی طاقت سے نہیں ہے بلکہ یسوع کے نام سے ہے چنانچہ اُنہوں نے چاہا کہ ہم بھی اس نام
سے یہہ طاقت حاصل کریں مگر نتیجہ یہہ ہوا کہ مسیح نے جلال پایا (ایت ۱۷) کیونکہ وہ سارے معجزات کا چشمہ تھا (ف ۹) اِس